فہرست کتاب فیض انتساب نفع رسان آفاق موسوم بہ عزیز الاخلاق ملقب بہ حکیم الدولہ

مؤلفہ سید عزیز احمد عرف عبد العزیز ادام اللہ سعادہ السرمدی ابن افسر العلما تاج الاطبا مولوی سید نور احمد

لم یناسب حمدنا سلطانہ	فاکتفینا باسمہ سبحانہ

اس زمانہ تہذیب وشائستگی مین جبکہ عہد سلطنت برطانیہ کی برکت سے ہر قصبہ و دیار ہندوستان مین علاوہ بیشمار اسکول و کالجون کے متعدد مکاتب و انجمنین روحانی وجسمانی تعلیم کے لیے قائم ہوگئی ہین اور ہر سال صدہا گریجویٹ و انڈر گریجویٹ ہر یونیورسٹی سے سند فضیلت کی حاصل کر رہے ہین - ہر سمت یہ شکایت نشر عام ہے کہ ہندوستانی اشخاص تہذیب اخلاق مین بالکل کورے ہین ہماری یونیورسٹیان اس خاص تعلیم کی جانب بالکل توجہ نہین کرتین جسکی وجہ ہرگز یہ نہین ہے کہ اخلاقی تعلیم غیر ضروری یا فضول و بیکار ہے بلکہ وجہ خاص یہ ہے کہ اخلاقی و مذہبی تعلیم کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور بوجہ اختلاف مذہب اہل ہند مذہبی معاملات

زبان کی حاصل کرین پھر مطالعہ کتب اخلاق کا کرین باین خیال یہ کتاب جو مین نے اردو زبان مین لکھی ہی ضرور فائدہ بخش عوام و نافع انام ہوگی - مین نے حتی الامکان تعصبات مذہبی و مباحث ذاتی کو اسمین دخل نہین دیا ہی کہ ہر مذہب کے لوگ قدر کے ساتھہ اس سے نفع حاصل کرسکین +

یہہ کتاب ایک قصے کے پیرایہ مین لکھی گئی ہی کیونکہ نظائر و تمثیلات وہ باتین بہ آسانی سکھلا سکتی ہین جو ایک لائق ادیب ہرگز نہین سکھلا سکتا - اور اہل ہند کی خدمت مین محض اونکی فلاح و بہبود کے لیے پیش کی جاتی ہی +

عزیز احمد

عرف عبد العزیز محمدی ابن

مولوی سید منظور احمد حسینی الرضوی

صمدنی الفتح آبادی

ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۹ عیسوی

مین دخل نہ دینے کا برٹش گورنمنٹ نے عہد کرلیا ہی اس عدم توجہی نے
ہماری قوم کو ایک ضرر عظیم پہونچایا ہی بلکہ اخلاقی تعلیم سے بالکل محروم رکھکر ہمارے
ضرر و نقصان کی معین ہوئی +

مجھے اس امر کی تشریح کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی کہ بلا اخلاقی تعلیم کے
کوئی آدمی کسی گروہ کو نفع نہین پہونچا سکتا اور نہ خود اپنی زندگی سے راحت
واستفاع اوٹھا سکتا ہی بے انتہا فوائد اس خاص تعلیم سے بنی نوع انسان کو
حاصل ہوتے ہین جس سے معمولی فہم کا آدمی بھی ہرگز انکار نہین کرسکتا +

واقعات پر نظر تعمق ڈالنے سے یہ نتیجہ میرے ذہن مین پیدا ہوا کہ جب
یونیورسٹیان تعلیم اخلاق سے تغافل کرتی ہین تو ہمکو خود اسکے استحصال مین
کوشش کرنا واجب ہی۔ یہ سراسر نامناسب ہی کہ ہم خود کچھہ بھی نہ کرسکین
اور ہر امر کے لیے گورنمنٹ سے دعویدار رہون۔ مثل مشہور ہی ہمت مردان
مدد خدا۔ اگر ہم اپنی عادات کی درستی اور ایک مہذب قوم بننا چاہتے ہین تو ہمکو
لامحالہ اخلاقی تعلیم نہایت کوشش و محنت سے حاصل کرنا چاہیے +

ہمارے غیر سرکاری مکاتب و انجمنین بھی مجبور رہین کیونکہ اردو زبان مین
کوئی کتاب علم اخلاق کی جو جامع و نافع ہو موجود نہین ہی فارسی عربی وغیرہ
زبانون مین بے شبہہ مستند و ضخیم کتابین اخلاق کے علم مین ہین لیکن اردو دان
ہندوستانیون کو کہان اسقدر وقت مل سکتا ہی کہ اول کافی لیاقت اوس

پیدا کیے گیے تھے مقررہ اوقات پر کرتے مگر اونکے دل کو ان سب باتون سے
کچھ لگاو ہی نہ تھا اونکے نزدیک صبح و شام اور انسان و حیوان ایک ہی تھا
کھانا اور سونا محض انھین کے لیے گویا بنایا گیا تھا +

جب ایسے مجمع جہلا اور مخزن سفہامین کوئی عقیل و فرزانہ جا پھنسے تو گلستان
والے فقرے ۔ طوطی را با زاغی در قفس کردند کا پورا مصداق ہوگا وہ بھلا آدمی
بیچارہ اپنی اچھی زندگی نہایت بری حالت اور خراب کیفیت مین بسر کریگا بس بعینہ
وہان ایسا حال تھا کہ رفیع الدرجات کے خاندان سے ایک طیب النفس علامہ
خلیق مزاج وہان جا بسا تھا شامتِ اعمال یا آب و دانہ کا تقاضا یا بقول کسی ہندو
کے اپنی جنم کنڈلی کے دن بھگت رہا تھا مجبوری تھی کہ دنیا کے سہارے کی
چیزین گھر۔ باغ۔ تال۔ زمینداری لیکر اپنے پاؤن مین زنجیر ڈال رکھی تھی یا یہ
خود قید مین پڑا تھا لالچ بری بلا مشہور ہی اور عقل کے بھی خلاف ہی کہ اپنا سرمایہ
اور اپنا حاصل عمر بے سبب ضایع کرے چار و ناچار بود و باش اوس کو۔ وہ
کی منظور تھی ساتھ اوسکے یہ بھی چاہتا تھا کہ مین ان جانورون کو انسان بنادون
اونکے فرائض منصبی اونکو سکھاؤن راہ بھولے ہوے لوگون کو راستہ پر
لاؤن دنیا کی نیکنامی کے سوا کچھ دوسری جگہہ کے لیے خیر و برکت کا ذخیرہ جمع
کرون چونکہ جاہل کے ساتھ بجز سکوت کے بن نہین پڑتا ہی لہذا جب تھا اوس
وقت کی تلاش بھی تھی +

تمہید ایک قصہ کی ہی

تمہید

ایک کوردہ کے باشندون کی طرز و انداز معاشرت کے بیان مین

دوآبہ کے ملک مین کئی سو آدمیون کی ایک بستی تھی دیکھنے کو تو آدمی ضرور تھے مگر آدمیت تو اور ہی چیز ہی جسکا وہان قحط اور کال نہ معلوم کتنی ساکھون اور مدتون سے تھا حرکات و سکنات کچھ ایسے واقع ہوے تھے کہ جنپر انسانیت کا اطلاق کرتے ہر زیرک اور سیانے آدمی کو عار و شرم آتی وہ لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ لطف زندگی کیا ہی کس طرح عمر بسر کرنا چاہیے کیا اوسکے فائدے اور کس قدر نقصان ہین جو ملگیا اوسکو چوپایون اور بہائم کی طرح کھاگئے رات کو اگر چادر تان کر سوئے تو پھر کروٹ بھی نہ بدلی مرغ سحر بانگ دینے لگا اللہ اکبر کی آواز پر آواز آنا شروع ہوئی عبادتخانون سے گھنٹون کی صدا بلند ہوئی نسیم سحر چلنے لگی باغون مین کلیان چٹکین پھول بھی خوب کھلے مگر وہ ایسے شیر خدا مست خواب غفلت کہ ماشاء اللہ توپ بھی اونکے سرپر داغی جائے جب بھی نہ چونکین اور چونکنے سے کیا واسطہ تھا پابندی اوقات اونکی بلا جانے اگر ضبط اوقات کا کچھ کھٹکا ہوتا گجر دم توپ کے تڑکے اوٹھتے جسنے اونکو پیدا کیا جسنے اونکو کھانا کپڑا دیا اپنا منصبی فرض سمجھکر اوسکی یاد کرتے پھر وہ کام جسکے لیے

کلام سے حضار کی آنکھوں کے سامنے اخلاق اور حسنِ معاشرت کا کچھ ایسا سماں باندھ دیا تھا کہ گویا ہر ایک خلیق و ادیب ہی اور پھر ایسی تقریر کی سنجیدگی کہ سامع اور مخاطب الیہ کا کہاں یہ مقدور تھا کہ سمعنا کے بعد اطعنا کا کلمہ زبان پر نہ لا سکے اور کیون نہ لاتا جبکہ علوم شریفیہ اور فنونِ لطیفہ سے اوسکا لکچر اور وعظ بھرا ہوا تھا ہر فقرے پر صدای سبحان اللہ و بارک اللہ بلند تھی آفرین و تحسین کی آوازون کا کچھ شمار و حساب ہی نہ تھا جلسہ ختم ہونے کے بعد کوئی مصافحہ اور کوئی معانقہ کرتا کوئی خوشی سے اوٹھا لیتا تھا کسی نے ہاتھ چوما اور کسی نے ادب سے سر نیچا کر لیا غرض کہ ہر شخص دلدادہ اور شیفتہ حسنِ تقریر اوس علامہ ہر دلعزیز کا تھا کئی روز بعد جب احباب کی دعوت و تواضع سے مہلت ملی اور اونھون نے اجازت دی تو اپنے گھر کیطرف سدھاری شام کو گھر پونہچا اپنے اہل وعیال سے بکشادہ پیشانی ملا اپنا ماجرا کہا اونکا حال سنا بعد رفع ضروریات کے اپنے پائین باغ کی کوٹھی راحت منزل مین نہایت اطمینان سے شادان و فرحان بیٹھا خفیف ترشح ہو چکا تھا سبزہ لہلہا رہا تھا عمدہ عمدہ خوشرنگ پھول کھلے تھے فاقع اللونہا تسر الناظرین کے مصداق تھے بھینی بھینی مہک چمن سے آ رہی تھی کہ جس سے دماغیہ قوت نے بلکہ نامیہ کو بھی قوت آ گئی تھی فانوس و کنول کی روشنی اور چاندنی رات کی قدرتی ضیا نے روزِ روشن کا سماں آنکھون تلے کر دیا تھا سبحان اللہ اس مرتبہ ہوا جانفزا تھی کہ جسم تو کیا قلب کو ایسی قوت آ گئی تھی کہ گویا دو دو نا رات سوایا کا مضمون

بمنشاے اسکے اگر لعلِ خوشاب کیچڑ مین گرے تو اوسکی قدر و قیمت مین ذرا
بھی فرق نہین آتا ہی وہ بزرگوار بھی اپنی صفات پسندیدہ اور سیرت برگزیدہ کی
وجہ سے دُور دُور عُقلا و عُلما کے شہرون مین مشہور تھا کوئی جلسہ اربابِ خرد اطراف
ونواح مین ایسا نہوتا تھا جہان وہ بلایا نہ جاتا ہو اور اوسکی تشریف آوری کی اہل علم
دل وجان سے آرزو نہ کرتے ہون چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ عاقل آباد مین بُلایا
گیا ارکانِ جلسہ نے اوسکی صدارت پسند کی اور باتفاق اربابِ جلسہ و بتحریک
ایک علامۂ ادیب کے وہ ہر دل عزیز بزرگوار تجویز کیا گیا کہ اخلاق کے باب مین
تقریر مناسب کرے جس مین انسانی فرائض کا بھی تذکرہ ہو اور عام و خاص اشخاص
اور اونکی آنیوالی نسلون کے لیے نفع اور بہبود کا سامان ہو چنانچہ اوسنے پہلے
اپنی لغزشِ تقریر اور کم استعدادی اور اپنے دیہاتی و گنوار ہونے کی معذرت
بمنشاے عجز و انکسار کے کی اس معذرت سے یہ مقصد نہ تھا کہ لوگون کے اصرار سے
اپنے وقار و اعزاز کو بڑھاے بلکہ نہایت سچے دل سے کہا تھا جس مین کسی
دنیا کے تکلف کو دخل نہ تھا اس وجہ سے کہ اوسکو خوب یقین تھا ؏

ای ذوق تکلف مین ہی تکلیف سراسر * آرام سے وہ ہی جو تکلف نہین کرتا *

جب عذر قبول نہوا تو کرسی صدارت کو اوسنے رونق دی اور ایک تقریر بلیغ ادب و
اخلاق مین اس فصاحت و متانت سے بیان کی کہ اوسکی خوش بیانی و شیرین کلامی کا
سکہ حاضرین کے قلب پر جم گیا ہر شخص کو وجد کی کیفیت تھی جو تھا محو تھا اوسکے سلسلہ

مجمع صفات سنیہ و معدن محاسن بہیہ تھے گو کہ کم عمر تھے مگر ہر ایک کی طبیعت
کو اپنے لقب و نام کے معانی کے ساتھ تعلق ضرور تھا اور یہی چاہتا تھا کہ
رذائل خسیسہ اور رذائم خبیثہ کو دنیا سے نیست و نابود کر دے برائیون کی جڑ
اوکھاڑ کر پھینک دے اور اپنی عمر کی دولت (کہ جو اونکی اعلی سمجھ کے مطابق
علم و ہنر تھا) قومی بھائیون اور ملکی دوستون کے نذر کرے کیونکہ دنیا کی دولت کا
تو اونکی نگاہ مین کوئی رتبہ ہی نہ تھا کوڑی ٹھیکری کا تو کبھی کام مین آجانا اونکے نزدیک
قابل قدر تھا مگر جاہ و حشم ظاہری جس کو علم سے کوئی تعلق نہو اونکے سامنے
محض بیوقعت ہو رہا تھا اور اپنے باپ کے پند سود مند و اندرز دلبند کے
سامنے گنج شایگان کو فی الواقع سنگریزہ و ناکارہ سمجھتے تھے اور اگر انصاف سے
پوچھو تو یہ اونکا معقول تصور حق بجانب تھا اس وجہ سے کہ جس انسان کی طبیعت
اپنے ہمجنس کی رفاہ و ترقی کی جانب مائل ہو اوسکو اوس زمانہ کی سمجھ کے مطابق ولی یا
اوتار یا اور عمدہ صفات کا شخص کہا جاے کم ہے ❊

چشم بد دور اگرچہ بچے ہی تھے مگر بقول ہندی ہونہار برولے کے چکنے پات
کے اپنی عمر و عقل کی بساط کے لائق وہ یکتا اور فرد تھے باپ کے سامنے ایسے ادب
سے بیٹھے تھے کہ جیسے کسی بڑے آدمی کے سامنے کوئی حقیر و ذلیل یا کسی بادشاہ
کے سامنے کوئی غریب غایا مگر اپنے رتبے اور اپنی قابلیت پر نظر کیے ہوے تھے
مقدور کیا کہ افراط و تفریط ہو جو کام کرتے نہایت اعتدال اطاعت و حفظ

اوسی مقام کے لیے برجستہ تھا ٭

جب ایسا مقام دلکش ہو تو جو بات عقیل انسان کی زبان پر آئیگی نہایت مرتبہ اوس مین اطمینان و استقلال ہوگا ہر شخص اپنی اپنی امنگ سے جو دل مین آتا کہتا تھا اس عرصہ مین اوس نیکمرد کے لڑکے اور بھتیجے کہ جو اوسکی حیات مستعار کا حاصل اور فیاض زندگی کا نتیجہ تھے آئے سب نے نہایت ادب سے سلام عرض کیا مزاج پوچھا اوسنے کسی سے کہا کہ بیٹا خوش رہو زندہ رہو کسی کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اے پیارے ہمیشہ موتی جیو تمھارا دشمن روسیاہ ہو علم و عمر سے بہرہ مندی ملے اور کسی سے بولا کہ برخوردار تمپر خدا کا سایہ رہے اوسکے فضل کا حصہ تمکو ملے اور کسی کی جانب یہ خطاب کیا کہ بابا تمام عمر تمکو اہل علم کی صحبت رہے جاہلون سے تمھاری نازک طبیعت کو کوئی صدمہ نہ پہونچے اور کسی سے یہ ارشاد فرمایا کہ خداوندا اس میرے عزیز کو دولت اور خزانہ لیاقت کا لڑکے بھی ادب سے اپنے اپنے مقام مناسب پر آبیٹھے اور نہایت شوق سے اپنے بوڑھے باپ چچا کے نصایح سننے لگے ٭

مسلّم ہی کہ خالق اکبر ہر نیک نیت کو اپنے فضل سے اوسکے موافق ہر ایک چیز دیا کرتا ہی تاکہ وہ اپنی شکرگزاری کا ثمرہ پالیے اور لوگ بھی بمقتضای مصرعہ

دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد ٭

کے کچھہ کام کرین پس خدا نے بھی لڑکے اوسکو اچھی طبیعت کے عنایت کیے تھے کہ جو برعایت اپنے تسمیہ کے حمید الاطوار و حکیم الادب و حفیظ النفوس و رشید التہذیب و غیاث العقلا

سنا ہی کہ تم ابنای جنس کی بھلائی مین مشہور ہو اور فی الواقع تمنے اسکا بیڑا ابھی
اوٹھایا ہی پھر کیا سبب ہی کہ آپ یہان چپ بیٹھے ہین کچھہ ایسا فرمائیے کہ جس سے
قوم کی بہتری ہو یہ تمام مجمع آپہی کی تقریر سُننے کا مشتاق عرصہ سے ہی جسکو دیکھو
اوسکی نظر تمھاری ہی طرف ہی مین نے عرض کیا کہ حضرت مین دیہاتی گنوار دیس کا
رہنے والا علیحدہ یک بینی و دو گوش پڑا ہوا ہون میری نظر سے نیے مضامین
کے رسالے نہ میگزین نہ اخبار اور نہ ماہواری و سالانہ رپورٹین کسی عمدہ جلسے کی
گذرتی ہین اور نہ مین کسی ایسے جلسے کا شریک ہون پھر بتلایئے کہ مین کیا بات
کرون کس علم و فن مین لکچر دون - ہر چند مین نے این و آن کی اور بندہ پروری
چاہی مگر وہان عرض قبول ہرگز نہوئی گویا مثل در توبہ باز کے کسی غریب عاجز کی بات
سُننے اور معذرت قبول کرنیکا دروازہ بند تھا اور کیسا بند کہ جسکا کھولنا کوئی جانتا
ہی نہ تھا بہت مجھے شش و پنج تھا کہ یا اللہ مین کیا بیان کرون کچھہ بن نہین پڑتا
نہ مجھے علم و فضل ہی اور نہ اصحاب علم کی صحبت مین بیٹھا ہون نہ حکیمون کی خدمت کی
اور غضب یہ ہی کہ سبنے علم اخلاق مین تقریر کی فرمایش کی اور پھر کم مایگی علم کو خبر نہین
کرتے بجز اسکے کہ آج میری ہنسی ہو اور لوگ مجھے بنائین کوئی دوسرا مقصود نہین -
بمنشای الامر فوق الادب مین نے علم اخلاق مین جو کچھہ ہو سکا بیان کیا -

(ح) یہ فرمایئے کہ قبول ہوا یا مفت زحمت ہی اوٹھانا پڑی -

(ع) مین صرف اسیقدر کہہ سکتا ہون کہ بندہ نوازی کی اور اعتراض کسی نے نکیا

مراتب سے کرسکتے غرض کہ مصرعہ جو بات تھی خدا کی قسم لاجواب تھی +

حکیم الادب نے (کہ جو ماشاء اللہ ذرا تیز اور طبیعت دار لڑکا تھا) دست بستہ عرض کیا
کہ قبلۂ عالم کئی روز کے بعد تشریف لائیے فرمائیے کہ میرے اور میرے بھائیوں
کے لیے کیا لائے سب امیدوار عنایت ہیں اور یہ تو حضور کے پہلے ہی سے دلنشین ہے
کہ میں یا کوئی میرا بھائی سریع الزوال چیز نہیں چاہتا بلکہ ہمیشہ ایسی ہی شی کی خواستگاری ہے
اور انشاء اللہ رہیگی جس سے ہم سبکی بصیرت کو ترقی ہو اور ہمسے اللہ میاں ایسے کام
کرائیں جس سے ہمارے پڑوسی بھائیوں کو ہماری مفید زندگی کا ثمرہ ملے +

پیر دلعزیز نے جواب دیا کہ ای جان پدر میں عاقل آباد گیا تھا جہاں تمام عقلمند
بستے ہیں جسکو دیکھو وہ اپنی قوم اور ملک پر جان دے رہا ہے اور ایسی یکجہتی و ہمدردی
کہ گویا وہیں کے لیے ہے من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی +
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری + خاص موضوع ہوا تھا اور ای جان من
جبتک انسان میں ایسی کیفیت نہو کبھی ہمدردی کا دعویٰ ہی نکرے اور اگر
کیا تو لغو ہے +

(خ*) یہ تو میرے ایک سوال کا جواب ہے +

(ع) سنو سنو گھبراؤ نہیں میں وہاں جب پونہچا تو سب نے یہ کہا کہ ہم نے

* اب آیندہ اس حصہ کتاب میں جس جگہ (ع) آئیگا وہاں حکیم الادب مقصود ہوا اور جہاں
(ع) لکھا جایگا تو وہاں پیر دلعزیز علیہ الرحمہ سے مراد ہے ۱۲ حمید الحسن مدیر

اس گنوار دیس مین آباد ہوا جو کچھہ کسی سے سُن پایا تھا وہ سب بھلا گنوا دیا ذرا
بھی یاد نہ رہا بالکل بھول گیا۔

(ح) یہہ حضور کیا فرماتے ہین یہان کون صاحب افلاطون اور بقراط ہین
جنکا جناب والا کو لحاظ ہی وہی روز مرہ کے لوگ آنیوالے یا یہ فرماتے کہ حضور
کے مُنہہ دیکھنے والے آدمی ہین کوئی غیر تھوڑا ہی ہی۔ رہے بستی کے آدمی اونکو
کیا پروا ہی کہ اپنا آرام چھوڑکر تشریف لائین اگر ایسا ہی ہوتا تو یہ بستی کیون اُجڑتی اور
کیون اس حالت خوار کو پہونچتی کیا آپ کو معلوم نہین ہی کہ جب مین رمضان کے
اخیر مین مفتی گنج دانشمند خان کے صاحبزادے کے نشترے مین گیا تھا اور
عاقل کے محراب سنانے کی تقریب بھی تھی تو ایک بڑے میان جنکا نام کسی قدر
یاد سے اُترا ہوا ہی اور غالباً سید عالی اونکا نام ہوگا اپنے لڑکون سے کہا کہ پیارے
میان ان لوگون سے علیحدہ علیحدہ رہنا ان سے میل جول کی بات نہ کرنا خدانخواستہ
اونکی خو بو تمکو لگ جاے تو تمام زندگی اکارت جاے تم نہین جانتے کہ یہ لوگ ایسے
کوردہ کے باشندے ہین کہ جنکو آدمیت سے واسطہ ہی نہین ہی جہالت بدعلمی
تو انکا ارث موروثی ہی پس حضرت یہ الفاظ مجھے ایسے بُرے معلوم ہوے جیسے
بندوق کی گولی کسی شکار کو۔ مین اس مرتبہ شرمندہ تھا کہ کاٹو تو لہو بدن مین ندارد
جتنی دیر وہان رہا یہی دل کہتا تھا کہ ہمارے ابّا جان کو کیا سوجھا جو ایسے منحوس
گانوٴن مین جاکر بسے اور ملکیت پیدا کرکے آپ تو پھنسے ہی تھے ہم لوگونکو بھی زندہ درگور کر گئے

اور اسقدر آوازین بلند تھین کہ تمام ہال گونج گیا تھا اللہ جانتا ہی کہ کوئی صاف لفظ بھی مین نے اوس ہنگامہ مین سن پایا ہو اور قبولیت تو میری اختیاری بات ہی نہین ہی

(ح) میرے نزدیک تو یہ قبولیت ہی کی صدائین تھین اور بیشک وہ ہی تھین کیونکہ جبتک کوئی بات مقبول عام نہین ہوتی ہی واہ واہ و سبحان اللہ زبان پر آتا ہی نہین ہی۔

(ع) شاید ایسا ہی ہو۔

(ح) شاید کیا بلکہ یقینی امر ہی اور چیئرز* ایسے ہی مواقع پر دیا جاتا ہی تو اب کیا حضور ہم سب کو اوس نعمت عظمیٰ سے محروم فرمائینگے۔ یہ تو بہت بڑی دولت آپ لائے ہین اوسکا حصہ سب کو دیجیے۔

(ع) مجھے بالکل یاد نہین ہی بوڑھاپے اور دنیا کی فکرون نے حافظہ خراب کر دیا نسیان غالب ہی۔

(ح) حضور کو جو کچھ یاد ہو ارشاد فرمائیے اور آپکو یاد کی ضرورت کیا ہی دیر نہ فرمائیے سب متوقع ہین۔

(ع) بیٹا۔ نہین مانتے ہو خیر کچھ سنائے دیتا ہون جس مین خاطر سکنی نہو مگر خیال رہے کہ میری لٹبڑھی تقریر پر نہ ہنسنا اگر کوئی لغزش ہو یا خلاف محاورہ لفظ زبان سے نکلے تو اوسکو تم نظر انداز کر دینا + جانتے ہو کہ مین کچھ پڑھا لکھا آدمی نہین ہون جنسے ورز

* چیرز نعرہ خوشی + واہ واہ جسکے اظہار کے لیے یوروپین اشخاص نہایت شوق و مسرت سے تالیان بجاتے ہین ۱۲ عبد العزیز

میری سُدھ بُدھ سب خاک مین مل گئی تھک کر بیٹھ رہا ہون دیکھئے خدا کیا کرتا ہی

(ح) آپ مایوسی کے کلمات تو زبان ہی پر کبھی نہ لائیے مین اپنی چھوٹی سی سمجھ کے لائق ہزار بار یہی کہونگا کہ ہمت باندھنا چاہیے اور ولا تقنطوا من رحمۃ اللہ پر غور کر کے انسان توکلت علی اللہ کام کرے جہانتک ہوسکے ناسمجھون کو سمجھائے آخر سمجھ ہوہی رہیگا ملاحظہ فرمائیے کہ ہاتی کتنا بڑا جانور ہی اور آدمی اوسکے مقابل ہڈیان اور ہڈیان بھی گنی ہوئین پھر دیکھیے کہ اوس وحشی کو گرفتار کو کس کس طور پر عادت سکھاتا ہی ایک اشارے سے اوتنی بڑی دیوار کو لیے لیے پھرتا ہی تو اوسمین کیا بات ہی صرف سمجھانا اور سکھانا۔ خیر ان سب باہیات جھگڑون مین اصل بات جو ابھی ہی عاقل آباد مین جو کچھ ارشاد ہوا ہی وہ یہان بھی فرما دیجیے خدا کے ہزار کھیل مشہور ہین کیا کچھ بعید ہی کہ آپ کی تقریر جادو تحمیر ایسا اثر دے کہ یہ سارے انام کالانعام اوس سے راہِ راست پر آجائین کیونکہ السّعی منّی والاتمام من اللہ ایک بہت بڑے مصلح قوم کا ارشاد ہی۔

(ع) ای لڑکے تیری اس پیاری بات چیت نے بہت کچھ مجھے سہارا دیا ہی اب عاقل آباد کے کل بیان کا خلاصہ جس قدر مجھ سے ہوسکیگا سُناتا ہون ٭

(ع) بیٹا اون حضرت کا فرمانا بجا تھا تمہارا گانون تو اس سے بھی بدتر ہے
کیا کرون ہمارے دادا جان کے حکم کی تعمیل کر رہا ہون ورنہ کبھی کا یہ اپنا اثاثہ
بیچکر ٹھکانے لگاتا اور تمسکا ہاتھ پکڑکے بندہ چلتا ہوتا۔

(ح) مگر ابا جان یہ بات تو کچھ ٹھیک نہین ہے اور نہ تھی کہ آپ اپنا بوریا بندھنا
وہاں سے کہین چل دیتے یا اب تشریف لیجائین کوئی ایسی بات پیدا کی جاے
کہ اب پھر اون بڑے میان کو ایسے ناگوار الفاظ کے کہنے کا موقع نہ ملے بلکہ وہ
خود معذرت کرکے تلافی مافات کرین اور یہ کوئی مشکل نہین ہے آپ کی ادنی توجہ
درکار ہے اور بالفرض مشکل بھی ہو تو پھر کیا ہے ہ مشکلے نیست کہ آسان نشود مرد باید
کہ ہراسان نشود + ہمارے مولوی صاحب اللہ انکو بخشے میر مظفر علی صاحب
جنکا اسم مبارک تھا ہمیشہ یہی تلقین کیا کرتے تھے کہ کسی کام کو بھاری کام نسمجھو
پس یہی سمجھو کہ ہاتھ لگانے کی دیر تو ضرور ہوتی ہے مگر انجام مین ذرا بھی توقف نہین ہوتا
کیونکہ ہ بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد + اگر خارے بود گلدستہ گردد

(ع) اے پیارے لڑکے۔ تمہارے مولوی صاحب مرحوم کا فرمانا بہت مناسب
اور تمہاری مردانہ ہمت پر آفرین اور صد تحسین۔ جو تم نے سوچا نہایت ہی بہتر
اور اعلی سوجھ بوجھ کی بات ہے مگر مین اور اللہ بخشے میرے والد صاحب سب کچھ کر گذرے
اور محنت کی آخر کو ہار کے بیٹھ رہے ہمیشہ چاہا اور چاہتا ہون کہ یہان کے انکو
آدمی بناؤن ہمیشہ سمجھاتا ہون مگر ڈھاک کے وہی تین پات کوئی خیال نہین کرتا

وسکنات ناگوار طبیعت ہون اور جنکا تعلق صفات بالا سے نہو وہ شخص کج خلق
وبدعادت ونامعقول وکمبخت مشہور ہوتا ہی اسوجہ سے کہ فقط نطق اور بول چال سے
ہرکسی پر انسانیت کا اطلاق نہین ہوتا دیکھو ایک ادیب نے کیا معقول فرمایا ہی
آدمیت نہ بنطق و نہ بریش و نہ بجان   طوطیان نطق بزان ریش وسگان جان دارند

نغرۂ خوشی

اور سنو اس سے بھی بڑھکر ایک عقیل کا قول ہی غالباً تم نے سنا ہوگا وہ یہ ہی
آدمی را آدمیت لازم است ✤ عود را گر بو نباشد ہیزم است ✤ کیونکہ یہہ مسلم ہی کہ صندل
اور عود مین خوشبو ہی کی صفت ہی جس سے اوسکو سب لکڑیون پر ترجیح ہی نفس تو
وہ بھی ایک لکڑی ہی کہ جو ایندھن مین صرف ہونیکی قابلیت رکھتی ہی یہی حال
انسان کا سمجھو کہ اگر وہ نیک خو اور خلق حسنہ رکھتا ہی تو انسان ہی ورنہ آدمیون مین
شمار اوسکا کسیطرح نہین ہوسکتا (چیرز) سفید زندگی اور فیضرسان حیات
ہرگز اوسکی نہین کہ جو بدمزاج اور زشت خو ہو اور جسکی وضع ناگوار عام اور مکروہ خلائق
کیونکہ عقلا کا اتفاق اس امر پر ہی کہ بدآدمی کا عدم وجود یکسان ہی اگر اوسکو ذرا سی بھی
عقل ہوتی تو وہ بالضرور مآل پر نظر کرتا اور اپنی بدمزاجی کی خود اصلاح کرلیتا (چیرز)
زندگی کا عمدہ نتیجہ یہہ ہی کہ بلامدد غیر کے اپنی معاشرت کو خود سنبھالے اپنی عمر مرنج
اور مرنجان کے پیرایہ مین بسر کرے اور تمام زندگی سے قطع نظر کچھہ حصہ اپنی حیات کا
تہذیب نفوس ہی مین صرف کرے اگر یہہ نہین ہی تو ہمارے بقراط وقت حضرت مولوی

حصہ اول

غیاث العقلا

عاقل آباد کا مشہور لکچر جسمین بالاجمال مسائل اخلاقی بیان کیے گیے ہین جو اتالیق و طالبعلم کے لیے نفع رسان ہین

خوشخلق

انسان وہی ہی جسکی عادت و خو پسندیدہ ہو کوئی متنفس حتی الوسع اوسکے کسی انداز و حرکت سے ناخوش نہو بلکہ اوسکے افعال ایسے ستودہ و خجستہ ہون جسکی پیروی و اتباع کے لیے ہر شخص کا جی چاہے اور اوسکے دلاویز کردار اور دلربا سیرت کو سُنکر غائبانہ عاشق زار اور مشتاق دیدار ہو جاے بات چیت مین ایسی تری و شیرینی ہو کہ اوسکے کلام کو سُنکر اپنے دل مین جگہ دے ایسا چال چلن ہی نہو کہ جو خصلت محمودہ کے مخالف ہو بلکہ زبان پر آنا درکنار اوسکے ادا کرنے کا عزم و ارادہ بھی ذہن مین نہ گذرے اور مخاطب الیہ پر گوش شنوا اور قلب پذیرا کی کیفیت ہو جاے بلکہ ایسا آمادہ ہو کہ اپنی برائیون پر لعنت بھیجکر اوس طیب النفس متکلم کا پورا مقلد اور تابع ہو جاے پس جسمین ایسی صفات و فضائل ہین وہی شایستہ و برگزیدہ اور خوش خلق کہلاتا ہی اور جسکے اعمال و گفتگو سے کراہت اور نفرت دوسرے کو پیدا ہو جسکی حرکات

ملاحظہ کیجیے تواریخ انبیا و صلحا کی کہ جنہوں نے اصلاح قوم کی عوض کیا کیا مصائب اور
صدمے گذرے مگر اونکی مستقل مزاجی نے سب ایذائیں اوٹھائیں کیا آپ نہیں جانتے
کہ ہمیشہ جہل کو حلم پست کرتا ہی اور کمال عقل یہہ ہی کہ عمدہ تدابیر اور مناسب افکار سے
اچھے اور برے امور میں امتیاز کر لیا جاوے کھرے اور کھوٹے کو پرکھے اور یہ امتیاز
تامل و غور سے ہر وقت پیدا ہو سکتا ہی کیونکہ تھوڑی سوچ اور بوجھ سے یہ عقدہ
حل ہو جاتا ہی ظاہر ہی کہ جبتک تامل و غور نکیا جاوے کمال عقل پر انسان کو عبور کیونکر ہو
کیونکہ اسی سوچ و سمجھ کی حاصلات حکمت ہی (جیمز)

یہ قرار پا چکا ہی کہ بغیر سیکھنے کے کوئی علم و فن کسی کو حاصل نہیں ہوتا ہی اور نہ یہہ
دعوی کسیکا پورا ہو سکتا ہی کہ عادات کی آراستگی عموماً فطرتی اور پیدائشی ہی فرض کیا
کہ متقدمین و خل وہبی کا ہر معاملات میں جانتے تھے اور بیشک خداداد ملکہ انسان
مین کوئی نہ کوئی ضرور ہوتا تھا اور ہی مگر اوسکے لیے صرف اسیقدر کہنا کافی ہی
کہ انسانی خلقت سادہ طور پر بے تصنع ہوا کرتی مگر جبلی اور فطرتی اندازکی رونق
اور ترقی ہرگز بغیر تربیت کے نہین ہوتی۔ قومی تواریخ اور شخصی سوانح سے بخوبی
اسکی تائید ہوتی ہی کہ جب تربیت ہی نے جنگلی اور وحشی اقوام پر (کہ جو کسی وقت میں
محض کندہ ناتراش تھے) تسلط کیا تو وہ مہذب اور تعلیم یافتہ اشخاص پر غالب ہوتے
یہانتک کہ خود فاتح او مفتوح بنے اگر تربیت کا اثر نہوتا تو ہمیشہ صحرائی اور
کوہستانی لوگ جانور ہی رہتے ترقی اور کمال کا وجود ہی نہ ہوتا اور نہ انسانی

سید عبداللہ صاحب کا یہ قول بیشک آب زر سے لکھنے کے لائق ہی کہ جنہون نے فرمایا ہی دو اگر کسی دن کا کوئی لمحہ اصلاح طبیعت مین بسر نہو تو اوس دن کی زندگی سے موت کا اعلیٰ درجہ ہی،،

(چیز)

خلق

اور سنیئے دز ہ صبر کیجیے گھبرایئے نہین خلق عقلمندونکے نزدیک ایک ایسا نفس ملکہ ہی جسکی وجہ سے افعال بآسانی صادر ہون کیونکہ بعض نے اوسکی تعریف غریزی کہی ہی کہ جسپر ہر شخص پیدا کیا گیا اور اکثر نے کہا ہی کہ ہر آدمی کسب و ریاضت سے حاصل کرسکتا ہی غرضکہ تہذیب اخلاق فیض صحبت علما اور صلحا اور نیز ملازمت کتب متقدمین سے بسہولت ممکن ہی اس لحاظ سے کہ منبع اخلاق کا عقل ہی جس سے علم و معرفت اور

عقل

اصابت رای اور تیزی فطنت اور مضبوطی فکر اور مآل اندیشی و حسن تدبیر اور مصالح نفس اور اکتساب فضائل اور اجتناب رذائل حاصل ہوتا ہی کیونکہ عقل نام ایک ایسی قوت کا ہی جسکا مبدا و منشا علم ہی اور انسان کی حرکات و سکنات پر عبور کرلینا اگاہی عقل کو کہتے ہین ؎

تحمل ایذا

اور یہ تو آپ نے سنا ہوگا کہ خوشخلقی حاصل نہین ہوسکتی ہی جبتک انسان مین جوہر جفاکشی اور تحمل ایذا نہو اور تحمل اذیت یہ ہی کہ اگر خلیق متکلم کی مکالمت پر مخاطب الیہ سے کوئی اندازہ جہل مخالف عقل و تہذیب اخلاق کے صادر ہو تو اوسپر صبر کرکے درپے انتقام نہو بلکہ نیک سلوک اور احراز سعادت کی نیت رکھے ولنعم ما قیل

بدی را بدی سہل باشد جزا ۔۔۔ اگر مردی احسن الی من اسا

(ع) مجھے تکلیف سامعین کا خیال ہے کہ مبادا طول تقریر سے آپ گھبرا جائیے (ایک جماعت کثیر نے کہا) ہرگز نہیں بشوق تمام ارشاد فرمائیے ہم سب منتظر ہیں اور بہت ممنون ہونگے (مقرر نے فرمایا)

تذکرہ

بغداد کے ایام دولت میں (جبکہ مسلمانوں میں علم و فن کا چرچا بہت تھا) ایک شہر میں بہت بڑا مدرسہ تھا اچھے اچھے عالم و فاضل بڑے بڑے مستعد طلبہ کو پڑھاتے تھے اور بعد تکمیل کے مناسب لقب و خطاب بھی بادشاہ کے یہاں سے عنایت ہوتا تھا مرمدرسین میں ابو لعقل بھی تھا جسکو اس مرتبہ غرور نے مجبور کردیا تھا کہ تمام عالم میں اپنا کسی کو ہم پلہ و نظیر تصور نہ کرتا اور اپنی ہمہ دانی کے وبر وزمانے بھر کی عالم فاضل جماعت کو ہیچمدان تصور کرتا کبھی کسی شخص سے گو کہ وہ کسی مادہ طبیعت کا ہو نرمی و خلق سے پیش نہ آتا اور ہمیشہ یہ چاہتا کہ میری ہی سب لوگ تعظیم و تکریم کریں میں میر فرش بنا ہوا بیٹھا رہوں اور سبکو للکاروں کیونکہ میری سختی کی برداشت کرنا (معاذاللہ) فرض مذہبی سے زیادہ ہی طلبہ سے (عام اس سے کہ غربا کی اولاد ہوں یا متوسلین خلافت کی) موقع کا ذکر نہیں ہر وقت زجر و توبیخ سے پیش آتا تھا اور بلالحاظ سن و سال اور وقعت و وقار کے ایسی سزا ای سخت دیتا تھا جسکے ذکر سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں یہانتک نوبت سختی کی پہونچی کہ طالبعلموں نے اوسکا تدارک کرلینا خود اپنے ذمے لیا اور کسی سے اعانت کے خواستگار نہ ہوے اور

زندگی کا کسیکو کچھہ لطف ملتا (چیپرز) اور جبکہ تربیت ہی ایک عمدہ آلہ آدمی کی درستی کا ثابت ہوا تو ضرور ہوا کہ اوسکا کوئی ایسا باعث اور سبب قوی ہو جسکا استعمال مناسب اوقات پر نظر بحالات موجودہ ہو سکے پس اتالیق مہربان کی ضرورت ہوئی کہ جو انسان کو (یہان خاص نوخیز جماعت سے مراد ہی) عمدہ تعلیم اور ادب دے جس مین صرف علم و ہنر ہی نہو بلکہ شفقت و مہر پروری کا جوہر و آئین ایسا ہو جو متعلم کو اپنا لخت جگر اور سرور سینہ تصور کرے ورنہ ابو العقل کیطرح حالت ابتر ہو جاوے تو عجب نہین (مقرر نے ذرا سا توقف کیا تو یہ گفتگو ہوئی) +

اتالیق

بحاز جہ و تیج

(ح) اگر خلاف موقع اور بے قاعدہ نہو تو مین کچھہ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہون۔

(ع) کوئی مضائقہ نہین جو کہنا چاہتے ہو بے تامل بیان کرو۔

(ح) ابو العقل پر کیا مصیبت گذری تھی کیا وجہ تسمیہ کا اثر کچھہ اوسکے فہم و عقل مین نہ تھا +

(ع) یہ پرانا ذکر ہی کیا اوسکے بیان سے فائدہ سامعین کو پہونچ سکتا ہی اور ابو العقل علمای ادب کی اصطلاح مین مراد بیوقوف گول آدمی سے ہی +

(ح) برائے ذکر سے کہ جو مثیلاً ہو بیشک بصیرت کو ترقی ہوتی ہی اور جبکہ یہ ذکر پرانا عبرت انگیز ہی تو شفقت فرما کے بالضرور ارشاد کیجیئے ہان تکلیف تو ضرور ہوگی +

قبۃ الاسلام بخارا علم و فضل کا مرجع و مرکز تھا دور دور سے وہان لوگ آ کر فضیلت
کی سند حاصل کرتے اور علم و فن کی دولت لیجا کر اپنے وطن مین بعزت و تمکنت
بسر کرتے تھے اور علوم کو سارے ملک مین پھیلاتے تھے۔ وہان کے مشاہیر
علما مین ایک فاضل ابو الحسنات باخیر و برکات تھا طالبعلمون کی (عام اس سے
کہ وہ کسی سن و سال کے ہون) تربیت و ترفیہ مین اپنے لڑکون سے (جو اوسکی
حاصل عمر تھے) بڑھکر صرف توجہ فرماتا تھا محتاج طالبعلمون کو وہ ہرگز بمقتضاے
اپنی علو ہمتی کے بے آب و دانہ نہ دیکھ سکتا تھا اس باب مین اس مرتبہ اوسکی سخاوت
بڑھی ہوئی تھی کہ اوسکے گھر والے خدانخواستہ فاقہ کرین مگر طالبعلمون کو دو وقتہ
گوشت روٹی ضرور پہنچے گو کہ زیر باری ہو جایے مگر خشک لب طالبعلمون کا رہنا
اوسکو کسیطرح منظور نہ تھا ایک مرتبہ کی نقل ہی کہ مشہد مقدس سے رفیع الدرجات
کے صحیح النسب خاندان کا ایک لڑکا گردش زمانہ کا مارا ہوا خویش و بیگانہ سے چھوٹا ہوا
اپنے برادران حقیقی سے مثل حضرت یوسف عم صدمہ اوٹھایا ہوا ابو الحسنات کے
حسن اخلاق کو سنکر نہایت شوق سے قبۃ الاسلام مین آ پہنچا اوسکی سیادت خاندانی
کہان مقتضی اسکی ہو سکتی تھی کہ مثل معمولی آدمیون کے ہر ایک کے سامنے ہاتھ پھیلائے
اور اپنے علو نسب کو ذریعہ معاش سمجھ کر بھیکھ مانگتا پھرے وہ صابرانہ وارد مدرسہ ہو کر
مثل غنچہ سر بستہ مگر کھلایا ہوا بعد معمولی ادب اسلامیہ کے پایئن مقام پر جا بیٹھا
اور دیگر طلاب کا سبق سُننا شروع کیا ابو الحسنات اوسکے تمیز اور طرز انکسار کو پہنچی

معلم صاحب کو ایسا مجبور کیا کہ وسنے اپنی خود تعزیر چاہی مدرسے کے ایک علیحدہ گوشے
مین اوسکو ڈالکر اپنے اپنے گھر کی ہر ایک نے راہ لی اور اوسکے مکان پر کہلا بھیجا کہ جوش علم
و کثرت مباحثہ سے حضرت پاگل ہو گئے مدرسہ بھی غلیظ کر دیا اینٹین بھی پھینکنا شروع کین
ع کلوخ انداز را پاداش سنگست کے مطابق اونکو بھی جواب ملا جب بھی باز نہ آئے
تو اس خیال سے کہ تالاب کنوئین مین گر پڑین ہمسایون نے باندھکر علیحدہ ڈالدیا ہی
اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی ابو العقل کے تمام عزیز و قریب دوڑے اور اوسکی والدہ
اور رونے پیٹنے پر ذرا لحاظ نہ کرکے اوسکو ایک کوٹھری مین بند کر دیا اور منتظر ہوے
کہ دیکھیے جوش جنون کب کم ہو ابو العقل کیسا ہی چلاتا پکارتا تھا لیکن کوئی پاس نجاتا
آخر بھوک پیاس اور رونے سے ایسا ہیجان مادہ ہوا کہ خواہ مخواہ پورا پاگل بن گیا
اور چند روز مین مر بھی گیا شیخ سعدی نے سچ فرمایا ہی چندان سختی مکن کہ بر تو گرد آیند
(چیرز) (واہ واہ)۔

شفقت

غرض کہ تالین کے عادات نیک اور اخلاق حسنہ سے متعلم ایسا گرویدہ اور فرمانبردار
ہو جاوے کہ اپنے ماں باپ کی شفقت سے کم اوسکی محبت کا درجہ نہ سمجھے نہ یہ کہ
ابو العقل کیطرح معلم ادب دینے والا اپنا برتاو رکھے اور اوسکا ثمرہ بھی ویسا ہی پاوے
جیسا کہ اوس کندۂ ناتراش خرد دشمن نے پایا تھا اور قبل از وقت اپنی حیات کو
ختم کیا جسکی ضرورت اوسکی ناپسندیدہ عادات کی وجہ سے کسی کو نتھی بلکہ مثل
ابو الحسنات کے طریقہ معاشرت اختیار کرے اوسکا ذکر یہ ہی کہ کسی زمانہ مین

اونکو بھی پرہیزگاری سے کوئی نسبت نہوگی اور جب انسان مین تقوی و پرہیزگاری
نہین ہی تو حیا نہوگی اور جسکی آنکھہ مین شرم نہین ہی اوس سے تو بدرجہا جانور بہتر ہی
خداترسی اور رحمدلی کی نعمتون کا حصہ بیحیا و بےشرم شخص کو کبھی نہین ملتا اور نہ وہ اس
لائق ہی کہ خدا کے فضل و انعام پانیکا مستحق ہو سکے اوسکے لیے بعینہ یہ مثل صادق ہی
ع ہر بسیر و بالائق انعام خدا نیست + یہ تو سب جانتے ہین کہ دنیا مین فضل
و انعام خداوندی کی تعبیر اس سے بڑھکر نہین ہو سکتی ہی کہ انسان اپنی زندگی کو ایسی عزت اور
عمدگی سے بسر کرے کہ جمہور کو رجوع اوس سے ہو اور اوس سے باادب و تواضع ہر ایک
پیش آوے اوسکی زبان سے کلمہ نکلنے کی دیر ہو مگر حاضر و مخاطب الیہ کی زبان پر اطعنا
وصدقنا وارد ہو انکار و انحراف کے کلمات کا سرزد ہونا تو بعید امر ہی متقی کی فضیلت
متقی
ہر ملت و مشرب مین جیسی کچھہ ہی محتاج بیان نہین اور متقی کی حیا بڑی عام و خاص کو
فائدہ پونہچا سکتی ہی کیونکہ حیا تو ایک جزو ایمان کا ہی پس جو حیادار ہی وہی ایماندار ہی
اور جسکو دولت ایمان حاصل ہی اوسکو دنیا کی کسی نعمت کی پروا نہین ہی (حیرز ہ)
حیا و تقوی
اور جبکہ یہ امر مخفی نہین ہی کہ تقوی کو دونون حیا سے ہی اور حیا ایمان سے منشعب ہی
عصمت عفت
تو حیا کے ساتھہ عصمت و عفت کا ہونا لازم و ملزوم ہی مثلاً کسی کھانے مین جبتک
نمک یا شیرینی نہو اوس مین فی الحقیقہ لذت کہان سے آوے پس حیا کا جزو اعلی ہو گیا
کیونکہ وہ ایمان کی شاخ ثمردار ہی۔
اور ایمان (جو ہر قوم و ملت کے آدمی کو باآبرو بسر کرنیکا عمدہ وسیلہ ہی) اگر کسی مین

نظرون سے دیکھتا جاتا تھا جب وہ فارغ ہوا تو فرمایا کہ ای میان صاحبزادے
تم کون ہو کہان سے اور کسکے پاس آئے اور کسنے بھیجا اور کیا غرض ہے۔
جواب دیا کہ قبلہ عالم عبد اللہ آدمزاد ہون مگر آدمی بننے آیا ہون وطن کے بتانے کی
حاجت نہین اس وجہ سے کہ مین ننگ خاندان ہون جسکے پاس آیا اوسکو اور جسنے
بھیجا اوسکو حضور والا کیا نہین جانتے ہین میرے علم ناقص مین یہ ہے کہ تمام زمانہ اونکی
صفات سے آگاہ ہے حضرت ؎ ہر کجا چشمہ بود شیرین * مردم و مرغ و مور گرد آیند
زیادہ کیا عرض کرون اضاعت وقت کا مجھے خیال ہے اور رویم بہین حالم میرس پر
عمل فرمائیے اس حسن کلام سے علامہ ایسا خوش ہوا کہ مثل اپنے لڑکون کے
تعلیم دینا شروع کی اور اوسکی ہر قسم کی کفالت اپنے ذمے لی اور اپنی مہربانی کا ایسا
گرویدہ کر لیا کہ اوسنے اپنے وطن یا اقارب و احباب کا نام تک نہ لیا گو کہ صغر سن
مین یتیم ہو چکا تھا مگر اپنے والدین کو زندہ ہی سمجھتا تھا چندہی روز مین بعد تکمیل علوم
ندماے شاہی مین داخل ہو کر صاحب منصب ہوا اور اپنے استاد کی ایسی اطاعت کی
کہ جتنے اپنی فرزندی مین اوسکو لے لیا جسقدر پیدا کرتا ابو الحسنات کی نذر مین گذرانتا
اور کبھی غرور نکیا کہ مین اہل منصب و خطاب ہون خدا کا دیا سب کچھہ موجود ہے کیون کسی غیر کے
واسطہ سکھون۔

تقویٰ

جو ہر شفقت کے سوا لابدی امر اوستاد کے لیے تقویٰ ہے کیونکہ اگر اوسکا رندانہ مشرب ہے
اور اوسکو کوئی قید ملت و مذہب کی نہین ہے تو ضرور ہے کہ اوسکا اثر اوسکے شاگردون پر آئیگا

کہ دوکان سے مراد دستبازی اور امین سے اصطلاح وہی شفیق ولیق خداترس اتالیق
اور امانت سے مطلب طلاب ہین کہ جنکے سرپرستون نے محض نقشابی اپنی
خوش عقیدگی اور اعتبار دیانت و امانت اتالیق کے اپنے لخت جگرون کو خدا کے فضل
و حفاظت اور اوستاد کے اشفاق کے سپرد کیا اور مقامات دور پر خود رہے اور جنہون نے
اون مراہی خیالات پر نظر نہ کی کہ یہ لڑکے ہماری حیات مستعار کے حاصلات اور ہمارے
آبا و اجداد کی مری مٹی کے نشان اور یادگار رشتان ہین اونکو پردیس مین بیگانون کے
ساتھہ کسطرح چھوڑین اور اونکی تکالیف سفر اور شدائد تنہائی کو گوارا کرین بلکہ ہمیشہ یہ لحاظ کیا
کہ معلم مہربان اور ناصح مشفق کی رفاقت ہماری اولاد کے حق مین آیندہ اچھے نتیجے
پیدا کریگی اور بخوبی اپنے ناعاقبت اندیش خیرخواہون کو سمجھا دیا کہ ہماری نامناسب
مہربانیان ہرگز ان نوخیزون کو بہتری نہین بخشسکتی ہین کیونکہ بیجا نازبرداری اور بیہودہ پیار
اونکو تباہی مین ڈالیگا بلکہ یہ خیال کیا کہ کثرت آبپاشی سے نئے پودہ کی جڑ اوکھڑ جاتی
ہی اور اسی پر ہمیشہ قائم رہے اور یقین کامل رکھا کہ ع جور استاد بہ ز مہر پدر
بہت بے ایمانی کی بات ہی کہ ایسی گرانبہا امانت مین کوئی نااہل خیانت اپنے کسی
ناجائز طریقے سے کرے جس سے طلبہ کے مربی و سرپرست کے حسن اعتقاد مین
ہر اتالیق و معلم کی جانب فتور ہو کر دلشکنی کا سامان پیدا ہو جاے اور جماعت اساتذہ
او معلمین کی عمدہ روش پر بدنامی اور نامردی اپنا پورا اثر پہونچاے جس سے عموماً
نیکنامی نقصان کی حالت پر جا پہونچے اور ایسا دھبہ اور داغ بے تکلف اور صاف

نہین ہی تو اوسکا عدم و وجود یکسان ہی تمام مصلحان قوم و ملت اور ہر مذہب کے
بانیان و ترقیخواہان نے جو کچھہ پایا وہ ایمان ہی کی ترقی سے پایا ہی اور ظاہر ہی کہ
بے ایمان اور ایماندار مین اتنا ہی فرق ہی جسقدر زندہ اور مردہ مین ہی اور کسی کام مین
کسیکو فروغ نہین ہوتا اگر خداترسی نہو اور خداترسی ہرگز انسان مین نہین ہوتی جب تک خداترسی
دولت ایمان حاصل نہو اور خواہش نفسانی پر جب تک قابو نہو گا عفت و عصمت کسیکو
حاصل نہو گی اور جب قابو اوسپر ہوا تو لا محالہ جرائم کبیرہ کا ارتکاب اوس سے نہو گا
گناہون سے جو کوئی بچا اور خراب تمنا اور بد آرزو سے علحدہ ہوا تو ضرور عفت و عصمت
اوسکو پورا دسترس ہو جاتا ہی پس ایسے دسترس کا نام و لقب عقلای مذہب نے
ایمانی عظمت اور دینی حرارت تجویز کیا ہی اور جس مین فضائل محمودہ و سیر پسندیدہ ایمانی عظمت
ہوتے ہین وہی ایماندار خداترس باعث خیرخواہ عام کہلاتا ہی اور جب خداترسی ہوگی تو بالضرور
امانت اور راستی کا نشو ہو گا اس لیئے کہ انسان مین جو استبار جبتک نہین ہوتا امانت و استبار
خداترسی و ریاضت و عصمت و عفت و ایمانی عظمت کے فضائل گزیدہ کا مرجع نہین
ہو سکتا ہی یہان امانتدار سے مراد یہ نہین ہی کہ مثل بنیہ مہاجن یا بینک والے کے
کسی کا روپیہ یا زیور یا اثاث البیت دھروہر کے طور پر اپنی دوکان یا کوٹھی مین धरो हर
باجورہ یا بلا حصول کسی سود کے ایام موعود تک رکھہ چھوڑے اور جب وعدہ پورا
ہو جاوے تو اصل مالک یا اوسکی عدم موجودگی مین کوئی مجاز شخص واپس کرے مگر
اسوقت تھوڑی دیر کے لیے اسی سے استعارہ لیا جائے تو یہ بھی کہنا بیجا نہو گا

اپنی اصلیت نہین چھوڑتی جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ مثل اپنے شرفا کی اولاد کو بھی آوارہ اور خراب کرتے ہین گو کہ وہ کسی وجہ سے تعلیم پا گئے مگر نتائج تعلیم نے عمدہ طور پر مہذب اونکو نہین بنایا مجھے ایک بڑے ادیب کا قول اس وقت یاد آیا ہی جسنے فرمایا ہی کہ اگر شرافت اور تقدس علم ہی سے ہوا کرتا تو بیشک عزازیل کا نام ابلیس قرار نہ پاتا یقینی امر یہ ہی کہ علم دولت لازوال ہی مگر اوسکے لیے ہمیشہ اہل کا ہونا بھی درکار ہی ؎

ح اگر خلاف ادب اور تہذیب کے ہو تو مین کچھ عرض کرنے کے لیے اجازت پاؤن ؎

(ع) بے تکلف بکشادہ پیشانی جو دل مین آئے کہو۔

(ح) پہلے فرمایا گیا ہی کہ حاصل غور و تامل کا حکمت ہی مگر اوسکی نسبت صاف ارشاد نہوا کہ تہذیب اخلاق سے حکمت کو کیا تعلق خاص ہی۔

(ع) مین تمھارے اس یاد دلانے سے نہایت مرتبہ خوش ہوا کہ سلسلۂ تقریر اور اوسکے نتائج پر تمھارا غور و حافظہ حاوی ہی جسکی نسبت دعا دیتا ہون کہ اللہ تعالی آپ کے حفظ ذہن کو ترقی دے۔ اور پھر چھوٹے ہوے تذکرے کو شروع کرتا ہون

تہذیب اخلاق

صاحبو۔ یہ بھی جاننے کی بات ہی کہ تہذیب اخلاق بھی اقسام حکمت سے ہی اور حکمت کو جو شرف دیا گیا اوسکے اظہار کی حاجت نہین وہ تو ظاہر ہی اور اکابر سلف نے

حکمت اکسیر اعظم ہی

حکمت کو اکسیر اعظم فرمایا ہی اس دلیل سے کہ انسان جو سب سے زیادہ ناقص ہی اس

چادر طہارت پر نہ لگے کہ جو بمقتضای مصرعہ کہ نتوان شستن از زنگی سیاہی ✤ کے پھر کسی طرح مٹ نہ سکے بلکہ ابدی روسیاہی اور دائمی پشیمانی نصیب ہو نہایت لحاظ طلب یہ امر ہی کہ اگر بنیا یا مہاجن کسی کی امانت مین ذراسی بے اعتدالی کرتا ہی تو مالک جو کچھہ اوسکو عوض دیتا ہی اوسکا ذکر تو درکنار عام اشخاص کس طرح اوس بنیے کو نادم کرتے ہین جسکا بیان نہین ہوسکتا اور پھر اوسکی دوکان پر کوئی شخص امانت نہین رکھتا مہاجنون اور ساہوکارون مین اوسکی ساکھہ جاتی رہتی ہی اور تمام کارخانہ اوسکا درہم برہم ہوجاتا ہی ✤

ملاحظہ کیجیے کہ مال ہاتھہ کا میل مشہور ہی اوسکے لیے انسان کیسا کچھہ تردد و جانسپاری کرتا ہی پس اس دولت عظمی کے لیے کہ جسپر بقای نسل حصر ہی کیون نہ انسان جانبازی کرے اور اپنی دولت کے ضرر پہونچانیوالے کو بھلا کیون کیفر کردار نہ دے (چیبرز) یہان امانت مین خیانت نہ کرنے سے مقصود یہ ہی کہ معلم متعلمین کے ساتھہ عمدہ معاشرت سے بسر کرسکے حفظ ادب اور اصلاح نفوس کے لیے کوشش کرے تاکہ اونکو اطوار پسندیدہ اور کردار ستودہ کی عادت ہوجاے نہ یہ کہ خلاف اسکے عمل مین لاے جس سے متعلمین کی اچھی زندگی خراب ہو بلکہ شامت و ادبار قوم کے آثار نمایان ہون کیونکہ شروع عمر مین جیسا انداز تعلیم و تلقین کا برا اثر اور بہتری خیز ہوتا پھر ویسا ہرگز نہین ہوتا ہی اس لحاظ سے کہ مصرعہ چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ ✤ کا یہی منشا ہی خاص کر

شرافت

اور یہ امور اعلی تعلیم یافتگی و شرافت خاندانی سے حاصل ہوتے کمینی اور رذیل قوم کبھی

سیکھنے کی ضرورت تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اوس علم کی ترویج واشاعت بخوبی ہوئی +

بقراط کا یہ قول بھی خالی نفع سے نہین ہی جسنے فرمایا ہی کہ جسکے جسم مین اخلاط فاسد موجود ہین اوسکو جس قدر کھانا دیا جاے اوسی قدر بیماری بڑھیگی - مین اس سے یہ مطلب پیدا کرتا ہون کہ جو انسان نیک عادت اور طرز ستودہ نہین رکھتا ہی جسمین خوش خلقی نہین ہوتی اوسکو علم حکمت کیا فائدہ دیسکتا ہی بلکہ اور بھی فساد و فتور پیدا ہوتا اور غرور و نخوت کی ایسی افزونی ہوئی کہ بھلے مانسون اور اکابر فضلا سے لڑنیکو طیار ہوتا ہی اور درپی ایذای مصلحین قوم کے ہوکر اپنی تعلی و شیخی دکھاتا ہی -

یہ امر بھی آزمودہ ہی کہ اکثر نیے طالب علم بیجا مناظرہ اور کج بحثی پر جو آمادہ ہوا کرتے ہین اوسکی وجہ خاص یہ ہی کہ وہ اس علم کے مقاصد پر (کہ دروازہ سے گھر کے اندر جانا چاہیے) حاوی نہین ہوتے ہین اور نہ اونکو عبور ہوتا اگر ہوتو ابتدا ہی سے اخلاق کی درستی کی جانب توجہ کرکے درستی اخلاق خود کرلین کیونکہ وہ اسقدر سمجھ جاتے ہین کہ آزادی محض حکمت سے ہوا کرتی ہی اور اوسی سے تحقیق کے درجے کو تکمیل ہوتی اور یہ بھی ڈینگ مارتے ہین کہ شرعی احکام اور قوانین مذہبی سے انحراف اسی حکمت کی بدولت ہوتا ہی اور نفسانی خواہش کی پابندی اسی حکمت سے اس مرتبہ ہوجاتی کہ دینی مراسم کے انقیاد سے محروم ہوکر مثل جانور کے انسان ہوجاتا ہی یہ اونکے واہی خیالات محض کوتاہی عقل و رصل ماہیت کی بخوبی دریافت نکرنے سے ہین اگر اونکی تحقیق کو کمال کا درجہ ملا ہوتا تو وہ بالضرور دینی صحائف و کتب کی طرف

حکمت کو تعلق مذاہب سے ہی

اس علم کے ذریعے سے ایسے اشرف و اعلی رتبے پر ترقی کرتا اور اوسکو تسلط ہوتا کہ جو امکانی موجودات سے بہت بڑھا ہوا ہی لہذا طالبانِ فضیلت کو چاہیئے کہ پہلے علم اخلاق حاصل کرین پہر علم منطق پھر علم ریاضی و طبیعی اور اونکے بعد علم الہی کی طرف توجہ ہو +

مگر میری رای اسکے خلاف ہی مین ایسا مناسب خیال کرتا ہون کہ علم اخلاق کے بعد ریاضی پڑھایا جاے اس لحاظ سے کہ اگر اوسمین کسی کو مشق او رتبحر ہوگا تو انسانکو یقین کرنیکی عادت ہوجائیگی اور قوت استقامت و استقلال کو استحکام ہو کر تکلف و تحقیق مین مابہ الامتیاز ضرور پیدا ہوگا تجربہ ہوا ہی کہ اکثر منطقی جو بادقت ریاضی سے ہوتے اونمین صفات بالا ہرگز نہین ہوتی ہین بلکہ لڑائی جھگڑے کو کمال علم اور تحقیق کو شک جانتے ہین میں دہلی مین تھا تو ایک پوربیہ مبتدی طالبعلم مجھسے بھڑ گیا اور منطقیات کے مسائل ناقصہ کی مباحث پر گفتگو کرنے لگا چونکہ اوسکو دیگر علوم مین دخل نہ تھا اور مسائل ناقصہ کے نقص دور کرنیکا اوسکو مادہ تھا لہذا میرے اعتراضات کے وقت خود مجھسے معذرت کرنیلگا - پلیٹو حکیم (افلاطون) کا بھی قول قابل قدر ہی جسنے اپنے ساءین بورڈ پر یہ عبارت لکھی تھی کہ میرے گھر کے اندر ایسا شخص آنے کا ارادہ نہ کرے جو علم ہندسہ نہ جانتا ہو +

ملاحظہ کیجیے کہ اوسکا یہ قدغن تحریص و ترغیب علم ہندسہ کے لیے کیسا عمدہ تھا جس سے ہر ایسے شخص کو کہ جو پلیٹو سے ملنے کی حاجت رکھتا تھا علم ہندسہ کے

اور چیدہ اشخاص ہی جمع تھے مگر آواز سننے کے ساتھ ہی ارد گرد کے سب
لوگ اکھٹا ہو گئے اور ایک بڑا جلسہ حضّار ہو گیا تھا اور اپنے اپنے طریقے کے
مطابق موقع مناسب پر آکے بیٹھتے گیے تھے۔

(ح) حکمت کا بیان اگر آج کیا جاوے تو بڑی شفقت ہو۔

(ع) مجھے کوئی عذر نہین ہی اس بیان کے لیے بڑی قابلیت درکار ہی
علاوہ اسکے میرے سن و سال کا اقتضا ایسا نہین ہی کہ ایسے معنی خیز علم کے نکات
وغوامض پر میرا ذہن و حافظہ حاوی ہو اور نہ یہان کوئی سننے والا ہی اور نہ عمل کرنیوالا

(ح) جناب عالی کے ارشاد مین تو بندۂ ناچیز کو محل کلام نہین مگر یہ عرض کیے
بھی نہین بنتا ہی غور فرمایئے کہ اس دو روز کے عرصے مین کیسی کثرت حاضرین سامع
کی ہوئی کہ مکان مین گنجایش تک نہین اور ہر ایک بسمع رضا حضور کا کلام سنتا تھا اور نہ تھی
نسبی جبکہ آپ نے اپنی زندگی کے نیک اوقات نذر قوم کر دیے تو ارشاد فرمانے
مین کیا دریغ ہی بالضرور ہر ایک کو توجہ ہو گی اور آپکا تجربہ ہم لوگون کے لیے علم و فن
سے بہت بڑھا ہوا ہی اور کس کو قابلیت ایسی ہی۔

(حاضرین جلسہ) توجہ کیا معنی ہم سب لوگ بندۂ حکم ہین تعمیل حکم مین جان نثاری کرینگے
ہمکو آج تک معلوم ہی نہ تھا کہ ہمارے ویرانکدہ مین ایسا روشن چراغ ہی اور اوسکی قابلیت اس مرتبہ ہی
کہ دور دور کے لوگ اوسکے قدوم کے آرزومند رہتے۔ اب ہم پچھلی غفلت پر متاسف
ہو کر تلافی مافات پر آمادہ و مستعد ہین کیا آپ کو ہماری جماعت ادبار زدہ کی ترقی منظور نہین

رغبت کرتے تھے جن مین اس گرانبہا علم حکمت کی تعریف بہت مذکور ہی بلکہ یہ نادر علم چشمۂ
زندگی جاودانی ہی اور اون کوتاہ ہمتون کی بدخوئی کے لیے مقرعۂ تادیب جسکو ضرورت ہی
میرے اس قول کی صحت کی بابت وہ ہر وقت اس علم کی تعریف اون صحف مین پا سکتا ہی
مہربانی کرکے ضرور معائنہ کر لے اور مجھے اپنا شکرگزار بنا لیے (جیرز) ذرا سُننے
گھبرانے کا موقع نہین ہی۔ انسان باور کر سکتا ہی کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے علیحدہ ہو گیا
مگر عقلمند ہرگز یقین نہ کریگا کہ کج خلق اپنی بُری عادت سے متنفر اور کنارہ کش ہو سکا
حاصل یہ ہی کہ قوانین حکمت سے بخوبی ثابت ہوتا ہی کہ اخلاق کو زوال نہین ہی کیونکہ
خلق تابع مزاج اور مزاج کو تبدل و تغیر نہین ہوتا ہی بیشک بظاہر یہ اعتراض وارد ہو سکتا ہی
کہ ہر ایک انسانی مزاج مین ہر سال اور ہر وقت اختلاف ہوتا ہی لہذا تبدیل لازمی امر ہے
اسکی بنسبت ہر متوسط سمجھہ کا آدمی کہہ سکتا کہ عرض مزاج ہر شخص کے لیے متوسط ہی اور
افراط و تفریط کی بہی حدود معین ہین اس سے ممکن ہی کہ اسکے عرض مزاج کیواسطے
ایک لازمی عادت ہو جسکے جانے سے شخصی مزاج بالکل جاتا رہے اسلیے کہ تغیر اسکے
اوسکا رہنا دشوار ہی پس عادت دور کرانیکا قصد سراسر عیب قرار پائیگا +

نتیجہ اس دلیل کا یہ ہی کہ پاکیزگی سرشت اور جوہر خلقی کی صفا گویا اصلی فضیلت ہی
اگر حکمت سے اوسکو ایسی جلا اور رونق آجاتی جس سے کثافت و میل کچیل بالکل
جاتا رہتا ہی (جیرز) جسوقت یہ تقریر ختم ہوئی تو علامہ مقرر کی سحربیانی اور جادو لسانی
کی تعریف ہوئی تھی اور ہر شخص مصافحہ کرتا تھا کیونکہ جب یہ تقریر شروع ہوئی تو منتخب

حصہ دوم

حکیم الادب

جسمین مباحث دانائی مذکور ہوے ہین

دوسرے روز کچھہ دن ہی سے راحت منزل کے گرد ہجوم ہونا شروع ہوا شام تک بستی والون کے سوا گرد و نواح مقامات و مواضع کے باشندون کا ازدحام اس کثرت سے تھا کہ کندھے سے کندھا چھلتا تھا کسی کی آواز نہ سُن پڑتی تھی منتظر تھے کہ یا اللہ کب لکچر* شروع ہوگا اور بانی و رونق جلسہ مع اپنے ارباب انجمن کے کب آئیگا جس قدر وقت کم رہتا جاتا تھا قوتِ منتظرہ کو ترقی ہوتی جاتی تھی کیونکہ مشہور ہی ہے ؎ وعدہ وصل چون شود نزدیک ÷ آتشِ (حالت) شوق تیز تر گردد ÷ خدا خدا کر کے سورج غروب ہوا اور وہ گھڑی بھی آئی کہ مقرر و صدر انجمن اپنے ارباب جلسہ

* لکچر - علمی تقریر - ترقی علوم و فنون کے لیئے اعلیٰ درجہ کے طلبا یا کسی ممبرون کے سامنے کسی مبحث پر تقریر کرنا یا درس دینا بیرسٹرون و اعلے درجہ کے وکیلون کی تعلیم اسیطرح ہوتی ہے ۱۲ عبد العزیز

کیا آپ چاہتے ہین کہ آپ کے خادم بالکل جانور اور گنوار کے لٹھہ بنے رہین -
(ع) ہرگز ہرگز نہین - مین تم سب کو اپنا جان و جگر جانتا اور اپنی اولاد کی برابر تمھاری بہتری کا بھی خواہان رہا اور ہون مگر افسوس تمکو ایسا غفلت نے دبایا اور سوئیے کہ کبھی نہ چونکے خیر ابھی کچھہ نہین گیا صبح کا مسافر راہ بھولا شام کو منزل پر پہنچے تو وہ راہ بھٹکا نہین کہلاتا ہے - شب بخیر کل خدا نے چاہا تو اور بھی کچھہ کام کام کی باتین آپ سب صاحب سُنینگے اور آپ کی قدم رنجگی کا مین بہت بہت احسانمند ہون -

حصّہ اول تمام ہوا

(ع) آج جو مجھے سب صاحب معاف فرمائین تو بہت احسان ہوگا مین بوڑھا آدمی تھکا ماندہ ہون آواز بھی صاف نہین ہی بہتر ہی کہ تم اس سبجکٹ* (عنوان) مین بیان کرو ابھی تمھارا نیا پڑھا ہوا ہی ماشاء اللہ حافظہ بھی حاضر ہی بلاغت فصاحت بھی خداداد تمکو ہی۔

(ح) مین آپ کے سامنے کچھہ مقدرت نہین رکھتا کہ عرض کرون آپ کے کلام کی سب جماعت منتظر ہی دریغ نہ کیجے کچھہ فرمایئے۔

(ع) میرا ارمان اور دلی حوصلہ یہ ہی کہ اس وقت تم ہی کچھہ بیان کرو اور اپنی قوم کی خدمت کرنا ذریعۂ بہبود تصور کرو اور آج مجھے سب صاحب معاف کرین

(حاضرین جلسہ) کوئی مضائقہ نہین ہم سب آپ کو اور آپ کی اولاد امجاد کو اپنا مخدوم اور سرمایۂ فخر جانتے ہین بہتر ہی کہ آپ کو آج تکلیف نہ دی جاے اور اب وقت زیادہ ضائع ہوتا ہی حکیم الادب ہی کچھہ بیان فرمائین اور معزز الیہ کو کھڑا کر دیا

(ح) مین پہلے اسبات کی درخواست کرتا ہون کہ سب صاحب مجھے بھی مثل میرے معزز باپ کے آج معاف و معذور قرار دین کیونکہ میرا مبلغ استعداد ہرگز ایسا نہین ہی اور نہ میرا سن و سال ایسا ہی کہ ایسے ممتاز جلسے مین اپنے اکابر کے حضور مین کچھہ بیان کر سکون میرا علم یا میرا تجربہ کہان ایسا مقدور رکھتا ہی کہ انسان کے فضائل اور بالخصوص حکمت کے سبجکٹ مین کچھہ عرض کرون ہرگز ہرگز نہین کہہ سکتا ہون۔

(حاضرین جلسہ) تمھارا نیا علم اور تمھارے علوم کی نئی تحقیقات کچھہ کم نہین ہی بلکہ

* سبجکٹ۔ مبحث۔ کسی شی کا موضوع ۱۲ عزیز

کے ہمراہ رونق افروز ہوے آنے کے ساتھ ہی خوشی کے نعرے بلند ہوے
پھولون کا پھینکنا چھوٹے چھوٹے بچّون نے نہایت خوشی سے شروع کیا چونکہ
اوس روز مہینے کی چودھوین شب تھی قدرتی روشنی چاندنی کی پُرفضا میدان کو
نہایت رونق دے رہی تھی اور پھر عملی مصنوعی روشنی نے اور بھی دوگنا لطف
کر دیا تھا وہ پُرضیا مقام تھا کہ ذرہ کو بھی چاہے تو انسان بے تکلف اوٹھالے
چونکہ عاقل آباد سے بھی کچھ منتخب جماعت عقلا آگئی تھی لہذا باشندگان موضع نے
بہ تقلید مولوی محمد کریم صاحب کی آرایش انجمن مین زیادہ توجہ کی تھی کیونکہ اونکی طبیعت
کو ان معاملات سے فطرتی طور پر زیادہ تعلق تھا اور یہ بھی سب کو منظور تھا
کہ پردیسیون کے سامنے ہماری آبرو رہے پس عمدہ عمدہ چیزین تھی نئی اختراع کی
بنا کر رکھی گئین جسکو دیکھکر ہر ناظر واہ واہ سبحان اللہ کہکر مہتمم کی خوش سلیقگی کی داد
دیتا تھا +

المختصر جب سب نے مراسم استقبال اور لوازم تعظیم وتکریم سے فراغت پائی تو
صدر مجلس سے یہ مکالمت ہوئی +

(ح) آج کا مجمع شائقین اور ازدحام سامعین آپ نے ملاحظہ کیا کچھ میرے سابقہ
معروضات کی تصدیق ہوئی کہ نہین؟ پچھلے لکچر نے کیا اثر دکھایا اب توقف
کس بات کے لیے ہی فضائل اربعہ متعلقہ علم اخلاق کی بحث ختم فرمائیے اور اگر وقت
اعانت کرے تو کسی فضیلت کا بیان کر دیجیے ۔

شامت و نحوست ہمارے لیے ہوگی۔ ہماری اس ناچیز عرض پر اگر آپ نے
توجہ کی تو ہم سب لوگ علاوہ شکرگزاری کے آپ کی اور آپ کے کل خاندان کی دعا ئے
ترقی عمر و اقبال کی کرینگے اور تمام اطراف قریہ پر ہماری آیندہ تہذیب کا اثر ہوگا
(ح) آپ اسقدر ارشاد نہ کیجیے آپ کی اس جادو بیانی سے میرا قلب متاثر ہوا
مین اس لائق کہان ہون کہ کسی کی خدمت سے مجھے عظمت ملے یا کسیکی پرداخت
کر سکون ہان میرے خاندان کا ہر ممبر و رکن اس قابل ضرور ہی اب زیادہ مجھے آپ
شرم نہ دلائیے مین حاضر ہون جو کہ مجھسے ممکن ہی کرونگا اور اسوقت مختصر بیان پر
قناعت کیجیے سُنیے قبل اسکے کہ علم اخلاق کے کسی شعبے کی بابت عرض کرون
مجھے اسی قدر کہنے کی نہایت مرتبہ ضرورت ہی کہ تہذیب اخلاق کسی کو حاصل نہین
ہوسکتا ہی جبتک عبور و دسترس اچھی طرح سے دانائی[1] و بہادری[2] اور پارسائی[3] و
دادگری[4] پر نہو کیونکہ صاحبو انھین عناصر اربعہ سے وجود اوسکا مرکب ہی اور ظاہر ہی
کہ جو چیز چار چیزون سے مرکب اور امتزاج پذیر ہوتی اوس مین سے اگر ایک بھی جزو
کی کسر یا کمی ہوئی تو وہ شی بالکل ناقص اور ناممکل ہی اور خراب چیز کو کوئی بشر پسند
نہین کرتا ہی اور نہ اوسکا استعمال بطیب خاطر ہوتا تو ہر انسان کو لازم ہی کہ پہلے
ان فضائل اربعہ کے حاصل کرنے کے لیے سعی و کوشش کرے اور جب اوسپر
کماینبغی قابو ہوگیا تو تہذیب اخلاق کا پورا اثر پونہچا اور جس مین ایسا اثر ہوتا ہی
مہذب و خلیق دنیا مین کہلاتا ہی اور جبتک یہ فضائل نہون کسی کو مہذب و با اخلاق

فضائل اربعہ متعلقہ اخلاق

ہمارے تجربہ عمر سے اوسکا رتبہ بڑھا ہوا ہی اور یہ فرمایئے کہ بانی اس جلسے کے
انعقاد کا کون ہی اور کسکی تحریک اور کوشش سے یہ انجمن قائم ہوئی یہ سب کچھ
آپہی کی ذات سے ہوا ہی اور آیندہ ترقی قوم کی امید ہی ورنہ یہ کوردہ مقام منحوس
کہان قابلیت رکھتا تھا اور نہ ابھی اس لائق ہی کہ اہل علم و کمال تشریف لائین اور
ہماری حالت زار پر رحم کرین اور کوئی ہدیۂ محقر قبول کیا جایے مگر ہماری گدڑی کے
لال آپ اور آپ کے والد ماجد اور آپ کے برادران عالیقدر ہین جسکی چمک و دمک سے ہمارا
نواح منور اور روشن ہی اور ہماری اس گرانبہا دولت کی کسکو خواہش نہین اور کس شہر اور
قریہ کو اس کریم النفس خاندان کے توطن کے سبب سے ہمارے اس گانون پر رشک
نہین آتا ضرور آتا ہی پس بڑے افسوس کی بات ہی کہ آپ ہی اپنے گروہ جان نثار پر
توجہ نفرمایئن اور جس خراب حالت مین ہی اوسکو ویسا ہی رکھین غور فرمایئے کہ عاقل آباد
کی پہلے کیا کیفیت تھی جہان پہلے کوئی الف سے بے تک نہ جانتا تھا وہان
اچھے خاصے پڑھے لکھے عقیل ہو گئے یہ سب آپہی کے خاندان کی بدولت ترقی
ہوئی اور کیا عجب ہی کہ روزافزون اقبالمندی اونکو ہو - وای ہم بدنصیب لوگ کہ
ہمارے ہی خزانے سے عاقل آباد والے حصہ لین اور عروج کرتے جائین مگر ہمکو
کوئی نفع ہماری ہی چیز سے نہ ہو اس سے بڑھکر ہمارے لیے اور کیا سامان نکبت
ہوگا - اور اسکو بھی جانے دیجیے ذرا غور تو فرمایئے کہ آپ سا صالح اور خیرخواہ قوم
اپنی جانفشان جماعت قوم کی اصلاح و غور مین اغماض فرمایے اس سے زیادہ اور کیا

کالم کے کالم سیاہ کیے مگر پھر بھی وہ محتاج تفسیر ہا ہان مین اپنی چھوٹی سمجھ کے موافق

ترسیم سد حکمت

یہ بیان کرتا ہون کہ دانائی اور استکداری ہم معنی حکمت ہی جسکے مطابق طاقت بشری کے موجودات خارجیہ کے حالات کا علم ہو سکے یا یہہ کہو کہ اوسکے وسیلے سے پہچان لیا جاے اور جو حال موجودات کہ قدرت و اختیار انسانی مین علم اوسکے متعلقات سے لیتے ہین

حکمت نظری
حکمت عملی

حکمت نظری اور جو اوسکے اقتدار مین ہوا اوسکے علم متعلقہ کو باصطلاح علما حکمت عملی

بہادری یا مردانگی بظاہر تو ہر ایک ان الفاظ کو مشہور جانکر یہ سمجھتا ہوگا کہ بہادری صرف یہی ہی کہ ہتھیار کرکے دو چار کو گرا دے اور پھر اپنے آپ کو مجبوری کی حالت مین پاکر جان دیدے یا کہ ہر ایک سے لڑتا پھرے کسی سے دب کر نہ رہے

شجاعت

مگر یہ مفہوم میرے نزدیک محض غلط ہی بلکہ یہاں اوس شجاعت سے مراد ہی کہ نفس امارہ نفس ناطقہ کا ایسا مطیع رہے کہ اوسکو مقام پُر خوف و خطر مین ثابت قدم رکھے اور اس مرتبہ ثبات ہو کہ جس مین ذرا بھی لغزش نہو تاکہ اس قوت سے عقل و دانائی کے مطابق اچھے اچھے کام کرے اور اگر اسکے خلاف ہی تو یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ بیوقوفی سے مخاطرے مین پڑکر جان دیدی جس سے کچھ حاصل نہوا (چیئرز)

پارسائی

پارسائی و پرہیزگاری۔ شاید آپ سب صاحب اسکے معنی سمجھے ہونگے کہ عام پارسائی کا لفظ دلیل اس امر کا ہی کہ حرام اشیا کے استعمال سے بچے یا کہ مسجدون مین ملا بنا بیٹھا رہے یا کسی مندر مین پوجاری ہو جاے یا کسی جنگل مین سب لوگون سے منہہ پھیرے ہوے دھونی رماے یہ امر رام بھجا کرے مگر مین (بلکہ ہر عالم علم اخلاق) اسکے برخلاف

ہونے کا ہرگز ہرگز دعوی نہ کرنا چاہیے ورنہ اسکا دعوی بے ثبوت ہرگز کسی دانا کے روبرو سرسبز نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ ذلت وخواری اوسکو اس ادعاے فضول سے ہوا کریگی اور خود اوسکے کردار سے اوسکا ناقص دعوی قرار پایا کریگا اگر میرا یہ بیان قابل قبول نہو اس مجمع علماے اکابر سے کوئی شخص اپنی دلائل سے آگاہ فرماکے فضول گوئی سے مجھے بالضرور روک دے اور اگر میری انہی سے متفق ہو تو مجھے اپنا شکرگزار بنالے مجھے بیہودہ تعریف کرنا اور اپنی ہی تعریف کرانا کسی طرح منظور نہین ہی اور ہر عقیل کو یہ بات ناپسند ہی۔

(ف※ باتفاق جلسہ) ہرگز لائق اعتراض آپ کا بیان نہین مگر گستاخی معاف مین یا ماہر علم اخلاق اوسی وقت تصدیق آپ کے بیان کی کرسکتا جب آپ تفصیل بھی چارون فضائل کی ارشاد کرین۔

(ح) مین آپ کی اس جرح کا لوہا مان گیا واقعی آپکا کہنا بہت مناسب ہے کہ جبتک دعوے کے دلائل نہ ہون بے سود دعوی ہوگا کیون نہ ہو کس علامہ نے انکو تعلیم دی ہی جو اس جلسے کا بانی و باعث ہی۔ شکریہ۔ شکریہ قبول کیجیے۔

(ف) یہ آپ کی مردم شناسی ہی جسکا مین نہایت ادب سے شکر کرتا ہون۔

(ح) لیجیے اب مطلب کی بات سنیے۔

حکمت

دانائی یا راست کرداری۔ یہ ایسا ذومعنی لفظ ہی کہ جسکے لیے علماے لغت نے

※ کتاب ہذا مین ف سے مراد حفیظ النفوس ہی اور یہ وہ صاحب ہین جنکا اور جنکے بھائیون کا نام شروع کتاب ہذا مین آچکا ہی ۱۲ عزیز

ونیک لوگون کا ہی اور اسیوجہ سے خداوند تعالی نے اسکی نسبت لَاۤ اُقْسِمُ
بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ارشاد فرمایا ہی۔

سوم نفس مطمئنہ۔ وہ یہہ ہی کہ صفاتِ ذمیمہ سے صاف ہوکر اخلاقِ حمیدہ
اور صفاتِ پسندیدہ اور آداب برگزین سے موصوف ہو اور قربت محاسن و
فضائل کے اس مرتبہ ہو کہ طمانیت ہو جاوے اور وہ اطمینان و یکسوئی تمام وساوس
و خدشات ذلیلہ و قبیحہ پر غالب و مسلط ہو جاوے اور اسی کے لیے خداوند تعالی
وتبارک نے اپنے قرآن پاک مین يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْۤ
اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فرمایا ہی۔

محاسن

حکما نے کہا ہی کہ جب ان فضائل ربعہ سے ایک دوسرے کو فائدہ نہ پہنچے
تو اہلِ فضیلت کی ہرگز تعریف نہ ہو گی کیونکہ اگر بڑے خرچ کرنیوالے کے ہاتھ سے
دوسرے کو کچھہ نفع نہو تبتک اوسکو سخی نہین کہتے ہین اور اسیطرح غصہ ور بھی
شجاع نہین کہا جاتا البتہ غیور یعنی غیرت والا ضرور کہینگے اور جبکہ دوسرے پر اثر
پہنچیگا تو اوس سے امید و بیم کی کیفیت ظاہر ہو گی اور اوسکی بھلائی یا برائی ضرور
تاثیر کریگی۔ یہ امر بھی پوشیدہ نہین ہی کہ بالفرض کوئی شخص کسی بات مین کامل ہو
مگر جبتک امید فائدہ اور ڈر کسی مضرت کا اس سے کسی کو نہو گا کسی پر اسکی تعریف
وثناخوانی واجب نہ ہو گی اور جب امید و بیم کی حالت ہو تو بہ طمع نفع و بیم ضرر کے
ہر ایک شخص اس صاحب فضیلت کا ذکر (اگرچہ خوشامد ہی کیون نہو) کرنا ضرور سمجھا جاویگا

اور یہہ معنی پیدا کرتا ہون کہ خواہش نفسانی نفس ناطقہ کی اسقدر تابع رہے کہ اوسکا
تصرف باحسن وجوہ وتدابیر شایستہ ہو اور نفس ناطقہ ہوا وہوس اور ہر قسم کی خواہش سے
مخلصی پاکر آزاد ہو جاوے اور اوسکی آزادی ایسی ہو کہ نفس امارہ کو وہ بالکل ناچیز سمجھے

عفت — پس جس مین یہ قوت ہو وہ اہل عفت کہلاتا ہی اور اسکو پارسا و پرہیزگار خلق کہتے ہیں
اور مذکورۂ بالا قوتین بالاتفاق قوت ممیزہ کے حکم کو اس لیے مانین کہ حسب منشا قوت
ہر ایک متمنیات کے خلفشار وکشاکش مین نہ پڑے اور داد دہش کی علامات پیدا

عدالت — ہو جائین تو اوسکا نام عدالت یا دادگری ہی کہین عام یہ نسمجھین کہ ہر کچہری سے مراد ہی
جو پادشاہ عادل کی جانب سے مناسب مقامات پر مقرر ہوتی ہین بلکہ وہ مقام
استعمال عدالت وداد گری ہی (چیرز)۔

(ف) گستاخی معاف نفوس کا ذکر اکثر ہوا لہذا اگر تکلیف نہو تو حاضرین کو اسکی
تفصیل سنائی جاوے۔

(ح) بیشک ضروری امر ہی اوسکی تفصیل لیجیے سناتا ہون۔

مصطلحات مین نفس کی تین اقسام بیان ہوئی ہین اول امارہ یعنی سخت
حکم دینے والا طرف لذات وحظوظ فانیہ اور رذائلہ کے جو شرعاً وعرفاً محمود ہی
اور جسکے لیے إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ ہی۔

دوم لوامہ یہ نہایت عمدہ ہی کہ جسکے سبب سے جب کوئی گناہ سرزد ہو جاوے
تو نور قلبی کی ہدایت سے اپنے اوپر خود لعنت وملامت کیجاتی ہی اور یہ مسلک صالح

اوسکے اوس بیان کے آغاز و انجام اور اوسکے مفاد و مضار پر نظر رکھے اور یہ ممکن ہی
کہ جب انسان مین سرعت فہم ہی تو ہر قسم کے پہلو و جوانب پر تیزی سے اوس انسان کا
ذہن دوڑیگا اگر کثرت مکالمت یا طوالت سلسلۂ کلام کے سبب سے کوئی امر متکلم یا مقرر
بھول گیا تو سُننے والا اوسکو بتاویگا اور اگر اسکا خیال نہین تو وہ ہی حکیم کے
لڑکے کی مثال ٹھیک ہی۔

(ح) یہہ نہایت نادر امر ہی جسکو اپنے کمالِ ذہن اور عمدگی غور سے آپ نے
کم تصور کیا جسکے لیے مادّہ درکار ہی مین جبتک ذرا دم لون آپ حکیم کے لڑکے
کی کہانی سُنا دیجیے۔

(ف) وہ تو قصہ مشہور ہی کچھہ حاجت بیان نہین مگر خیر آپ کا فرمانا سر
اور آنکھون پر ہی اور وہ یہہ ہی کہ ایک حکیم صاحب نے اپنے ایک لائق ہونہار بیٹے کو
تمام رات دانائی اور عقل کی باتین سُنائین ہزارہا قسم کی عمدہ عمدہ نصائح لیکن
جسکو لڑکا رات بھر سُنتا رہا آخر کو باپ نے پوچھا کہ ای بابا تم کچھہ سمجھے اگر نہین
سمجھے تو مجھہ سے کہدو اوسنے جواب دیا کہ یا حضرت جسقدر آپ نے فرمایا وہ تو
مین نے بخوبی سُن لیا اسکی کیفیت میرے کانون سے پوچھہ لیجیے رہا یہ امر کہ
مین نے سمجھہ لیا یا نہین دوسری بات ہی اس باعث سے کہ مین نے سمجھنے کے
لیے خود کوشش نہین کی اور کس طرح کر سکتا تھا جبکہ میری توجہ عمدًا اوس طرف نہ تھی
مین تو ایک باریک بات کے اُدھیڑبُن مین رات بھر رہا مگر کچھہ او سجھا و عقل و فہم کا

بہ خوبی ضبط نہ کرسکے۔

پس جب ان انواع حکمت پہ جسکو عبور ہو تو ہر شخص کہہ سکیگا کہ حکمت سے واقف اور آگاہ ہوگیا۔

(ف) اجزاے حکمت تو سب آپ نے فرمایے مگر ضد حکمت اور اوسکے متعلقات اگر کچھہ ہون ارشاد نہ ہوے کیونکہ میری چھوٹی سمجھہ کے مطابق یہہ ہی کہ ہر چیز کی ضد ضرور ہوا کرتی ہی مثلاً اچھے کا برا اور شیرین کا کڑوا مخالف ہی۔ پس اگر حکمت کی ضد ہو تو اوس سے آگاہ ضرور فرمائیے۔

(ح) مجھے ضرور خیال تھا کہ آپ کی جووت ذہن ضرور اسطرف توجہ کریگی اور جو بیان یا اوسکے مراتب مجھہ سے فروگذاشت ہونگے اوسکو ضرور آپ ٹوکینگے مین آپکی تیزی فہم اور حسن حفظ کی تعریف کرتا ہون کہ آپ نے بیان طویل کے سلسلۂ کلام کو خوب ہی ضبط کیا ورنہ لوگ مبتدا و خبر تک کی پروا نہین کرتے ہین سلسلۂ مکالمت اور تفسیر و تعریف اجناس کی اضداد پر خیال رکھنا بہت دشوار ہی اور پھر برمحل نہایت حسن مکالمت سے اوس فروگذاشت پر آپکا آگاہ کرنا آپ کی کمال تہذیب و حسن ادب پر دلیل ہی۔

(ف) آپنے جو میری گستاخی پر توجہ نہ کی بلکہ میرا کہنا سنکر نظر انداز گستاخی کو کیا اوسکا شکرگزار ہون اور رہا یہ امر کہ مین نے سلسلۂ بیان یا اوسکے غوامض متعلقات پر خیال کیا یہ کچھہ نادر بات نہین بلکہ ہر انسان کے لیے لازمی امر یہہ ہی کہ جب کسی کا بیان سنے تو اوسکی جانب ہمہ تن گوش رہے اور قلب پذیرا بھی رکھے مگر ہاں ہی

(حاضرین جلسہ) ہمنے خلافِ ادب اعتراض کرنا سمجھا اور دوسرے ابھی شروع جلسہ ہی جمعہ جمعہ ابھی آٹھ دن بھی نہین ہوے موقع کے ساتھ ہم لوگ عرض کیا کرینگے۔

(ف) جبکہ آغاز لکچر مین مقرر نے فرما دیا کہ فروگذاشت پر مجھے ٹوک دینا تو میرا کہنا گستاخی نہین ہی۔

جہل ضد حکمت

(ح) اب اس بحث کو جانے دیجیے اور سُنیے۔ حضرات حکمت کی ضد جہل ہی اور اسکو اس طرح غور فرمائیے کہ جسکے فہم مین دیر کرکے بات آتی ہو یا غبی ذہن ہو یا کسی بات کے سمجھنے مین آسانی اور تیزی بجمعیت خاطر نہو یا جسکو مناظرے و مباحثے مین ترک فعل یا فعل کی حد مناسب کا خیال نہو یا بے تردد اور بے تکلف اون چیزونکو یاد نہ کرلیتا ہو جو کہ قوت حافظہ مین محفوظ ہوسکین یا اوسکا ایسا حافظہ خراب یا ناقص ہو جس سے معقولات و محسوسات کی صورتون کا ضبط نہو سکے تو اوسکی نسبت جماعت عقلا کہیگی کہ یہ شخص حکمت نہین جانتا بلکہ ضد حکمت کا مخزن و مجمع ہی ہان اگر وہ کسی باعث قوی کے سبب سے معذور ہو تو امر دیگر ہی (چیرز)

میرے نزدیک حکمت اور اوسکی ضد کا بیان موجز کے طور پر اچھا ہوگیا کیونکہ علامہ ہردلعزیز نے نہایت شرح و بسط سے عاقل آباد کے لکچر مین اسکی بابت بیان فرمایا تھا بلکہ مین نے جو کچھ بیان کیا اوسکی میرے نزدیک حاجت بھی نہ تھی اس سبب سے کہ امور و مقاصد اہم سب بیان ہوچکے تھے تھوڑا اجزو باقی تھا

ایسا ہوا کہ کسی طرح سلجھاؤ ممکن نہوا + نہوا باپ نے کہا کہ مجھ سے تمنے کیون پہلے
نہ کہہ دیا تاکہ مین سمجھا دیتا اور وہ کیا ایسا غامض معاملہ ورعقدہ لاحل تھا ذرا کہو مین
بھی تو سنون بیٹے نے نہایت اصرار سے کہا کہ مین رات بھر یہ سوچتا رہا کہ جب زمین
مین میخ ٹھوکی جاتی ہی تو اوسکی مٹی کہان جاتی اور کون لیجاتا اور اگر لیجاتا ہی تو کس طرح
حکیم نے نہایت افسوس سے کہا کہ اے نامعقول ایسے واہی خیال سے تو نے
میری اندرز معقول ونصائح دلپذیر پر توجہ نہ کی تمام رات میرا وقت ضائع کیا اگر مین
ایسے نکتے کسی گدھے کو سناتا تو گمان غالب ہی کہ وہ آدمی ہو جاتا اور کیسا آدمی
کہ تجھ سے ہر امر مین بڑھا چڑھا ہوتا افسوس تو نے تمام عمر ضائع کی - بس
ایسا ہی حال اوسکا ہی جو توجہ سلسلہ بیان پر نہ کرے - اور ظاہر ہی کہ جب متکلم کے
بیان پر سامع نے حوصلہ غور نہ کیا تو مقرر بیچارے کے سر پھیرانے اور دماغ سوزی
سے کیا فائدہ ہوا - مقرر کا وقت ضائع ہوا قوت دماغیہ و بیانیہ مین بھی کسقدر
ضعف آیا مگر سامع کو کچھہ اثر نہوا تو اسکا نتیجہ میرے فہم مین تو یہ ہی کہ ہرگز وہان سنجائے
یہ معاملات حکمت ہین کچھہ نہ اٹھایا تو دن خواہ سلکھان ملکھان پہلوانون کی کہانی
وکتھا نہین ہی کہ کہنے والا بکتا جاے اور سننے والا ذرا بھی خیال نہ کرے بلکہ
ہمنے دیکھا ہی کہ ان کہانیون سے نادر بات شجاعت وبہادری یا استقلال و صبر
کی لوگ اخذ کرتے ہین اور برمحل اوسکی مثال دیتے ہین نہ یہ کہ اتنے بڑے
سبجکٹ پر لکچر دیا جاے اور کسی کو اوسپر توجہ نہو -

حصہ سوم

حفیظ النفوس کے

جسمین بہادری و دلاوری کے مسائل ہین

بتحریک علامہ اور باتفاق حاضرین جلسہ کے یہ تجویز ہوا کہ بہادری و شجاعت کے بیان مین حفیظ النفوس اس وقت لکچر دین کیونکہ اس سبجکٹ کے مکالمات کو اونکے نام سے بہت کچھہ عایت اور نسبت ہی پس محمد عاقل نے موصوف الیہ سے کہا کہ توقف نہ کیجیے بیان شروع ہو۔

(ف) یہ آپ کیا فرماتے ہین مین یا میر مبلغ علم ہرگز اسکا عہدہ بر آ نہین ہو سکتا مہربانی سے معاف کیجیے کیا محمد شجاع یا اونکے بھائی سید دلیر موجود نہین ہین جو اس عنوان مین کچھہ بیان کرین اور اگر تسمیہ کی عایت ہی تو بہادر خان صاحب سے فرمائش کیجیے

(سید دلیر) میاں صاحبزادے تسمیہ کا کچھہ خیال کرنا نہین چاہیے کیا آپ نے یہ شعر نہین سُنا ؎ نہ ہر کہ مو تراشد قلندری داند ✤ نہ ہر کہ آئینہ سازد

که جسکی تکمیل مین نے کردی لہذا مین اس بیان کو ختم کرکے درخواست کرتا ہون کہ
منجملہ فضائل اربعہ کے فضیلت ثانیہ کا بیان کوئی اور صاحب فرمائین۔

اس بیان کے بعد نعرہای تحسین و آفرین بہت بلند ہوے اور کسی کی زبان
بجز واہ واہ و سبحان اللہ و بارک اللہ کے کوئی کلمہ نہ آتا تھا اور لکچر دینے والا نہایت
ادب و انکسار سے خاموش ہو رہتا تھا یا الفاظ سپاسگزاری اور ممنونی و احسانمندی
کے کہتا تھا۔

(ع) کیا اس قیل و قال سے آپ سب صاحب اپنا وقت ضایع اور رایگان کرینگے
کیا آپ کا مقصود یہ ہی کہ کچھہ دیر ایسی فضول مکالمت ہو اور جب رات زیادہ ہو جاے
تو کہا جاے کہ مجلس برخاست ہونا چاہیے کیونکہ غنودگی آرہی ہی سونے کا وقت
بھی آگیا اب کسی سے اچھی طرح بیٹھا نہین جاتا ہی پس مجبور ہو کر سب اپنے گھر چلے
جائین پردیسی مہمانون یا اور کام کاج والون کا مفت وقت جاتا ہی وہ لوگ زیادہ
دنون تک کیسے یہان قیام فرما سکتے ہین اور آپ لوگ قدر وقت کی نہین جانتے ہین
وقت ایک بڑی اڑنیوالی چڑیا ہی کہ جہان پنجرے سے باہر ہوئی پھر ہاتھ نہین آتی
پس جہان وقت گذرا پھر واپس نہین آسکتا ہی۔

وقت اڑنیوالی چڑیا ہی

(حاضرین جلسہ) آپ ہرگز یہ نفرمایئے ہم لوگ ابھی اکتاے نہین ہین اور
نہ کسل ہمکو ہی اور نہایت شوق سے اچھی بات پر کان لگاے ہوے ہین اگر ہفتون ایسا
بیان ہو تو بھی ہم نہ اٹھین۔

(بہادر خان) ہی فتح نصیب توپ اور گنتی کے پانچ جوان علی غول کے اور صرف
دو بھالہ بردار اور چار ہی سوار شاہ مردانی اور ایک بدہوا پٹھانون کے ڈونگر والے
اور جما سائیس اور حسینی خاص محلہ کا نائی اور جنگو کو لیکر پہونچ جاتے تھے اور
جنگی بجانے مین تو بڑا توقف ہوتا ہی جہان مین اور غول میر او پہنچا کہ قلعہ خالی ہو گیا ہی
یا تو پٹھا کر بھاگا خواہ زن و بچہ کی امن مانگی پھر تو پٹھانون کا رحم مشہور ہی چھوڑ دیا خانہ بند
اور پامالی سے لی تھانہ قائم کیا اور بندۂ درگاہ اکڑتے ہوے مونچھون پر تاؤ دیتے
ہوے سرکار کے مجرا گاہ مین مجرد م داخل ہین اب حضور یون سمجھتے ہین کہ ارے میان
بہادر خان سے کچھ نظر پڑتے ہین یا کہ دھوکا ہی نواب ہین الدولہ وزیر کہتے تھے کہ
حضور وہ کہان یہان ہین مہوی کے راجہ کی سرکوبی کو برسون گئے تھے ابھی
وہ یہان کیسے پہونچ سکتے و راجہ بڑا سورمان اور کلچلا سپاہی ہی اوس سے عہدہ برآ
ہونا ہر ایک کا کام نہین ہی جب بندگان عالی خود متوجہ ہونگے تو اوسکی عادت درست
ہو گی اور بہادر خان بیچارہ اکیلا دو چار جوان لے گیا وہ کیا کر سکتا ہی گڑھ مین نے فوج
مستعد کر رکھی ہی جسوقت خدانخواستہ خانصاحب کی کوئی خبر آئیے فوراً رنجیت سنگھ کو
روانہ کرونگا (یہ رنجیت سنگھ وزیر کے بہت منھ لگے تھے جنکا عروج منظور تھا) اسکا
سننا تھا کہ پٹھان بگڑ ہی تو گیا کہا کہ اجی نائب صاحب بندۂ درگاہ یہ موجود ہی رنجیت
کی ایسی ہستی جو فتح بہادر سنگھ مہوی کے راجہ کا مقابلہ کرے اور آپ کو کیا کہون
یہ تلوار کے کام ہم ہی لوگ جانتے ہین آپ فرمانون پر بیٹھے صاد بنایا کیجیے او حضور عالی نے

سکندری داند + کیا محمد شجاع اور دلیر نام رکھہ لینے سے دلاوری اور شجاعت
آسکتی ہی جس دلاوری کا یہان بیان ہی اوسکو تو ہم لوگون کے بیان سے
ذری بھی نسبت نہین ۔

(محمد شجاع) آپ نے میر دلیر صاحب عجب ہی فرمایا واللہ یہ شعر بہت ہی
برمحل پڑھا دنیا کی ایسیہی حال ہی کہ نام ایسے رکھتے ہین جس سے ذری لگاؤ نہین
ہوسکتا ملاحظہ کیجیے اوس بیچارے کوڑھی کو جسکا نام تن سکھہ رای کھا یا تمام عمر
دوکھارا ہی صاحب کی کس غم و غصہ مین کٹی یا اوس بنیے نین سکھہ کی کیا کیفیت
رہی جسکو آدمی درکنار پہاڑ بھی سوجھائی نہین دیتا تھا یا وہ شیخ صاحب لکھے
نہ پڑھے نام محمد فاضل یا وہ سارے زمانہ کا ظالم اور مردم آزار تعلقہ دار جسکا نام
عادل خان تھا خیر اوسکو بھی جانے دیجیے کیا جہان گنج کے اوس مغل کو آپ
سب صاحب بھول گئے کہ کیسا کمبخت بدعادت اور زشت خو اور خراب انداز تھا جسکا
بھی نام مرزا خلیق بیگ تھا لا حول و لا قوۃ ایسے تسمیہ پر مین کچھہ کہتا ہون +

(بہادر خانصاحب) یہ تو بتایئے میر شجاع صاحب تسمیے کی نسبت آپ نے
کیا فرمایا کیا کچھہ اثر اوسکا غیور انسان مین نہین ہوتا ہی بیشک ہوتا ہی بارہا تجربہ کیا
ایک ہم ہی کلی خود اچھے خاصے لوگ سے جوان موجود ہین ہمارے بوڑھے بال اور
گرے ہوئے ہی دانتون پر آپ نہ جائین جناب باون ہزاری کی عملداری مین اگر کسی
ٹھاکر قلعہ دار کے سیدھا کرنے کی کچھہ ضرورت ہوتی تو امام حسین کی قسم خان یعنی

بال سفید ہو گئے ہین کوئی کام اس وقت یہان آ لگے اور تلوار بھی اچھی ہو تو دیکھیے
کتنے ابھی سر اوڑا دون یہ کسکا جگر ہی کہ میرا چلتا ہاتھ پکڑ لے میری تقریر جاہلانہ
نہ سمجھو کیا میان حفیظ النفوس مین برعایت تسمیہ صفات پسندیدہ و سیرت برگزیدہ
موجود نہین ہین بیشک موجود ہین دیکھو تو اس لڑکے کا سن سال کھانے پینے
کے دن جوانی و والی کے چڑھاؤ کا زمانہ کھیلنے کودنے کا وقت۔ ابھی تو سیر گشت
کرنا چوک مین چکر لگانا ہر بات مین تنکنا غصہ کرنا لوگون پر اپنی عبرت اور دہشت کا سکہ
جما لینا نہ یہ کہ لمبا جبہ پہنے سبز عمامہ بہشتی پوشاک مولوی بنا گدی پر ڈٹا ہوا ہے یا یہ
اسکو چھپانا جانو امر ہی ابھی چھیڑنے کی دیر ہی پھر تمام منشی نولکشور صاحب سی آئی ای
یا منشی بہاری لال صاحب مطبع نور کے چھاپہ خانون کی کتابین پڑھ ڈالے گویا علم
دنیا کے کتب نامے اس پیٹ بھر زبان کے نیچے ہین مین نے اپنے کانون سے
قسم قرآن کی حضرت مولانا امام المحدثین سید محمد نذیر حسین صاحب دام فیضہ و علامۃ ابو الحسنات
مولوی عبد الحی مرحوم کو تعریف کرتے سنا ہی جسکا جی چاہے مین خرچ دینے کو موجود
ہون مولوی مرحوم کیسے دوڑ کے پوچھ آیے اور بھائی میان صاحب کی خدمت
مین حاضر ہونے کی نسبت مین نہین کہہ سکتا وہ بڑے پایہ کے عالم ہین
نہ معلوم کوئی بے ادبی ہو تو ویسا ہی سب کو ہو میان صاحبزادے اب توقف نکرو
ہم تو تمہاری سی عمر مین دشمن کا تن ایک سیفے کے وار مین بسمل کر دیتے تھے
اور پھر تو پر یسی مین نے دیکھا ہی کہ نام تو شمشیر خان مگر ایک تلوار چلانے تک

جان نثار کرنے کو ہم موجود ہین دیکھو راجہ صاحب موجود ہین ۔ بھائیو میرا یہ غضب کا
فقرہ نواب وزیر کو چھو گیا مگر شرم کے مارے کچھ نکہا اور بولا کہ واہ خان بہادر کارے
کردہ پس حضور والا نے نعمت خان کو حکم دیا کہ آؤ وہ سمجھا ہوا داروغہ تھا کشتیان
خلعت کی ساتھہ ہی لایا اور مجھے خلعت دینے کا اشارہ ہوا مین بگڑا کہ جبتک راجہ صاحب
خلعت سرفرازی کا نہ لیگا مین خلعت کی تلوار کمر سے نہ لگاؤنگا حضور عالی نے ارشاد کیا
کہ پٹھان کیون بگڑتا ہی بھائی نعمت خان جو یہ کہے وہ کرو اور نواب امین الدولہ
سانپ کیطرح پیچ کہاتا تھا جسکا کیا بیان کرون ۔ مین نے عرض کیا کہ جنابعالی [illegible]
کو مہاراجگی کا خطاب اور اوسکے بیٹے کو راجہ جنگ بہادر کا خلعت عنایت فرمایئے
یہ اور اوسکا خاندان تمام عمر غلامی کریگا اور اپنی فوج لیے ہوسے ہر معرکے پر حاضر رہیگا
اور جب یہ حال سب جواڑے سنینگے تو حضور کی قدر افزائی سنکر کوئی بغاوت نہ کرینگے اور
میرا کیا غلام جان نثار ہون صرف ایک تلوار چاہیئے باون ہزاری نے ویسا ہی کیا
جیسا مین کہتا گیا پس مین خلعت خانہ سے باہر آیا حضور کو تلوار نذر دکھائی کہ حسب قبول
ہوئی کچھ نچھاور (نثار) بھی کی اور نواب کے جلانے کے لیے کہا کہ بھائی
امین الدولہ تمہارا خان جاتا ہی آؤ مصافحہ کرتے جائین مسلمان کو خاصکر سپاہی کو بغض
نہ رکھنا چاہیئے اسکے بعد بندۂ درگاہ دو تلوارین کمر سے لگائے ہوسے پیش قبض
گھر سے ہوسے بہادرانہ چال سے اپنے جھونپڑے مین جا پہنچا راجہ بھی ساتھہ
جان نثاری کو موجود تھا تو بھائیو ہمنے بہادر خان فضول نام نہین رکھا نزلہ

کتاب ہی اس لیاقت سے کے ساتھ لکھی ہی کہ پھر ایسی کسی سے نہ بن سکے
ہزارہا قصے لوگون نے اسی مین سے نکالے اور چربہ اوتارا مگر نقل نقل ہی ہی
وہ بات کہان جو اصل مین ہی میر تقی خیال کی تالیف ہی مولوی محمد حسین صاحب کے
بڑے بھانجے نے کہ چشم بد دور ابھی بچہ ہی ہی اپنے ننھے ننھے ہاتھون مین
لیکر اپنے پیارے مُنہ سے مجھے مدت تک سُنائی خدا جھوٹ نہ بلوائے تو
مین اٹھارہ جلدین یہان سُن چکا ہون اور نہ معلوم کہ کس قدر اور رہین۔ بھائیو میرے
حافظے کو شاباش کہو کہ وہ اٹھارہون جلدین میری نوک زبان ہین کہو تو بسم اللہ
کرکے اول سے آخر تک سُنادون۔

(ع) جناب خانصاحب آپ کا فرمانا بہت مناسب اور درست ہی آپ کی
بہادری اور مردانہ کارنمائی کے جوہر کیا کم ہین کہ آپنے اپنے دلیر تجربہ اور جید الحافظہ
ہونیکا ذکر فرمایا آپ مین جو جوہر ہی وہ خداداد ہی آپکے ارشاد کی تعمیل یہ لڑکا

(ف) ابھی کرتا ہی اور جب موقع آپ پائین بستان خیال یا فسانہ آزاد سُنائین

(بہادر خانصاحب) اب اس سے بڑھکر کون موقع ہوگا اگر ارشاد ہو تو جمشید
خودپرست کا ہفتخوان سُنادون جناب مولانا صاحب واللہ اس وقت ہیکا لطف ہی
اور یہ لڑکے بچھیڑے ان باتون کو کیا سمجھینگے رات اور کون سی جمعرات پیرونکی
کرامات اور دوسرے شب برات اور سب سے بڑھکر چاندنی رات اور اس وقت کا
ہجوم جیسے کسی ارمان والے دولھا کی برات پھر جب بھی آپ ہفتخوان نہ سنینگے تو کیا

مکھی بھی نہ مرے اب پیاس شروع ہی جنگو سقے کی مشکین سب شکم شریف مین داخل
ہوتی چلی جاتی ہین محلہ بھر کا پانی بند نمونہ کربلا سا منے بھائی کربلا کیون نہو ایک
بیچارہ بھشتی اور نوابی کا زمانہ سب لوگ تلوار میان سے باہر رکھنے والے جہان نہ جائیے
مارا جائیے یون تو سقے بہت مگر جہنمی پورے ہین ایک ڈول مشک مین ڈالا اور
مشک پھولا دی سب بھیجیے ایک گنڈا سہی ہان جنگو ایسی بے ایمانی کبھی نہین کرتا ہی
دیکھو یہ نامعقول حسینی ہم درما ہہ تو معقول وین مگر وہ ایسا دوزخی کہ دروازے
کی مسجد مین دو ڈول جسکو ڈالنا ناگوار وہ تو مرد انعلیخان بہادر کے کانون کا رہنے والا ہی
اور مرد انعلیخان بہادر نواب صاحب کے داماد۔ خیر نوابی کے داستان اور
بہادرون کے رزمنامے کہانتک سنو گے ارے بھائی لکھنو کی پیپرمل کے دوکانے سے جیر
اور قلم دوات لیکر بیٹھو اور ذرا توے کا حقہ بھرا دو پھر تہ دلی سے سنتے جاؤ اور لکھتے جاؤ
بُستان خیال اور فسانۂ آزاد دوسرا اپنا لو بیٹا فسانۂ آزاد بہت عمدہ کتاب ہی محلات کے
محاورے مین جناب پنڈت رتن ناتھ نازک خیال سرشار صہبائی لیاقت سے
لکھی ہی جسکی کُل جلدین میرا بہادر بیٹا دلاور خان بہادر صمدن کے بڑے مولوی صاحب
کے یہان سے مانگ لایا تھا اور خدا اوسکو جان و مال سے خوش رکھے اوسکے
بچے سب تندرست رہین اوسنے مجھے بالکل سنائی تھی لفظ بلفظ یاد ہی اگر آپکو
ضرورت ہو تو منشی نولکشور صاحب کے یہان سے منگا دون یا کہو مولوی صاحب کے
یہان سے ابھی ابھی منگا دیے دیتا ہون رہا بُستانِ خیال کا معاملہ یہ تو بڑا ہی

ٹھا کر کو دے آ اور کہہ کہ آج ہی شام کو ہتھیار چلیگا پیر بخش نے جا کر کہا تو اٹھا کر ساتون
ہتھیار لگا لیے ایک بڑے گھوڑے پر سوار جوانمردی کے نشے مین چور ہوا
بنا ہوا مسجد کے دروازے پر آ موجود ہوا اور کہا کہ چھتری بس ایسے ہوتے ہین آیئے
خانصاحب وقت اندر بیٹھنے کا نہین رہا میان مجھے اوس وقت نماز عصر کا پڑھنا دوبھر
ہو گیا جھٹ پٹ نماز پڑھی اور اسیطرح ہاتھہ مین سیف لیے جا کر للکارا اب لوگ متحیر
کہ انکے پاس نہ ڈھال نہ بکتر نہ خود اور راجپوت ساتون ہتھیار لگائے کھڑا ہی اور
پھر دیو کیسا بچا سب نے مجھے سمجھایا کہ جانے دو کیا فائدہ لڑائی مول لینا
نہ چاہیے مین نے کہا کہ اب اسّی کا ہو چکا سو سوا سو برس اور زندگی ہوگی زیادہ عمر
ہونے کی اب امید نہین آج موے کل دوجا دن اب تھوڑی زندگی مین صلاح کرنا
بھلمنسی اور بہادری سے بعید ہی خدا جانتا ہی کہ انجانون کے سامنے کہتا ہون
الا اللہ کہکر جو بایان دیا تو شانے سے پسلیون تک صفایا نہ بکتر نہ خود نہ ساتون
ہتھیار خدا جانے کیا ہو گیے حضرت کے نانا صاحب نماز کے وظیفے کو چھوڑ کے
دوڑے اور کہا کہ چچا جانے بھی دو بھائی خون کا دریا بہا اوٹھا خون روکے
روکتا نہین تھا نہ معلوم کہ نہر جاری ہو گئی کیا کرون اونکا کہنا سر اور آنکھون پر تھا چھوڑ دیا
ہتھیار چھین لیے غلامی خط لکھا لیا ورنہ جان سے مار ڈالتا اوسکی بڑھوتی پر رحم کیا
بلکہ اپنے مالک اور سردار قوم کا کہنا مانا جسکے نام سے ہم بکتے ہین اور اونکا فرمانا کہ
جناب چچا صاحب جان علیہ الغفران الی تعاقب البوادی والملوان جانے دیجیے ختم دیا

کسی معرکے اور شبخون کے وقت - اور اوس وقت جناب کسکو فرصت ہوئی ہی
یہ مار وہ گرا وہ کاٹ وہ دیمارا وہ پیش قبض شکم شریف مین داخل کر دیا وہ تلوار رسید
کی اسیکا مزا ہوتا ہی اور بندے کو جب موقع ہوا تو اسی مین اپنی عمر عزیز کو صرف کیا
اس کھٹا پھٹ (بندوق) ٹوپی اور توڑہ دار کا مجھے مرض کبھی نہین ہوا ایک ہاتھہ مین
جو رنگ کیا اسپنے بڑے پردادا کی قسم جو وہ رنگ کرہی تو دیوے قسم ہی بڑے پیر کی
کہ صدر جہان شہید کے عُرس مین جسکو کچھہ بہت عرصہ نہین گذرا شاید دو برس ادھر
یا تین برس اودھر بہتر برس کا زمانہ ہوا ہوگا وہ کیفیت ابھی نظرون کے سامنے ہی
جانو کل ہی نمونہ محشر ہوا تھا آپ کے نانا صاحب نے تو رفع دفع ہی کرا دیا تھا
جب بھی میرے اس فراسے سیفے نے کام کیا تھا خدا خوب جانتا ہی تمام تالاب لگا رنگ
ہو گیا تھا اور بات بھی کچھہ نتھی صرف پیربخشا نائی سے امان سنگھہ نے یہی کہا تھا
کہ ارے نائی کسپر پھولا ہی اب بدلے خلیفہ نہین رہے جو رات دن جھگڑا تمھارے
یہان بنا رہتا تھا اب ذرا بھی تمنے سر اوٹھایا تو خوب جانو کہ بھٹا سا سر ندارد ہو گیا
خلیفہ کی مروت تھی اب ذرا ہوش مین رہو پیربخشا نے میرا نام لے دیا کہ خان بہادر تو
ہمارے سر پر موجود ہین خلیفہ چل بسے جانے دو ٹھاکر نے جواب دیا کہ خان کو
کبھی ٹھاکرون سے پالا نہین پڑا ہی جو لاہے نائی تیلی تمولی رہا یا پر جا کو آنکھین
دکھانا اور چیز ہی اور ٹھاکرون سے تلوار کرنا ذرا گردے کا کام ہی مین نے جیسی ہی
سُنا ویسی ہی بدن مین آگ سی لگ گئی اور نائی سے مین نے کہا کہ ابے جا تو جیو تی

امین الدولہ سا بیدار مغز مدار المہام اور آپ سے ضرور بل کرتا ہوگا ذرا آپ تو سے لیتے
تو کان پکڑوا کے نکالتا۔ پس حضرت نواب صاحب نے کہا کہ آج بہادر خاں صاحب انصاف
آپ کی مرزا صاحب سے پکڑ ہو جاتی تو مناسب ہی ورنہ دہلی میں جا کر اس بہادر کا
نام بد کریگا کہ ذرا سے مغل کو کوئی جواب نہ دیسکا میں نے عرض کیا کہ بھائی [illegible]
اب مجھے نہ چھیڑو امان سنگھ کے معرکے کے بعد سے میں نے سید صاحب
کے فرمانے سے سب ہتھیار کھول دیے ہاں سرکار کار و سیاہ و دشمن آجائے
تو وہی ہتھیار اور ہتھیار کیا یعنی اپنا سیفا اور خان بہادر میدان کرنیکو مستعد ہے
یہ کہنا پورا نہوا تھا کہ مغل بگڑ ہی گیا اور تلوار میان سے سوت لی میں نے
حسینی کو گھر دوڑایا وہ جب تک سیفا لائے تب تک میں اوسکو لپیٹ ہی تو گیا
اور پھر میری طاقت کا جوش میں نہ سنبھل سکا اور نہ مرزا صاحب ٹھہر سکے دو دن
زمین پر آرہے اب میں کوئی نہیں چھوڑتا ہی بالآخر نواب نے رفع دفع کرادی
اور مغل جبتک جیا میرے نام پر ہمیشہ کان ہی پکڑتا رہا۔

(راوی) کیا کہنا آپ کی بہادری کا خود گرے اوسکو کس لوٹ پھیر سے بیان کیا

(خان بہادر) پس میرے معرکے تو ایسے ہی ہمیشہ ہوا کیے اور اب
وہ چرچا ہی نہیں رہا نہیں تو اب خان بہادر کیا کچھہ بند رہتے ہرگز نہیں۔

(محمد شجاع) حضرت مولانا آپ کے خان بہادر کی الف لیلہ تمام عمر ختم نہو گی
اور مفت ہمارا وقت ضائع جاتا ہی مہربانی اور کرم بخشی فرما کے ذرا لکچر دینے کا

پھر کیسے سیفا آگے بڑھتا حضرت جیسے یہہ کلمہ مین نے سُناوں مین گذرا کہ آرے
خان بہادر تو سارے زمانے مین جوانمرد اور سورمان مشہور ہی اور سید سفارش
کرتا ہی پس یقین مانیے کہ جہان سیفا تھا وہین رہ گیا اور پھر دل مین جوش آیا تو فوراً
اوسکی مرہم پٹی کی اور جب عرس سے فراغت پائی تو پہلوانی کی پگڑی اجیوت کے
سر پر مین نے باندھ ہی تو دی پھر یہ کیا کم کار نمایان تھا او سُنیے میر علیخان بہادر کا
معرکہ اس سے بڑھا ہوا تھا وہ تو کل ہی کی بات ہی جسکو پورے پچاس برس نہین ہوئے
دو تین مہینے کی کسر ہو گی یا شاید ایک یا دو روز چڑھ گئے ہون ۔ یہ صاحب مغل تھے
اور کیسے فیل نشین ماہی مراتب والے بات بات پر تلوار میان سے باہر کرتے اور یہی
کہا کرتے تھے کہ نام کے بہادر سب ہوتے یا جسکو سرکار بنا دے مگر تلوار کی
آنچ بڑی ہوتی ہی پہلے مجھہ سے لو اوسکی بابت کوئی بات کرے تب جانون کہ وہ
بہادر ہی ۔ امین الدولہ کا حال آپ سب جانتے ہین ابھی کل ہی کی بات ہی شاید عرصہ
اسّی نوّے ۹۰ برس کا ہوا ہو یا کچھ کم و زیادہ مجھہ سے زیادہ بل مانتا تھا اور اوسکی تو
صرف یہی تھی کہ باون ہزاری مجھے خان بابا کہا کرتے تھے اور جب اینجانب دربار
کو تشریف لیجاتے تو مجھے مسند سے اوٹھہ کر لیجاتے پاس بٹھاتے نہایت
لطف اور شگفتگی سے کلمہ کلمات بیان کرتے تھے ۔

(راوی) ضرور آپ اور باون ہزاری کا بول چال نہایت تعظیم سے ہو گا یہہ فرمایئے
کہ بناسپے چلاتے ہونگے ہنسی مذاق ہوتا ہو گا لطف و رونق مجلس آپکے بنا لیا ہو گا

کبرِ نفس

جبتک اجناس شجاعت پر عبور اور قابو نہو اور اوسکے مقابل و ضد کی انواع کا بھی
توزین و تخمین نہ کرلے اور یہ ذرا تامل کے ساتھہ مین کہہ سکتا ہون کہ مشکل نہین ہی
محض ذہن بلیغ اور رای صایب ہونا درکار ہی اس وجہ سے کہ کبر نفس کا عمدہ خزانہ
جسوقت انسان کو مل جاتا ہی تو نفس انسانی اشیاء مکروہ و ناگوار کی جانب ملتفت
نہین ہوتا بلکہ امور کی سختی و نرمی کی طرف اوسکی مقتدر توجہ ہوا کرتی ہی خوشامد
یا بدگوئی اور تموّل و تنگدستی سے غمگین اور خوش کبھی نہین ہوتا ہی بلکہ انقلاب حالات
اور گردش زمانہ سے ذرا بھی اسکے دماغ و حواس مین انتشار و اختلال ممکن نہین ہوتا
لفظ کبر کی عموماً غرور و نخوت سے فی زمانا تعبیر کی جاتی ہی یہ محض غلطی ہی کہ کبر نفس کو
تکبر و غرور کے ساتھہ شامل کرے کیونکہ یہ کبر نفس ایسی شریف قوت ہی کہ سوای عالی ہمت
طبائع کے اوسپر کسیکو دسترس نہین ہوتا اسی لحاظ سے سید عبد العزیز رضوی الصمدنی
نے علم اخلاق کے ایک عربی رسالے مین توضیح لکھا ہی جسکا ملخص ترجمہ میری زبان
مین یہ ہی کہ اگرچہ ریاستبازون کے دماغ سے جاہ و حشم کی محبت نکل جاتی مگر غنا و
کبر نفس کا مزہ و لذت بغیر اسکے نہین ملتا جسکے نزدیک تملق و ہجو برابر نہین ہی (جیزر)

دلیری

کیونکہ قوت استحکام نفس انسانی (نجدت) یعنی شجاعت دلیری کی ہرگز پیدا
ہو نہین سکتی جبتک ایسی ثابت قدمی مستقلہ انسان مین نہو جس سے مشکل سے مشکل اور
سخت سے زیادہ سخت بلا اور آفت ناگہانی کا سامنا ہو جاوے
مگر ممکن کیا کہ خوف و خطر ہو اور وہ محض اوس قوت کیوجہ سے بیخوف رہے اور اوس سے

بندوبست کیجیے تمام جلسہ درہم وبرہم ہورہا ہی گو کہ آپ کے رعب سے بدانتظامی نہین ہی مگر بیدلی اور سستی تو ضرور ہی۔

(ع) بہت خوب ابھی لکچر ہوتا ہی مگر خانصاحب کی دلشکنی منظور نہین ہی اچھا حفیظ النفوس بیان کرو۔

(ف) مجھے تعریف بہادری یا مردانگی کی کہ جو ہم معنی شجاعت کے ہی بیان کرنا کوئی ضروری امر نہین ہی بلکہ اسکا مکرر بیان کرنا فضول جانتا ہون جبکہ میرے لائق بھائی حکیم عالم نے بضمن فضائل اربعہ نہایت تفصیل اور فصاحت سے ارشاد کیا ہی مگر اس قدر زیادہ کہنے مین بھی کوئی مضائقہ نہین ہی کہ شجاعت بضم غلط ہی اور فتحے کے ساتھہ علماء لغت نے صحیح تجویز کر کے لکھا ہی کہ شجاعت ایک قوت ایسی ہی کہ جو جُبن یعنی بزدلی اور تہوّر یعنی کثرت قوت غضبی کے درمیان مین اوسکا متوسط درجہ ہی بس اوسکی میرے نزدیک اسطرح تفسیر کرنا بیجا نہوگا کہ شجاعت انسان مین ایک ایسا مادہ مُہذّب ہی جسکو ہم نہ جُبن کہہ سکتے ہین کہ جو عین نامردی اور بزدلی ہی اور نہ تہوّر ہی کہ کثرت غصہ وغضب سے بلا مآل اندیشی معرض ہلاکت اور خطر مین اپنی جان ڈالے بلکہ اسقدر پیش بینی بھی نہ کرے کہ مخالف وعدو کو احتمال بزدلی ومغلوبی کا ہو اور نہ اتنا اظہار مردانگی کرے کہ اپنی اور اپنے متوسلین کی جان کو ضائع کرے بلکہ اوسکے بین بین اپنا انداز رکھے اور اوسکے اوسط درجے کا ہر وقت لحاظ وپاس کرے مگر اندازہ اوسکے وسط کا ہرگز انسان نہین کرسکتا ہی

تعریف شجاعت

اپنے اعضا و جوارح کو امور پسندیدہ اور مقاصد حمیدہ کے اکتساب مین وقف
نہ کر دے اور اونکا استعمال ہر وقت انھین مہمات مین کرتا رہے جسکا مفصل بیان
عاقل آباد کے لکچر مین کیا گیا ہی اور ہرگز تحمل کو مرتبۂ اعلی نہین ملتا ہی جبتک تواضع

تواضع

اور تواضع اس مرتبہ پر پہونچ جاے کہ اپنے آپ کو انسان کبھی کسی سے بڑھکر نہ سمجھے
گوکہ وہ جاہ و منصب و احتشام دینی و دنیوی مین بہت بڑھا ہوا ہو اور تواضع اوس مین ہوتی
ہی جس مین حمیت ہو کیونکہ بدون حمیت کے ملت یا حرمت کا حفظ نہین ہو سکتا

حمیّت

اور اگر اوسکی وہ ابھی حفاظت و لازمی نگہداشت مین سستی ہوئی تو با حمیت شخص
اوسکو نہین کہتے ہین اور ان سب فضائل محمودہ کی آبرو نرم دلی اور رافت قلبی سے

نرم دلی

انسان کے ہوتی ہی کیونکہ رافت قلب ایک ایسا جوہر لطیف ہی کہ جسکے سبب سے
بلا کسی اضطراب کے اپنے ہم جنس کی پریشانی اور بربادی انسان نہین دیکھہ سکتا
بلکہ صد مرتبہ متاثر ہوتا ہی اور یہ خاصہ شفقت و مہربانی اور انسانی ہمدردی اور
اہلیت و فتوت کا ہی۔

(م ؔ) ای جان برادر جس قدر اجناس شجاعت بیان کی گئی ہین وہ بہت
توضیح کے ساتھہ آپ نے کہے جیسا اس زمانہ والون کی سمجھہ کے لیے درکار ہی
مگر اسکے ساتھہ اس امر کے کہنے سے بھی بندہ باز نہ رہیگا کہ اس عمدہ فضیلت
(شجاعت) کا ضد کون ہی جسکو آپ نے بیان نہ کیا۔

(م ؔ) سے مراد مولوی حمید الاطوار ہی جسکا اسی اشارہ سے ذکر اس کتاب مین ہی ۱۲

بعید الامکان سمجھا جاے کہ وقوع کسی حرکت بیجا یا صدور کسی امر نا ملائم کا ہو جو
علو ہمت سے کہ علو ہمت کو اس سے بہت لگاو ہی اور وہ ایسی گرانبہا دولت ہی جسکے حاصل
ہونے سے انسان کمالات اور اشیاء نفیس کی طلب کرنیکے منافع و مضار کی طرف
نگاہ نہ کرے اور اوسکے ملنے سے خوش اور نہ ملنے سے اُداس نہوگا اور کمال
درجہ اسکا یہ ہی کہ موت سے بھی اوسکو دہشت نہو جب انسان مین کبر نفس اور دلیری
ثبات اور عالی ہمتی ہو تو ثابت قدمی یا ثبات کا بھی ہونا ضروری اور لابدی ہی اسلیے
کہ بغیر اوسکے رنج و سختیونکا تحمل نہین ہو سکتا اور جب ثبات ہوگا تو بیشک رنج و
شدت کے عارض ہونے سے شکستگی نہوگی اور ثبات کو رونق و جلا نہین ہی
حلم جبتک بردباری (حلم) آدمی مین نہو اور وہ یہہ ہی کہ نفس کو اس قدر اطمینان ہو
کہ غصے کی بہ آسانی تحریک نہ ہو سکے یہان تک کہ اوسکے مکروہ طبیعت کوئی
واقعہ ہو جاے جب بھی وہ بیصبری سے کچھہ شور و فریاد مچانا درکنار تیور پر بل بھی
سکون نہ لاے اور حلم کو اوس وقت زینت ہوتی ہی جبتک پورا سکون نہو اور وہ ایسا ہو
کہ کسی معارضہ یا مخاصمہ (جو حرمت و ناموس و بہبود قوم کے لیے ہو) مین خفت و
سبکی نہ کرے جسکو علما نے عدم طیش سے تعبیر کیا ہی اور شجاعت یا سکون کو
شہامت کمال نہین ہوتا ہی جبتک کہ انسان مین شہامت نہو جسکی وجہ سے انسان ناموری کے
بڑے بڑے کام کرتا اور بجز توقع نیکنامی کے کسی اجر کا مترصد نہین ہوتا ہی اور
تحمل اوسکے لیے تحمل کا ہونا بھی ضروری شی ہی اور وہ حاصل نہین ہوتا ہی جبتک آدمی

(ف) آپ بھی مجھ سے اعتراض کرنے لگے کیا میرا سن و سال آپ سے کم ہے

(ر) کچھ سن و سال پر حصر نہین بزرگی بعقلست نہ بسال کا فقرہ آپ نے سعدی کی گلستان مین دیکھا ہی ہوگا۔

(ف) آپ اپنی خود ہی تعریف کرنے لگے۔

(ر) مین نے کیا تعریف کی آپ نے سن و سال پر عقل و حکمت کا حصر کیا تھا اور مین نے قدما کی کتب مین جو دیکھا تھا وہ عرض کیا۔

(ع) اب اس بیجا ضد کرنے مین کیون اپنا وقت خراب کر رہے ہو اگر سن و سال پر بحث ہی تو تمکو چاہیے کہ تحمل کر کے چپ ہو جاؤ تاکہ سن و سال کا اثر ہو جاے نہ یہ کہ کم عمر سے بحث کرو بلکہ چھوٹون کو چاہیے کہ سگ باش برادر خرد مباش پر عمل کرین۔ (حاضرین جلسہ) نعرہای خوشی۔ واہ واہ سبحان اللہ و بارک اللہ کیا عمدہ قول فیصل کیا بڑون اور چھوٹون کو راضی کر دیا۔

(راوی) غرض صغیر و کبیر اعتدال کا لحاظ کرین چھوٹا تعظیم اپنے بڑے کی کرے بڑا اوسکے فروعی امور کو نظر انداز کرتا جاے اور اوسکو پیار اور نظیر نمائشی محبت نہ سچی رافت اور دلی عطوفت سے محروم نہ رکھے اگر اسکا اعتدال مد نظر نہ رہا تو چھوٹے بڑے کا روزمرہ خراب برتاو رہیگا کوئی کسیکو نہ مانیگا۔

(ف) لیجیے سنیے۔

شجاعت کے مخالف بزدلی یا نامردی ہی جسکو استعمال شجاعت مین

(ف) بیشک آپ صحیح فرماتے ہین مجھہ سے ضد کا بیان متروک ہوگیا ہی مگر آپ یہ غور تو کرین کہ ابھی لکچر ختم نہین ہوا اور ضد کے وہی امور ہین جسکو جناب شجاعت کے بالعکس تعلق ہو۔

(م) یہ تو آپ نے صحیح کہا مگر عام شخص جب ہی سمجھینگے اور اونکی عقل مین آجائیگا جبکہ تفصیل سُنائی جائے اور یہ تو کلیہ امر ہی کہ جو جاہل ہی وہ حکیم نہین ہوسکتا پھر کیون تعریف حکمت کا کئی روز ذکر ہوا۔

(ف) آپ برا نہ مانین مین طوالت کے خیال سے عرض نہ کرسکا۔

(م) دیکھو یہ الفاظ اپنے واپس لو وہ لکچر ہی کیا ہی جس مین شرح و بسط امر زیر بحث کا ذکر نہ کیا جائے کیا ضرورت تھی کہ جو حکیم الادب نے اس جلسے کو قائم کرایا سب کو سمجھا دیا جاتا کہ جو بدخو ہی وہ خلیق نہین کہا جاسکتا ہی۔ لیجیے چھُٹّی ہوئی قصہ ختم ہوا۔

(ح) بیشک آپ صحیح فرماتے ہین یہ حفیظ النفوس کا کہنا ایسا ہی ہی جیسے کوئی سادہ طبیعت و شاعرانہ خیال کا آدمی کہے کہ واہیات استعارہ و بلاغت سے کچھہ کام نہین نکلتا ہی قدرتی سامان کو زیادہ شاعری مین لانا چاہیے مثل (شعر)

چشمانِ تو زیر ابرو انند   دندانِ تو جملہ در دہانند

(ف) ای حضرت مجھی پر اب بوچھار بڑے بھائیون کی ہونے لگی کیا مین نے بیان کرنے سے گریز کیا تھا۔

(ر*) بوچھار کیا معنی نفس الامر کہا گیا انسانکو آغاز گفتگو سے ختم تقریر تک پس پیش جانا ہیے

* (ر) سے مراد رشید التہذیب ہی ۱۲

اور سزا بھی ملتی مگر کوتہ اندیش باز نہین آتے ہین مانا کہ نسبت مردون کے عورتونکو نرم دلی کا زیادہ حصہ ملا ہی مگر وہ اپنے نامعقول مردون کی تابعداری سے مجبور ہوکر اعانت اونکو اس جرم کبیرہ مین ضرور دیتی ہین ؛

خودکشی بزدلی ہی یعنے خودکشی بہادری نہین ہی

۷۔ یا جب کبھی کوئی ناگزیر سانحہ پیش آجاتا تو اپنی جان خود دیدیتے ہین حالانکہ وہ بزدلی ہی (بہادر خان) میان صاحبزادے یہ بزدلی نہین عین جوانمردی ہی کہ جب کسی پر ایسا معاملہ گذرے کہ جسکا وہ تدارک خود نہین کر سکتا تو جان ہی پر آپڑتی ہی تاکہ زمانے مین سب کہین کہ بڑا آبرودار تھا جسنے ذلت کے بعد صورت پھر نسکیو دکھلائی۔ بہادر تو ایک شخص تھا کہ جو زمانے مین نام کر گیا جسکا نام لیکر بہادری سیکھنی چاہیے۔ (سنو) کسی سرکاری کچہری مین عرصہ ہوا کہ ایک عامل بڑا ذی لیاقت تھا اوسکے بدمزاج حاکم نے اوسکی کچھ قدر نہ کی باوجودیکہ اوس سے ہر طرح کا کام نکلتا تھا ایک روز نہایت غصے مین سر دربار اوس سے کہا کہ او نالائق نامعقول تو کچھ کام نہین کرتا ہی تیری صورت مجھے دیکھنا منظور نہین ہی مثل مشہور ہی کہ زبردست مارے اور رونے نہ دے۔ وہ بیچارہ بولا کہ جناب عالی ذرا کام تو ملاحظہ کیجیے مین نے کون سی نالائقی کی ہی پارسال آپ ہی نے مجھے خلعت سے سرفراز فرمایا تھا جواب دیا کہ چپ رہ ورنہ جوتیان لگینگی قہر درویش بجان درویش ختم دربار کے بعد مکان پر اپنے بیچارہ آیا تو سب یارون نے سمجھایا کہ اوسنے صرف خراب کلمے تم سے کہے ہم سب ملکر چلو گالیان اوسکو دین مین ہی بولا کہ چار ٹکڑے کردون

کبر نفس اور غلو ہمت یا ثبات و بردباری و سکون اور شہامت اور تحمل و تواضع اور
حمیت و رافت قلبی کا کچھہ خیال نہین ہی وہ شجاع نہین ہی اور نہ اوسکو مادہ شجاعت
کے استعمال کا ہی یہ شجاعت نہین ہی کہ غرور یا غصہ کی حالت مین بلا غور و تامل
کسی پر حملہ کیا اور غالب سے مغلوب کیا اور پھر کچھہ بن نہ پڑا تو خود اپنی جان پر
کھیل گئے معاذ اللہ یہ تو حماقت کا کام ہی آج کل کے زمانے مین عالی ہمتی بالکل
کیمیا ہو رہی ہی اگر کسی کی لڑکیان زیادہ ہوئین تو وہ شخص آئندہ پرورش یا پرداخت
یا سامان شادی کے بہم سانی سے مجبور اور اپنی کمی عقل سے تنگ ہو جاتا اور بجز اون معصوم
بچون کے قتل کے کوئی مفر نہین دیکھتا ہی مخفی یا جیسے ہو سکا لڑکیون کو عند الولادت
یا جب موقع پاتا مار ڈالتا یا ایسی تکلیف دیتا ہی یا کسی اتفاقی بیماری مین دوا کی خبر لیتا جس سے
خود نوبت موت کی پہونچتی یا کبھی اوس نامرد کو ایسا خیال فاسد ہوتا کہ مین بڑا بہادر سارے
زمانے مین مشہور ہون بڑے حیف و ستم کی بات ہی کہ میرے دروازے پر برات
آوے اور کوئی میرا یا میرے لڑکے کا داماد بنے بہتر ہی کہ لڑکی نہ رکھی جاوے
حالانکہ مسلمان مذہب مین ایسی دختر کشی نہایت ناجائز ہی خود قرآن مجید مین
آیا ہی وَلَا تَقْتُلُوٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ الخ اور منوسمرتی مین بھی اسی کے
قریب قریب پرورش اولاد صغیر سال کے لیئے تاکید لکھی ہی اور پادشاہ وقت نے
اپنے قانون سلطنت مین بھی اسکی ممانعت کی جسکا ہر ہر دل پادداش عمل و سمجھا تا ہی جب
دختر کشی کی نوبت پہونچتی تمام عورتون کو عدالت مین جانا پڑتا جسپر اشتباہ قتل ہوتا ہی

غلط گفتم کاشف مخلقات و حلال منعقدات است اگر رویش ببینی بگوئی کہ ہمین عفریتیست نی حسن دیو زاد بلکہ عفریت مجنس ست و سن شریفش شاید از کرور گذشتہ باشد رہست شنیدہ ام کہ چند بار از آدم چار نظری گردید لاحول ہزار ہا او ادم دیدہ است فاما در نگاہ من بچہ شیر خوارہ بلکہ از انہم کمتر۔

(راوی) سبحان اللہ خانصاحب آپکے نوجوان خسر کا نام بہت چھوٹا اور ننھا ہی اور آپکی فارسی گوئی کا کیا کہنا۔ اہل زبان سکے بھی محاورے سے بڑھی ہوئی ہی۔

(خان بہادر) اہل زبان کیا چیز ہی۔ شیخ سعدیؒ خاقانیؒ نے سیکڑوں تحریرین میرے پاس بھیجین ہمیشہ کاٹ کر مین نے کھہ دین ہین اور نیے سر سے سب لکھہ دیا اب کون شاعر باقی ہی غالب کسکی بدولت سب پر غالب تھے پس سمجھہ جایئے زیادہ کیا کہون

(راوی) سبحان اللہ آپ اور آپہی کی بدولت جملہ اساتذہ پر غالب غالب تھا۔

(خان بہادر) بس بہادری تو ایسی ہی ہوتی ہی اور جو دامادی سے بہادر بنے انکو عار و ننگ ہی وہ بھی بیجا نہین ہی یہ کون معاملے کی بات ہی کہ یا تو ہم پالکی نالکی ترکی ہاتی الم علم لیکر ہزار رعنائی و بیرنائی شاہانہ تزک و احتشام سے کسی تیسمار خان سکے دروازے پر گیے اور اونکی تیسماری اپنے بہادرانہ برتاؤ سے پست کی اور اوسکی لڑکی بیاہ لایے اوس نامعقول کی لڑکی کا وہی خواص کہ کتنا ہی عمدہ گیہون کسی پیس کا بویے مگر جب جمے تو جو ہی جمے۔ وہ نجبتی اپنے باپ سکے گھر کی نجتا دہی یہان بھی لایے۔ دشش بر داشتم مادہ برآمد کا مقولہ ہوا پھر غیرت والا کیسے برداشت کریگا اوسکے

دختر کشی

اگر منہ پھیرون تو خان بہادر نہ کہنا غرضکہ ہم سب جوانون نے خوب سمجھایا مگر یارِ
رات کو کچھہ اوس ولاور کو بہادری نے ایسا حوصلہ دلایا کہ کسی وقت اپنی جان دیدے
اور کل حالات خودکشی لکھہ کر اپنے قلمدان مین رکھہ دیے پس جوانمرد تو ایسے ہوتے ہین

(دلیر) یہ جوانمردی نہین ہے نامردی ہے کہ مجبوری کی حالت مین احمقانہ جان دے
نوکر کو مناسب ہے کہ آقا کو ایسی گفتگو کا موقع نہ دے بلکہ اچھا برتاؤ رکھے ۔

(خان) مجھے تو میرے صاحبزادے کی والدہ شریفہ نے روکا ورنہ مین بھی
کچھہ کرتا ۔

(دلیر) معلوم ہوتا ہے کہ ممدوحہ نہایت ناتجربہ کار ہین ورنہ وہ ہرگز مانع نہوتین ۔
(خان) ہرگز نہین ۔ وہ تو گرگ باران دیدہ لذت گرم و سرد زمانہ چشیدہ بڑی
لائق و فہامہ ہین اگر میری یادداشت ہے تو وہ مجھہ سے کچھہ زیادہ بڑی نہین ہے
صرف مجھے گودی کھلایا ہے بڑی آزمودہ کار ہے ۔

(راوی) ایسی کم عمری مین ممدوحہ نے کہان تجربہ کامل پایا اور کسکے فیض سے
یہ سب کچھہ ملا ہے ۔

(خان) کیا اونکے والد ماجد کچھہ کم لیاقت دار تھے جو اونکی وہ کفش برداری فرماتین
(محمد شجاع) حضرت انکے والد ماجد کا کیا نام تھا اونکا بھی تجربہ بہت بڑا ہوگا ۔
(خان بہادر) تھا کیا معنی بفضلہ در قید حیات و نوح افروز ندو ہموارہ دستِ شفقت
بر سر من صغیر السن پدرانہ میمالند و نام آنجناب مولوی کاشف مخلوقات ہست ای توبہ

کیا اچھی
فارسی ہے

(خان بہادر) سب لیجیے جناب مولانا صاحب (اشارہ طرف علامہ کے) اس نوعمر صاحبزادے نے خان بہادر کو اپنی زبان کی شمشیر بُرّان کا لوہا منوا دیا واللہ کیا مناسب تقریر سے سبکو معقول کیا جسکا جواب نہین۔

اثر تعلیم و تہذیب جدید

(ح) جناب خانصاحب سب کے لفظ سے کسی بھلے مانس کو مستثنیٰ بھی کیجئیگا یا کہ ایک ہی لاٹھی سے سبکو ہانک دیا سمجھدار تو ہمیشہ سے ایسی مکروہ رسم و ناجائز طریقے پر لعنت بھیجا کیے ہین البتہ پُرانی طبیعت کے لوگ ضرور ایسی قبیح و ناگوار رسم کے پابند تھے اور رہین جنکی اب سرکاری قوانین سے خبر بھی لی گئی اور نطبا آہ رواج بھی کم ہوتا جاتا ہی اور غالباً تھوڑی مدت مین ممانعت دختر کشی کے قانون کی ضرورت بھی نہ رہے اول سرکاری تنبیہ کا خوف دوم مذہبی تعلیم کا اثر ہوتا جاتا ہی سوم نئی تہذیب نے اپنا اثر بھی پیدا کر لیا اب آیندہ نسلین اس مذموم طر کا نام بھی نہ سُنینگی اور خداترسی سے کام لینگی۔

دروازے پر برات آے کوئی نامعقول دولھا بنکر بیٹھے یہ تو حضرت حسینؓ ذرا بھی
بانی جوانمردی کا ہوگا وہ کبھی ایسا پسند نہ کریگا چاہے ملا لوگ تمام قرآن اور تمام کتب خانہ
بڑے مولویصاحب کا لوٹ ڈالین خدائی ہی کہ وہ اپنے پتھر کو اپنی چھاتی کے لیے
گوارا کرے ہرگز ہرگز اوسکو قبول و منظور نہوگا۔

دختر کشی بڑی بات ہے

(ف) یہ تو جو کچھہ آپ نے فرمایا وہ آپ کی سمجھہ کے لائق بہت مناسب ہوگا مگر
خانصاحب یہ تو فرمایئے کہ اون حضرت مین کون ایسی خصوصیت تھی کہ وہ تیمار کا
داماد بنے اور اونکا کوئی داماد نہ بنے بیشک اونکا بھی کوئی نہ کوئی داماد بنیگا دیکھو
پیغمبر صاحب کے داماد کیا نتھے اور یہ بھی جانے دو کونسی عقل کی یہ بات ہی کہ لڑکا خواہ
لڑکی تمھارے ہی نطفے سے پیدا ہو دونون کے لیے عورت ایک ہی قسم کی
صعوبت اوٹھاے پھر لڑکا بڑے پیار لاڈ سے پرورش کیا جاے اور لڑکی
بیچاری کو اوسی وقت یا جب موقع ہو یا یہ فرمایئے کہ جب حماقت کا زور ہو خود قتل کردیا
اوسکی بیچاری مان پر ایسا تشدد اور سخت ظلم کیا جاے کہ جس سے لڑکی کا ٹھکانا جلد
ہوجاے۔ خیر اسکو بھی نہ مانیے جانے دیجیے آپہی کیسی سمجھہ اگر پہلے سے سبکی ہوتی
یا اب ہوجاے تو ارشاد کیجیے کہ موجودہ آدمیون کے سوای پھر آیندہ نسل پیدا ہوگی
تمام زمانے مین لڑکے ہی لڑکے رہ جائین لڑکائی سے جوان اور پھر بڈھے ہوکر
مرین دولھا نہ بن سکین اور کیسے بنین وہ تو مجرد ہی رہینگے لڑکیان تو رہین نہین کہانسے
عورتین آئین جو بیاہی جائین دولھن بنین لیجیے پچاس ساٹھہ ہی برس مین دنیا کا خاتمہ ہوجاے

کہان لکچر دیے جو میرا محاورہ بڑھ گیا۔

(ف) کیا آپکا مبلغ علم مجھہ سے بھی کم ہی کہ آپ بیان کرنےمین تکلف فرماتے ہین مجھہ سے جو کچھہ ہوسکا شجاعت کے عنوان مین کہہ سنایا اگر اکابر نے پسند کرلیا اونکی بندہ نوازی اور اگر مقبول نہوا کوئی شکایت بھی نہین لکچر دینے کا طریقہ ہی سیکھے لیکن

(رشید التہذیب) شجاعت کی ضد بیان کرنےمین آپ نے حفیظ النفوس کو کیسا مجبور کیا تھا کہ اونھون نے مجبور ہو کر کچھہ نہ کچھہ کہہ سنایا اب اپنے بیان مین اسقدر اغماض وچشمپوشی۔ گستاخی معاف زمانہ لگتی اور دنیا چلتی بات مین سے بیان کی ہی۔

(م) جب ہی تو مین کہتا ہون کہ مجھے سب صاحب معاف کرین۔

(خان بہادر) اس جھنجھٹ اور بک بک سے کچھہ فائدہ نہین آپ بے تامل کھڑے ہوجایئے تم آزاد مشرب ہرگز نہین ملا کی پوشاک پہنے جوانی دیوانی کے دن مگر بوڑھون کی طرح کمر جھکائے بیٹھے ہو کون مسخرہ کہتا ہی کہ آپ سنجیدہ ومتین نہین ہین۔

(ع) سب بے تکلف بیان کرو اس سبجکٹ کے مضامین کو تمھارے نام اور طریقہ معقول سے بہت کچھہ نسبت ہی علاوہ اسکے میری خوشی اور سب صاحبون کا ارشاد ہی ابھی ابھی تعمیل کرو۔

(م) حکم حضور کا بسروچشم بجالاتا ہون۔ سب صاحب ذرا توجہ فرمایئن۔

حصہ چہارم

حمید الاطوار

جس مین پارسائی کے مطالب پر بحث کی گئی ہی

بعد ختم بیان شجاعت کے بتحریک علامہ صدر انجمن و باتفاق اکابر و خفاء جلسہ یہ قرار پایا کہ اب پارسائی کے سبجکٹ مین مولوی حمید الاطوار با وقار بنہایت فصاحت و بلاغت سے لکچر دین کیونکہ حاضرین جلسہ اونکے انداز ستودہ اور طرز پسندیدہ کی وجہہ سے اونکے بڑے مدّاح و ثنا خوان اور اونکی ذہانت و حسن بیان کے معترف ہین چنانچہ حکیم الادب سے اونسے درخواست کی اور سبکی جانب سے تمنا ظاہر فرمائی ۔

(م) مین بیعلم و ہیچمدان آزاد مشرب پارسائی کا عنوان اور اوسکا بیان بھلا یہ آپ کے کہنے کی بات ہی کہ مین اس مجمع مین کچھہ بیان کے لیے اوٹھون آپ کیون میری فضیحت کرائینگے تمھارا محاورہ بڑھا ہوا ہی لہذا جو تم کہو گے وہ سننا ہوگا

(ح) آپ تو ایسا نہ فرمایئے مین نے کون سے جلسے علما کے دیکھے ہین

کام نہین آسکتا ہی - حیاداری یہ نہین ہی کہ بزرگون کے سامنے حقے و پانکا
استعمال تو بیتمیزی سمجھی جاوے مگر ساری دنیا کی بُرے اور خراب کام کرے جسکا
نام لینے سے ہر اہل شرم کو حیا آوے اور جب انسان مین حیاداری کا مذاق ہو

رفق

تو اوسکے لیے رفق یا نرمی (جسکو اہل عرب دَمَاثت بولتے ہین) درکار ہی تاکہ
انسان نہایت متواضع اور بہت ہی گردن جھکا کے نرم خوئی سے کسی اپنے
ہمجنس پر احسان کرے اور کسی آڑے وقت پر بغیر کسی اظہار تشخص و تمکنت کے

حسن سیرت

ہر ایک کے کام آوے اور حسن سیرت سے کام لے جس سے نفس انسانی کو کمالات

آشتی

ستودہ حاصل کرنیکے لیے صادق رغبت اور کامل توجہ پیدا ہو جاوے ورنہ آشتی
کوئی نہوگی کیونکہ آشتی وہ میل جول ہی جبکہ اختلاف طبائع و امزجہ سے باہمی
فساد ہوا اور قدرت دفع اختلاف شخص مقابل کے واقعی ہو مگر نفس نیکخوئی سے
آمیزش کی جانب رجوع کرے جسکو عرب والے مُسالمت کہتے ہین اور آشتی کے

ضبط نفس

بعد ضبط نفس کا ہونا ضروری ہی تاکہ انسان اپنے کو نفس اَمّارہ کے تسلط کے
وقت مضبوط تھام لے اور اوس جانب ذرا بھی میل نہ کرے اور جب اسپر قادر ہوا
تو عربی زبان مین اہل دعت کہلائیگا اور اہل دعت یا ضابط نفس کے لیے

صبر

صابر ہونا لازمی امر ہی صبر ایک ایسی چیز ہی جسکی تعریف میرے فہم کے مطابق
یہ ہو سکتی ہی کہ ہوا و ہوس سے نفس اسقدر مقابلہ و مقاومت کرے کہ وہ اوسپر
غالب و مسلط نہو سکے اور لذات قبیحہ کی حرص و طمع نفس تک نہ پہونچ سکے اور جب اوسکا

پارسائی یا عفت

پرہیزگاری اور پارسائی ہم معنی عفت ہی جسکے معانی و مطالب تعریف فضائل اربعہ مین (ح) سے نے بیان کیے ہین اور اوسکی عمدہ تشریح و توضیح عاقل آباد والے لکچر مین نہایت مبسوط طور پر مذکور ہی زیادہ اوس سے بیان کرنا میرے امکان اور وسعت قدرت سے خارج ہی لہذا مین اوسکی نسبت کچھہ بیان کرنہین چاہتا البتہ اقسام عفت اور اوسکی برگزیدہ حالت پر نظر کرکے کچھہ اوسکی تفصیل اور کچھہ اوسکے خلاف و عکس کی بابت ذکر کرونگا اور یہ بھی التجا ہی اگر مین کچھہ خلاف بیان کرون تو بالضرور روک دیا جاؤن ✣

حیا

انسان اگر اہل عفت بننا چاہے تو اوسکو چاہیے کہ حیا اختیار کرے جسکی وجہ سے انسان بدنامی و اتہام کے پایان پر نظر کرکے ارتکاب امور قبیحہ سے اپنے کو بچاتا ہے ہمیشہ مصلحین امم نے حیا کو عمدہ اور خوشترین طریقہ فرمایا پس اگر انسان مین الزام سے بچنے کا خوف نہین ہی تو وہ کسی طرح حیادار نہین قرار پا سکتا اور اگر خوف الزام ہی تو حیادار ہی اور حیادار ہی کو غیرت ہوتی اور صاحب غیرت نیک شخص ہوتا ہی اور غیرت ہی کے لحاظ سے خلاف وضع ہونا جائز قرار پایے اور حیا نہو تو جائز اور ناجائز مین کچھہ امتیاز کسی کو نہین ہو سکتا اور اوسکو عفت کے مقاصد ہمیشہ حیا و غیرت فائز و قابض کرتی ہی اور اسی کے نہونے سے آدمی بیحیا نالائق ظلوم و جہول سے الفاظ کریہ کا مصدر و مصداق ہوتا ہی اور کیون نہو جبکہ انسان مین حیاداری نہین تو وہ محض ناکارہ و ہیچمیرز ہی کہ جو کسی بندۂ خدا کے

بانی اور مکارم اخلاق کے بانی کہلایے اسلیے کہ اَلصَّبرُ مِفتَاحُ الفَرَجِ اور اَلفَتحُ مَعَ الصَّبرِ بڑی بشارت اور انشراح صدر کے مقدس کلمات ہین ۔ روم الکبری کے حکما کا قول ہے کہ جسطرح لوہے کو بالخاصیت مقناطیس سے عشق ہے اوس سے زیادہ فتح و فیروزی مفتون اور دلدادہ صبر و شکیب کی ہے (چیرز)

(خان) میان صاحبزادے علمی تقریر کر چکے اگر باقی ہے تو ذرا صبر کرو خان بہادر سلمہ اللہ بالتفاخر اپنے تجربہ کے اور دنیا کی چال چلن کے مطابق بیان فرمائنگا مین نے بھی بہت کچھ دیکھا یہ جوانی کچھ دیکھ بھال ہی کی پائی ہے فعلا فعلوا سے کچھ نہین ملی ہے یارون نے ہمیشہ سیفے سے کام ضرب یضرب کا لیا ہے تب ہی تو آزمودہ کار بلکہ گرگ باران دیدہ ہین (تو بہ منہہ پر ہلکے سے طمانچہ لگا کر) شیر نیستان وہزبر کنام ہندوستان ہوا ہون اسٹریا اور روس تو کیا شیر انگلستان میری قدر کرتا ہے کبھی سوای بھائی جان کے آدھی بات تو کہی نہین ۔ دیکھیے مولوی محمد حسین صاحب قبلہ میرے گواہ ہین ذرا فرمائیے تو دربار قیصری مین کیا مزہ داریان رہین کیسی کیسی میری خاطرین دہلی مین ہوئین لکچر دینے والے تو ابھی صاحبزادے ہین اور ہم پرانے بات شاہ کی کہتے ہین ۔

(امجد خانصاحب) مجھے کیون آپ گواہ بناتے ہین مین کیا دہلی گیا تھا مین کیا جانون ۔

(خان بہادر) ای توبہ غلطی ہوئی آپ کے بڑے بھائی کے بڑے بھائی صاحب

مستلط نہوا تو ہرگز افعال بد سرزد نہونگے اہل لغت نے اسکے معنی ایک شی تلخ کے
لکھے ہین اور واقعی اسکا مزہ شروع مین نہایت کڑوا ہی مگر نتائج مین جو عذوبت اور مٹھاس ہی
وہ کسی خالص شیرین چیز مین بھی نہین ہی۔ اگر اس معنی خیز لفظ کی تفسیر و توضیح بیان
کرنے کے لیے مجھے تمام عمر کی مہلت ملے تو بھی غالبًا میری ہمت اور طبیعت
معنی آفرین کو قصور اور گھبراہٹ نہو لجز او طول میر بلکہ بیربل کے ذخیرے سیاہ کر ڈالون
اور جو کچھ مین نے اسکی لذت پائی میرا قیاس کہہ سکتا ہی کہ شاید اسقدر آج کل کے
زمانے مین کسی نے نہ پائی ہو کیونکہ صبر ایوبی کے درجات عالی مشہور ہین مگر اس سے انجام مین
جو لذت اور فرحت مجھے ملی وہ میری تحریر مین نہین آسکتی مگر مین نے اپنے تجربے
کی مدد سے دو تفریق صبر کی کی ہین۔ رسالہ عربی (اخلاق) مؤلفہ سید عبد العزیز
سے جسکی مطابقت بھی کر لی ہی اول بعد مطلوب مقصود سے صبر گوارا کرنا۔ مکروہ و
ناگوار چیز سے صبر و تحمل کرنا۔ مگر آخر الذکر کو قوت غضبی سے بڑا تعلق ہی اور یہ دونون
ایسے تیز ہین کہ جبکا نشان دل و قلب تک کی خبر اسقدر جلد لیتا کہ پلک مارنے مین
تو دیر ہوتی ہی مگر اوسکی گذر اور پار ہونے مین ذرا بھی مکث و توقف نہین ہوتا ہی
دونون اقسام صبر مصلحین امم اور اولیا و صلحای قوم بیشک قائل ہوے اور یہ کیون
نہوتے جبکہ مرسلین اولو العزم کو پسند ہوا اور اونھون نے اختیار کیا اور کیون
نہ کرتے جبکہ صبر جوانمردی کے لیے دلربا زیب و زینت اور بہادری کیواسطے
انوکھا زیور ہی اور اسکی بدولت حوادثات زمانہ اور مشکلات ناگہانی سے نجات

اور اب تو دھوتر کا نام رہ گیا تیلی گھر والون نے بیچارے جولاہون کا ستیاناس کر دیا
(محمد شجاع) آپکا گواہ کیا معقول ہی اور ایسے کلمات تعظیمی کہ آپ اپنے باپ کو بھی
نہ کہتے اور جولاہو نکے لیے ماتم نہ کیجیے اگر اتفاق ہندوستان مین قائم ہو گیا اور ویسی
کمپنی کو فروغ ہوا تو تیلی گھر والے خود رو ئینگے ذرا قوم کی توجہ درکار ہی پھر ویسا ہی
کاروبار جم جائیگا۔ اور اگر آپ صبر کے بارے مین کچھہ فرمایا چاہین تو فرمایئے وقت جاتا ہی
(خان بہادر) مین ضرور کہونگا اور وقت کہان جائیگا رات اپنی دن اپنا جاڑا گرمی
اپنی برسات بھی کیا کچھہ اپنے حکم سے باہر ہی مگر آپ ذرا صبر کرین جلدی بیجا ہوتی ہی کیا آپنے
رحمت اور زحمت اور ذلت اور میان مودھو کا ذکر نہین سنا ہی کل ہی کی تو بات ہی شاید
تیس چالیس یا دس پانچ برس کا فرق ہو اسکا کچھہ خیال نہ کرو ایسے جزئیات پر ہم جو انکو
کبھی خیال نہین ہوتا وہ یہہ ہی کہ رحمت* اور زحمت دور کے رشتے کی دو بہنین تھین ان
باپ اونکے شریف قوم اور اعلی النسب تھے (ت) بہت نیک طبیعت پرہیزگار صاف دل
بلکہ قلب اوسکا آئینے سے بھی زیادہ مصفی و مجلی تھا بمقتضای خوش طینتی کسی سے اوسکو
بغض نہ رہتا تھا دنیا ادھر کی اودھر ہو جایے مگر خلاف دینداری کوئی بات نہو
(ز) بد باطن کم گو تمام عمر بلا وجہ ہر ایک سے عناد رکھنے والی دین کی پابندی اچھی
مگر مغرور مصنوعی سنجیدگی کے ساتھہ (ذ) بد طریقہ بد قوم زبان دراز شادی عرفیہ سے
پہلے اپنی خوشی سے سارا زمانہ کھیلے کھایے ہوے مشہور امراض کی صحت کا سارٹیفکٹ

زحمت کی کہانی

---

* (ت) سے مراد رحمت اور (ز) سے زحمت اور (ذ) سے ذلت اور (ن) سے میان مودھو اور صابر کا اشارہ (ص) ہے جسکا جا بجا اس کتاب مین ذکر آئیگا +

تو تشریف دربار مین لے گئے تھے میرا تو اونکا ساتھ ہوا تھا ۔

(راوی) بیشک آپ کا اور مولوی محمد حسین کے بڑے بھائی کا ساتھ ہوا تھا یہ مسخرہ نہین کہتا کہ اونکے ساتھ دنون مجلس کے لیے گیا اور اونکے دسترخوان پر حاضر رہا تھا اور شعراء کو اُترا زمانہ بتاتا ہی ۔

(م) جناب خانصاحب اگرچہ مجھے کچھ کہنا باقی ہی مگر آپ فرمالیجیے مین بھی ذرا آپ کی بدولت سُستا لونگا ورنہ اہل مجلس کیون مجھے مہلت دینگے ۔

(خان بہادر) میان صاحبزادے خوشی سے آرام کرو اور جب جی چاہے اس خان بہادر سے کہہ دیا کرو پھر دیکھو کہ کمر مین تو سیفہ لگا ہی اور کیسی سیف زبانی دکھاؤن کہ قابل دید و شنید + تم میری بڑی قدر کرتے ہو خدا خوش رکھے کل کی بات ہی کہ تمھارے پردادا مجھے کیسا مانتے تھے بڑی نیاز کی باتین کرتے تھے

(محمد دلیر) کیا آپ فضول فرماتے ہین جناب علامہ کے جد امجد اور آپ سے نیاز کے کلمات فرمایئن کیون نہ آئندہ خلاف واقع کلام آپ کرتے ہین کیا حاصل اس سے ہی یہ فرمایئے کہ اوس وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے آپکو جب پیدا بھی کیا تھا کہ نہین

(خان بہادر) ایسا لغو میر صاحب نہ فرمایئے اس وقت فتان موجود نہین ہین ورنہ سُنوا دیتا افسوس کہ عرصہ ہوا داعی اجل کو لبیک کہہ چکے اور ملک الموت نے نہایت محبت سے اونکو مرحبا کہا بھائی فتان کی برابر کوئی جولاہہ پیدا تو ہولے دن بھر مین پچاس تھان دھوتر کے بنکر پھینک دیتے تھے عجیب لغزانی شخص تھے

حاصل کر کے یہ معلوم کہان ضائع کرتا مگر (ن) خفیف العقل ان مفاسد کی ذرا پروا نہ کرتا تھا اتفاق وقت سے ایک ناگزیر معاملہ پیش آیا کہ باپ بیٹے نے کوئی کثیر المنفعت چیز حاصل کی تھی کہ جو (ز) کے سپرد تھی اور جسکا ہضم کرنا اور (ص) کا محروم رکھنا مقصود تھا باپ بیٹے مین بالمناصفہ تقسیم کی بابت گفتگو ہوئی اور باپ نے ایمانداری سے بالکل تجاوز کیا تھا (ز) کی لگی ہوئی عورتون کی پہلے تو ذرا چہ میگوئیان سن لیجیے (ن) کے اشتعال طبع کی فکر تھی۔

ا۔ ای بہن حسنا تمنے کچھہ زحمت بوا کی زحمت و رنج کی کیفیت سُنی کہ نہین

۲۔ کیا کہا، کیا ماجرا ہوا ذری بوا مجھے تو سُنا دے واری جلیے جعفری میری زحمت تو ایسی نہین ہی کہ اوس سے کوئی اپنا دل برا کرے وہ تو نیک بی بی ہنس مکھہ ہی خدامت کروا وسکی ساتوین دشمن کو بھی کچھہ نہو ذری سوچ کے بات کہو اسکا میان تو اوسپر جان دیتا ہی بال باندھا حکمی غلام ہی یا یہہ کہو کہ رات دن کا فدا ہونیوالا اور میری آنکھون خاک ابھی اوسکی لڑکے کیا ہین کیا اونکی بساط اور کیا سن و سال کہ جسکے سبب سے زحمت کو قلق ہو۔

۳۔ تم ان باتون کو کیا جانو جمعہ جمعہ آٹھہ دن کی ابھی تو تمھاری عمر بھی نہین ہی زمانے کی اونچ نیچ گرم و سرد کا تو تمنے آزمایا بھی نہین تم ان باتون کو کیا سمجھو گی

۴۔ وہی موا صابر اپنی مان کو تو پہلے چٹ کر چکا اب چاہتا ہی کہ ساری دنیا کی مائین مر جائین اپنا سا سب کو کرے۔ آے دن جھگڑا بکھیڑا لگا لیے رکھتا

بھی سیے ہوے تھی زوجی بیاہ کیوقت بال بھی سر کے اپنے مان باپ کو بطور یادگار
مثل ممنوہ دیوی نگل بکاولی والی کے نذر کر چکی تھی (ن) حسب النسب مین اعلیٰ
زمانے کے چلن کے مطابق اچھا پڑھا لکھا مگر افسوس کہ علم پر عمل خدا کی قسم ہی جو
کبھی فرمایا ہو وجہ مکرمہ سے جو انکو ارشاد کیا ہمیشہ سعادتمندی اور رشادت سے لیے سر و چشم
بجالاتے (ص) اونھین (ن) مرید کا بیٹا مگر رحمت سے پیدا تھا بمقتضای شباب
تیز مزاج کسی قدر الاغیور ورحمدل صاف طبیعت اپنی وضع کا پابند۔
(ت) سے (ن) کا بیاہ ہوا یہ ایسی شادی تھی کہ طرفین کو خوشی اور دو اعلیٰ خاندانون
کی مقارنت اور التیام کی مسرت ہر ایک کو تھی بعد چندے (ص) متولد ہوا چار پانچ
ہی برس کی عمر مین رشد پیدا کیا مگر افسوس کہ مان کسی جدید عارضے مین خدا کی نگاہ مین
حاضر ہوئی (ن) پردیس مین تھا مگر اوسکا عدم وجود یکسان نہ اسقدر معیشت کہ
اپنی غمگسار زوجہ کی علاج کرتا اور نہ اپنے لخت جگر کی پرداخت مین توجہ فرماتا اور اپنی
خام عقلی سے ہر امور مین قصر ہمت بھی کر چکا تھا (ص) کی کسی اہل ہمت نے پرورش کی
لکھایا پڑھایا سب سامان دنیا کے موجود کر دیے مگر (ن) نے کچھ کفالت نہ کی
(ن) کی خواہش مناکحت ثانی (ز) سے تھی مصلحتاً وہ استدعا پوری کی گئی (ز)
ایک دنیا ساز عورت اوسنے کچھ تو اپنے والدین کی ہدایت اور خاندان مین اپنی
نیکنامی کی شہرت سے منافقانہ التیام (ص) سے رکھا مگر اس التیام کی آڑ
مین بیخکنی منظور تھی کبھی تنہائی مین کہہ دیتی کہ (ص) بدمزاج ہی بجبر مجھہ سے نال

تو قدر عافیت کھو بیٹھے سنڈے کی ظاہر ہو جاییے (ذرا آواز سے کہا تاکہ (ن) سن لے جسکا مقصود تو یہی تھا اور اسی کے لیے سکھائی پڑھائی گئی تھین)

(راوی) ایسی ہی عورتین دیوارین جیا دیتی ہین۔

(ن) شُغو بی بی کیا معاملہ ہی مجھے تو تم نے خبر نہ کی ذرا تو کہو۔

(ز) کیا کہون لڑکے کی بات تم ناراض ہو جاؤ گے ہی تو یہی بات جیسا کچھ بوا زبیدہ نے کہا۔

(ن) سنو جی یہ بات پھوٹنے نہ پائے ورنہ دارو گیر مجھسے ہو گی واقعی صاحب میرے ہی اشارے سے لایا اور اوسنے بڑا کام کیا خوبصورتی سے اوسکو منالو وعدے وعید پر ساری دنیا قائم ہی۔

(ز) اہی لو بیتے کیون ہو وہ موا کہان سے لایا کسکے وسیلے سے اوسے کرا ملا ذرا چین چپڑ کرے بس دھرا دو۔

(ن) خبردار ایسی بات نہ کہو وہ اگر نہ لاتا تو تمکو کیسے وہ چیز ملتی فرا وہ بگڑ گیا اور رکھ لیا گیا ابھی ابھی تلاشی ہونا شروع ہو جائیگی میری آبرو خاک مین ملجائیگی حاکمون مین میرا اعتبار جائیگا وہ محض بقصور ہی اور ایسی طبیعت کا آدمی ہی کہ تمھارے ذرا سے پوچارے مین سیدھا ہو جائیگا۔

(ز) ذرا تم نہ ڈرو ابھی چچا جان کے ہاتھ چودھ کوس پر پونہچا دیے دیتی ہون وہ اپنے گانون مین ایسے مقام پر رکھین گے کہ فرشتہ بھی نہ جان سکے اور اس

سب کی جان عذاب مین ہی اوس نگوڑے کو سانپ بھی نہین کاٹتا ہیضہ بھی نہین ہوتا۔

(راوی) وہ اپنی ماں کو پہلے ہی دانہ کر چکا وہ مزے سے ونڈ نا ئیگا اور دشمن کو ذلیل کریگا انشاء اللہ تعالی اگر جان مین جان ہی۔

۵۔ ابھی کل کی بات ہی کہ دونون سے بڑا میل جول تھا خدا جلنے کیا غضب رات ہی بھر مین ہوگیا بی بی رحمت نے تو مجھہ سے ہمیشہ تعریف صابر کی کی بلکہ ایسی ایسی باتین کہین کہ جس سے کمال رضامندی پائی جاتی تھی۔

۶۔ ذری کان تو ادھر لاؤ (ن) میان سن نہ لین بات تو یہ ہی کہ خدا جانے کسی نواب یا راجا کے یہان کی ایک قیمتی چیز (ص) لایا خدا معلوم کہ اوسکو کسی نے دی یا اپنے باپ کے اشارے سے لیکر چمپت ہوا اور پھر بی بی رحمت کو سونپ دی اب موا کہتا ہی کہ میرا کڑا دیدو جواہرات جڑا ہوا ڈیڑھ پاو کے وزن کا بتلاتا ہی بی بی رحمت کہتی ہی کہ ارے ظالم مین تجھکو دیدونگی یا آدھا کاٹ دونگی ابھی کیا کریگا اور وہ نہین مانتا کسی طرح اوس نیک بی بی کو چین نہین دیتا ہی۔

(راوی) نیک بی بی بڑی ایماندار ہین امانت کی چیز کیون نہین دیدیتی ہین اور پھر خوب ٹھگونکی طرح بھو جیوں کی بٹائی فرماتی ہین اور پھر صابر کی شکایت میان کو سُنانا

۷۔ میرا بیٹا ایسی ہٹ کرتا تو اون سے (اشارہ اپنے شوہر کی جانب) ایسے لڑکے کو مروا ڈالتی۔ رحمت سیدھی لڑکی ہی کیون نہین میان سے کہہ دیتی

(ن) پھر کیا تم نہ مناؤ گی واللہ کہ بڑی مصیبت پیش آئیگی للہ مجھے وہیں پہنچا دو

میں جہان کہا تھا وہان پونہچا دونگا۔

(ز) ہرگز نہو گا کبھی ایسا نہ کرونگی + جاسیئے کچہری کا وقت آ گیا نائب صاحب

منتظر ہونگے آخر بعد قیل و قال میان صاحب بُلائے گیے اور گفتگو شروع ہوئی۔

(ن) کیون میان یہ کیا تم نے وہیات جھگڑا لگا رکھا ہی تمھاری والدہ کو

سخت رنج ہی تم کیون گھر مین نہین آتے کیون خوشی ہنسی سے نہین رہتے کیا

وجہ رنجش ہی۔

(ص) کوئی رنجش نہین مین آپکا اور اونکا مطیع اور دست نگر ہون ہین اگر رنجیدہ

ہوا تھا تو کیا کر سکتا اور کیا کسی کو رنج پونہچانے مجھے فائدہ ہی۔ مین برابر ان تک آتا ہون

وہ خود ذات سے ناراض ہین مین معذرت کے لیے حاضر ہون۔

(ن) یہ سب باتین غصہ کی ہین اگر اوس چیز کی جانب توجہ ہی تو بسم اللہ لے لو

وہ تو تمھاری ہی تم ہی لائے اور خوب لائے مین تو واللہ کبھی اس صفائی سے

نہ لا سکتا تھا مگر ذرا صبر کرو تم کہین ضائع کر دوگے کہین کسی کے ہاتھ لگجائیگی تو دم بخود

جاؤ گے مجھے چھوڑنا مشکل ہو جائیگا یہان کی سب چیزین سمجھا دین تو ہضم ہو جائیگی یہ

اپنا مال ہی تم لے لینا یا اپنی والدہ کے نذر کر دینا یا بانٹ لینا جو چاہے سو کیجیے

مگر جلدی بیجا ہی۔

(راوی) واہ رے بوڑھے بیچ تعریف بھی کی قید کا بھی خوف دلا دیا بی بی کی

موسے کو تم کسی مقدمے مین دھر او وکسی دائی باندی سے سوال لے لو اور چودھ
برس کی قید کا ٹھٹھ دو کالے پانی مین سنڈا مٹی کاٹتا مر جائیگا جو رنڈیا ہو کر ہاتھ نے
گھوڑون کے دانے دلا کریگی۔

(راوی) بہت خوب معلوم کہ بی بی کے پندار مین میان سشن جج تھے
یا کہین کے خودسر حاکم جنھون سے وہی نفظون مین میان صابر کا ٹھکانا
لگانا خوب ہی بتادیا۔

(ن) کہین ایسا نہ کرنا دنیا قابل اعتبار نہین + مانا کہ تمھارے چچا صاحب
سیرچشم امیر اور امانتدار مگر نیت بدلتے دیر نہین لگتی ہی دیکھو میری سیر ہو گئی مین چہ چیز
بھی اور لین کیسا مشہور دیانتدار ہون پھر کیسے یہ چیز تم تک پونہچی اور چودھ کوس
کیا چودھ منزل چیز پونہچائی جا سے صابر غضب کا آدمی ہی وہ مردے کی قبر سے
بھی نکلوالیگا اور کیا حرج ہی اگر نصف بانٹ دو۔

(ز) مین ہرگز نہ دونگی جان جاے مگر کٹڑا نہ جاے آدھا چوتھائی کیسا حصہ
اوسکو کیا مِل سکتا ہی اوسکی حرامزادی مان بھی مر چکی یہ کیا کم ہی کہ روٹی کپڑا تم اوسکو
اپنے لڑکون کا صدقہ دیدیتے ہو۔

(راوی) ماشاءاللہ بی بی رحمت بڑی فقیہ ہین فرائض اور توریث کے مسائل
اور حجاب ارث کی بحث نوک زبان ہی بیٹا مان کے مرنے کے بعد واقعی باپ سے
غیر ہوجاتا ہی انشاءاللہ تمھاری اولاد کو بھی ایسا ہی پیش آئیگا کرد و کہ نیافت۔

والدہ جی چاہے دو کہ نہ دو ۔ میں ترکیا آج مرا کل جھگڑا ختم ۔ تمتے انسے سابقہ رہیگا
خبردار مت لڑو ورنہ میں ناراض ہونگا اور انکو تمھاری طرف سے صدمہ ہوگا دو برس سے
تمھارا انکا ساتھ ہی ۔

(راوی) واہ رے بوڑھے کیا فیصلہ کیا کڑا تو بی بی صاحبہ نے ہضم فرمایا
اور میاں صابر صاحب خشک ٹالے گئے ۔

(ص) میں مطیع ہوں جو ارشاد کیجیے بجالاؤں مگر یہہ کڑا ہضم نہوگا ۔

(راوی) ارے بیوقوف کڑا ملنا تو اب کٹھی چیز ہی وہ تو گیا اور تم ٹاپا کرو ۔

(جناب خان بہادر) کڑا تو ملاحظہ کیجیے کس خوبصورتی سے ہضم ہوا مگر ابھی
صابر آزاری سے دل سیر نہیں ہوا ۔ ایکدن کا تو مذکور سنیے کہ چند عورتیں جمع ہوگئیں
جسکا حاصل یہ تھا کہ میاں بودھو صاحب کی طبیعت خراب کیجایے اور صابر خشک
نکالے جائیں اب عورت کی گفتگو قابل شنید ہی ۔

(نازک مزاج) اہی بی بی فتنہ کہو تو کہ کئی روز سے یہ کیا گھر گھنڈیاں پک رہی ہیں
ہین کیا آپس میں طی ہوا کچھہ سنا ہو تو مجھے بھی سناؤ کیا میں کوئی بوا رحمت کی نہیں ہوں

(فتنہ) اہی کیوں نہیں سب کوئی ہو مگر ان باتوں کا کیا کہوں کسکی شکایت کروں
کسکا جنبہ لوں رحمت تو میری بہن اور صابر بھانجا اور کیسا بھانجا موئی مٹی کی
نشانی ۔ آہ جس وقت رحمت کی یاد آجاتی کلیجہ بلیوں اچھلنے لگتا دل قابو میں
نہیں رہتا ہی ۔ خیر رحمت جو اس گھر میں بیاہ آئی تو غم غلط ہو گیا ایسی دانست کہ رحمت کی

نذر کی ایک ہی سوجھی مگر یہ توخوب جانتے ہونگے کہ حضرت کی بی بی صاحب کے
پاس سے کڑا اگر نکلا تو کیا ہوگا۔

(ص) یہ کیا آپ فرماتے ہین کئی ہفتے ہوے یونہین مین نے پوچھا تھا
کہ کڑا کہان ہی تو آپ نے فرمایا کہ کیسا کڑا اور کون لایا کسکو دیا تم بگاڑنے کے ٹکڑے
پڑے ہوے ہو کہان سے لاے کیا مجھے الزام لگاتے ہو اسقدر تو ضرور میرا
قصور ہی کہ مین نے کہا آپ قسم تو کھایئے کہ مین نے نہین دیا انھون نے میری
ہی جھوٹی قسم کھائی مین نے کہا کہ حضرت آپ اپنی اولاد کی قسم کھایئے یہ برآشفتہ
ہوئین اور جوش مین آیا فرمایا مین صبر کر کے چلا گیا آپ نے کمپو کرنیل صاحب کے
پاس تحفہ تحائف دہلی کے لیکر مجھے بھیجا تھا اوسی دن کا ذکر ہی بس وہ بات آئی گئی ہوئی

(ن) مجھسے کیون نہ تمنے کہا مین فوراً حوالے کرادیتا۔

(راوی) بہت صاف طبیعت کے حضرت ہین خیر اب بھی توجہ فرما کے تو دیکھیے

(ص) شاید آپ کو یاد نہین خدا گنج مین کچھ مین نے عرض کیا تھا۔

(ن) ذرا سوچکر۔ کیا بھائی تمنے کہا تھا مجھے تو حافظہ جواب دیچکا اب کہو۔

(راوی) بہت خوب غیر کے نفع کی بات بالکل آپ بھول جاتے ہین۔

(ص) مین نے عرض کیا تھا کہ کڑے کے لانے اور میرے حق کے لحاظ
کرنیکا کچھ آپ خیال کرینگے آپ نے فرمایا تھا کہ کیا بکتے ہو وہ ہمارا ہی ہی۔

(ن) کیا اب مین نہین کہتا ارے بھائی وہ ہمارا ہزار بار ہمارا اور یہ تمھاری

کی بات کہی تھی تم سمجھو تو بیر اکیا گناہ مجھے دہرانے سے کیا واسطہ۔
(شعلہ) ای بوا نازک مزاج تمنے دیکھا ذرا سی بات پر بہن فتنہ تنگ گئین کچھ علم ہی
کہ بہین یہ کیسا ماجرا ہی۔
(نازک مزاج) بات کیا ہی کرٹے کا حال تو گھر گھر مشہور ہوگیا وہی کڑا بی بی رحمت کا
اوسکو صابر زبردستی کل چھینے لیے جاتا تھا نہ معلوم کہ موا کیا کریگا اگر رحمت علیحدہ نہو جاتی
تو بوا سنتین کہ کیا گذرا۔ زمانے کا دستور ہی کہ لڑکے پیدا کرکے لاتے اپنی ماؤن کو
دیتے ہین وہ موا اوسکی قدر کیا جانے رات دن تو وہ اسی فکر مین رہتا ہی کہ جیسے بنے
اور جو کچھ ملے سے لے لینا چاہیے۔
(فتنہ) نازک مزاج تمسے یہ کسنے کہا مجسے تو صابر کی ساس نے کہا تھا کہ بی بی
چوٹی پر خوب درد سا ہوئی چھٹی کا بھی دودھ یاد آگیا ہوگا۔
(راوی) مین مانتا ہون تجھے فتنہ واہ ری فتنہ پردار صابر کی بیچاری ساس کو بھی لے مری
کیا ہاتھ دھو کر کل خاندان کے پیچھے پڑی ہی اور واہ میان موڈھو تم بھی اپنے نام کی
سچے موڈھو ہو خوب باتین سن سے ہو اور اپنے دل مین کیا دون کی باتین یقین
کرتے جاتے ہو یہ نہین ہوتا کہ تحقیق کرو کسی بیگناہ پر الزام نہ لگاؤ۔
(رحمت) آنکھ ملتی ہوئی ذرا۔ مین تو سوگئی تھی رات کو بدخوابی رہی معاف کرنا۔
بہن فتنہ۔ اور شعلہ تم کہان آج نظر پڑین کیا ہم کو بھی چاند نکلتا ہی تمکو تو آج خوب
درست کرونگی مدتون کے بعد صورت دکھائی۔

تو لڑکی ہمارے گھرانے مین نہوئی ہی اور نہو گی اگر اسوقت رحمت بی بی زندہ ہوتین
تو وہ بھی برداشت نہ کرسکتین کھڑے کھڑے موسے کو زندہ درگور کرادیتی وہ تو اوسکا
گردہ ہی جو صدمہ پر صدمہ سہتی اپنے اوپر لیتی مگر اُف نہین کرتی ہی۔

(راوی) واہ ری بی فتنہ اسم بامسمی ہو رحمت کے اگلے اشفاق بھی یاد کرلیے
اور رحمت کی تعریف بھی اور صابر کی شکایت بھی کی جو مقصود اصلی تھا۔

(شعلہ) ای بی بی زبان کی تمھاری باتین مجھ نگوڑی کی سمجھ مین نہین آتین
مجھے بھی کوئی کہہ سکتا ہی کہ اس اجڑے شہر مین پیدا ہوئی بچپن گذرا جوانی ہوئی مگر
چھند فریب کو مین نے نہ جانا نہ جانا اور خدا کرے مین ان سب باتون سے الگ ہی
رہون وہ تو مدتون بعد موا بھتیر والا نہ مانا یہی چاہا کہ آج رحمت کو دیکھ آؤن کلو استاد دیر کر
ڈولی لایا واہی تباہی پھر کیا کھانا بھی نہ کھایا یا سیدھی سوار ہو کر آئی تو بی بی رحمت ندارد
اسوقت تخلیے مین شاید ہین میان بی بی مین اپنے کچھ مشورہ ہوتا ہو گا مین تمھارے
پاس بیٹھ گئی بلانا صلاح نہ سمجھی ڈولی بھی دروازے پر لگی ہی اب نہ جلتے بنتا نہ بیٹھتے بنتا
یہان جو بیٹھی تو یہ پہیلیان سُنی خیر۔

(راوی) واہ بی بی پوری شعلہ ہو ایسی باتین بنانے لگین گویا انکو کچھ خبر ہی نہین
اور رحمت کے تو فرشتون کو بالکل علم نہین ہو سکتا اور پھر زیادہ کھود کھود کر پوچھتی جاتی تھی
بھس مین آگ لگا کر جمالو ستک گئین۔ کی مثل آپ ہی کے لیے ہی۔

(فتنہ) مین نے تو کوئی پہیلی یا مکرنی میر خسرو کی نہین کہی دنیا چلتی ایک نمونہ ہی لڑکی

(رحمت) گھر گرہستی میں ایسی باتیں سب کے یہاں ہوا کرتی ہیں تھوڑی دیر بعد
میاں بی بی میں جو گفتگو ہوئی قابل سننے کے ہے۔

(ن) ذرا یہاں تو آیئے اب دوپہر ہو گیا اور تم نہیں آتی ہو ہم سے کیا خفا ہو

(ر) ابھی آتی ہوں ذرا ٹھہرو تو سہی ان سب کو رخصت تو کر لوں۔

(ن) بہت اچھا مگر میرے انتظار کو نہ بڑھاؤ۔

(رحمت) لیجیے حاضر ہوئی فرمایئے۔

(ن) میں آپکا بہت شکرگزار ہوا خوب ہی انکو ٹالا ایسا ہی چاہیے اپنے
گھر کا بھید کسی سے نہ کہنا چاہیے۔ اور کیا تم سے صابر نے کچھ سختی کی
سچ سچ کہو یہ کیا سب باتیں بکتی تھیں۔

(ر) اجی کچھ نہیں سب لغو ہے اور پھر ہوا تو تم کیا کر سکتے ذرا اپنی سمدھن سے
تو پوچھو۔

(ن) یہ سب اوسی کی کرتوت ہے تم کرٹے کا نام مٹاؤ انشاءاللہ ایسا صابر کو
ٹھیک بناؤں کہ وہ اور اوسکی اولاد تک یاد کرے کہاں جائیگا مفسد۔

(ر) بس تم انھیں باتوں کی ہو تمسے ہوتا جاتا کچھ نہیں بگڑ ڈینگ کی ایسی لیتی ہو
کہ گویا ابھی آسمان و زمین کو ہلا دوگے ذرا سے لونڈے صابر کے مارے حواس
پھرے ہوئے جاتے ہیں سیدھے کوٹھری میں گھس رہتے ہو اب تمسے کچھ
نہیں ہونیکا۔ یہی ہوتا ہے کہ میں اپنے چچا جان کو بلاتی ہوں وہ ٹھیک

(ادی) واہ ری بی رحمت + رات کی صحبت مین کیا شعلہ اور فتنہ شریک تھین جو مدتون بعد کا فقرہ کہا خوب فقرہ گانٹھا گیا تاکہ میان کو یقین ہوگیا ہی ہو۔

(شعلہ) رات کو نیند کیسے آئی جب ہمکو چین بھی ہو مجھسے تو اسی وقت ہوا فتنہ نے کچھ کہا بس میرا کلیجہ دہل گیا۔ شاباش بڑی برداشت کرنیوالی ہو یہ نہین ہو تا کہ موے دشمن کو ٹھکانے لگوادے کیا چاہو تو بیس ترکیبین ہین۔

(رحمت) نہایت متعجب ہوکر۔ ہین کیا کہتی ہو کیسی بیچپی کیسا دشمن مین تو ان باتون کو نہین جانتی رات کچھ گرم چیز کھائی تھی بس تبخیر ہوئی نیند نہ آئی۔ آپ جانتی ہین کہ صابر کے ابا مجھسے کیسا کچھ چاہتے اور خاطر کرتے ہین جو کہون بجالائے پھر بیچپی کیسی۔

(نازک مزاج) ذری اوڑھنا مین وہ بستر ہون کہ قبر کے مردے کا مزاج پوچھون کل شام کو تمیز کیا گذرا جب کیون ہو جواب دے اور جواب کیا دمکی مین ابھی ابھی کہہ سناؤن صابر کے ابا اللہ رکھو تمھارا پیار چاؤ بہت کچھ کرتے ہین مگر صابر جیسی تمھاری تعظیم کرتا ہی وہ بھی تو کہو۔

(رحمت) بالکل غلط سراسر جھوٹ کیا واہیات بکتی ہو وہ تو میری بہن کا بیٹا میری لطافت اور لیاقت سے بھی مجھے زیادہ پیارا ہی۔

(فتنہ) بس یہ تکلف کی باتین اوپر دل سے نہ کرو سچ سچ کہہ ڈالو ابھی صابر کی ساس میرے یہان تمھارا کچا چٹھا سنا آئی ہی ذری اپنا چہرہ تو آئینہ مین دیکھیو کیسی دہری ہوگئی ہو

(خان) واہ میر صاحب کیا اور میری باتین لغو ہوتی ہین ہرگز نہین آپ کی نسبت تو کیا کہون بُرا مانینگا مگر یہ کہتا ہون کہ جو نہ سنے سمجھے اوسکو فتور دماغ ہے

(حاضرین جلسہ) جناب خانصاحب ابھی تو رنگ تذکرہ کا خوب جما ہی ہو گا خوب ہی

(خان بہادر) خان بہادر آپکے مشکور رہونگے سنتے جاؤ کیسا عمدہ رنگ جمیگا بلکہ خوب چوکھا کھلیگا۔

(م) اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْم کی آپنے تفسیر اس وقت کیا خوب سنائی مگر سمجھکے صبر کا ساتھا۔

(خان) سنتے جائیے مولانا صاحب آپ بڑے عالم اور کسکے صاحبزادے ہین کیا خوب بات نکالی ہی مولوی کی بلا دو رسیج مثل مشہور ہی اس تذکرے کے آخر مین ایسا نتیجہ نکالونگا کہ جو متعلق صبر کے ہوگا مگر صاحبزادے گھبراؤ نہین آپ اپنی ہی مین تو افیون کہ اسکا کوئی فکر نہین ہی حقہ کی آپ کے والد ماجد نے اجازت دی ہی بس اب اس سیغے کو دیکھیے اور میری سیف بانی تو آپ کے کل خاندان پر ظاہر ہوچکی ہی۔

(ر) خانصاحب اصل بات شروع فرمائیے سب منتظر ہین مہربانی فرمائیے

(خان) بہت اچھا صاحبزادے لیجیے سنیے۔

ایک روز او رسیج گانٹھا گیا جسپر میان صابر نے زمین تو دیکھ ہی لی تھی حضرت مگر سنبھل گئے خدا نے ہاتھ پاؤن بچا لیے (ن) خلوت خانے مین تشریف

بنا دیگا اور یہ بھی نہ سہی مین اپنے گانون پر چلی جاؤنگی۔

(ن) ایسا غضب نہ کرنا تم کہین نہ جاؤ آفت ہی برپا ہو جائیگی لینے کے دینے پڑ جائینگے پھر گھر کا معاملہ اور بگڑیگا مین حساب سمجھا رہا ہون ملازمت کا معاملہ ہی اور میری نوکری کا زمانہ صبح و شام کا ہو رہا ہی دیکھو بڑی احتیاط رکھو ندی کے پار اسباب پہونچ جائے بس اطمینان ہی اُدھر سرکاری عمل ادھر راجہ شاہی ہی۔ رہا معاملہ صابر کا اوسکی دلجمعی کرتا ہون تم مجھے سچا یار کرو مین صابر کا تم سے زیادہ دشمن ہون اوسکو ایسی کد دونگا کہ بچہ تمام عمر روئینگے اور تم خوش ہوگی

(راوی) وہ میان مودھو جو نہی تمکو بنایا اور وہ لفظ اور عزم تمھاری زبان و دل سے نکلوا لیا کہ جو مقصود عورت کا تھا ع زنان را کید ہا بس عظیمست زکید زن دل مردان دو نیمست +

(محمد دلیر) کیا یہ ام کہانی ابھی ختم نہین ہوگی خانصاحب فرما تو فرمایئے

(خان) کیا کہا یہ ام کہانی ہی یہ تو ہی تفسیر صبر کی ہی جسوقت آخر نتیجہ نکالونگا مین کیا ایسا ویسا آدمی ہون اگر لکچر دون تو یہ سب جتنے لال ٹوپی والے اور عمامہ بند مولوی مُلّا ہین سب تنگ ہو جائین انشاء اللہ جلد ختم کرتا ہون مگر میر صاحب کہنا کتنا عمدہ ذکر ہی۔

(محمد دلیر) اصل تو یہ ہی کہ جیسی یہ داستان عبرت انگیز اور فطنت خیز آپ نے فرمائی تمام عمر بلکہ خواب مین بھی نہ کہی ہوگی۔

چچا صاحب کی کرتوت بھی شہر سے جانے کیا لاکے کیا کھلا دیا جس سے اوس بیچاری کو اختلاج قلب اور دھڑکے کا مرض پیدا ہو گیا اور پھر روزمرہ شکایت کہ دوا نہیں پیتی اور صابر پر تقاضا کہ تو پلا دے وہ جنتی بڑھیا بدگمان تو تھی ہی باوجود اختلال حواس کے دوا کسیکے ہاتھ سے نہ لیتی تھی اور جب صابر نے دانت کھول کر دوا پلائی اور اوسنے یوں تا سمجھکر پی لی تو یہ الزام لگا دیا کہ منہہ مل دیا دو ایک ہاتھ مارے - ذرا سوچو کہ دو ہاتھ مارنے مین بڑھیا زندہ رہ سکتی تھی مگر (ن) ایسے ابوالعقل کہ یقین کر ہی لیا و اغک نہ لاسے معاذ اللہ ایسی حضرات نے برغبت تمام زن مرید کا لقب قبول کیا ہے -

خیر وہ بڑی بی بی داخل جنت ہوئین اور بی بی رحمت کو بے زحمت و بلا تکلف خود اختیاری ملی جسکا کانٹا مدتون سے کھٹکتا تھا حافظ صاحب کو چڑانا اور شکریہ بھیجا گیا جنکی ریاضت کے بدولت خاتمہ اوس نیک بی بی کا ہوا -

(خان بہادر) مثل مشہور ہے کہ کرد کہ نیافت او مگر دنی خویش آمدنی پیش ہوا ان سب باتونکو ایک سال کا بھی عرصہ نہ گذرا تھا کہ کسی مرض سخت مین نہایت درجہ زحمت اوٹھا کر رحمت اس دنیا سے سدھارین ۔ دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را چندان امان نداد کہ شب را سحر کند + اور (ن) میان نکھٹو رہ گئے یا لیاقت اور اوسکا بھائی لطافت - مگر بھائیون صابر نے اُف نہ کی اذیت اوٹھائی اور اس ماتم مین باپ کا ساتھ دیا ہاتھون ہاتھ دل رکھا مرتے وقت (ن)

فرماتے تھے اور باہر چہ میگوئیان ہو رہی تھین جس سے گویا میان کی سُن کی
کان تک پہ پانی پڑ رہا تھا۔

(فطرت) کیون بُوا رحمت تمھاری ساس کا کیا حال ہی اب کچھ طبیعت سنبھلی کہ نہین
(ز) ہان بہن کچھ سنبھلی تو ہی مگر بخوبی صحت نہین۔
(فطرت) طبیعت مشکل سے سنبھلی ہی بیماری آتے تو کچھ دیر نہین مگر جاتے
دیر نہین ہو جاتی ہین اور دوسرے اب سن و لخاتو دیکھو اونکی ساتھی تو اب کوئی نہین ہی
وہ تو کھو غذا سے سنبھلی رہین اور تمنے اونکی خود اختیاری نے لی نہین تو جب ہی کی
بُڑھیا بُھگت گئی ہوتی۔
(ز) نہین نہین + اونسے برکت بہت بڑی گھر مین ہی اور اختیار کیا چیز ہی
مجھے تو اوسکا کچھ خیال نہین۔
(فطرت) بڑی عقل کی بی بی ہو ہی چاہیے ایک بات تو مجھے بتا دو یہ کیا معاملہ ہی
کل ماین کہتی تھی کہ صاحب نے بڑی بی بی کا مُنہ مل دیا صحیح ہی کہ نہین
(ز) غلط محض ہی لڑکو نکی بات کی کیا سند ہی مجھی کو مار لے یا مار ڈالین کیا
کرتی اور کیا کیا اور آیندہ کیا کرون۔ اللہ رکھو جیسی عمر بڑھیگی ویسا بوجھ بڑیگا
اور ان باتون کو جانے دو کیا فائدہ۔ مجھ سے زیادہ نہ کہلاؤ کیا تمھارے
گھر روز مرہ ایسا نہین ہوتا ہی۔
(راوی) واہ رے چالاک مانتا ہون کیا وارکیا یہ نہین فرماتین کہ آپ ہی کے

لڑکی جسکی تعریف پہلے ہوچکی ہی موجود کی گئی درمیانیون کی بن آئی جلیے بھنی ہوئی
میان مودھو سنارہ بنے میان سبنے صابر نے تو پہلے ہی سے اپنا پیچھا چھڑا
لیا تھا اب رحمت کی اولاد کے ساتھ ذلت جس طرح پیش آئی کیا کہون جیسی رحمت ناشکری تھی
اولاد کو ذلت دی خدا کی قسم اوسپر مجھے بڑا غصہ آتا ہی وہ تو کہیے مین نہ تھا ورنہ یہ سفیا
اور میان مودھو ہوتے۔ اور رحمت نے جو کیا تھا اوسکا ثمرہ اوسکے بال بچے نکلے
سامنے آیا سچ ہی کسی عورت نے نہین جنین شاید میری دادی صاحبہ نے فرمایا
تھا کہ نہ کر ساس برائی۔ تیرے بھی آگے جائی۔ کہو بھائیو دنیا مین نہ کر کچھ
نہ کچھ ملتی ہی کہ نہین۔ صبر اسکا نام ہی جیسا صابر نے کر دکھایا۔ رنج و دکھ سہے
مگر زبان پر نہ لایا۔ صبر ایوب بڑا نا ہو گیا کہ نہین۔

(حاضرین جلسہ) واہ خانصاحب خوب ہی فرمایا بڑے تجربہ کے لوگ ہو
چھپے رستم ہو۔

(م) ذرا حضرات متوجہ ہو جایئے مجھے تھوڑا ہی عرض کرنا باقی رہا ہی
پارسائی کی شاخ قناعت بھی ہی کیونکہ صبر کی زینت بدون اسکے ہرگز ممکن نہین قناعت
وہ کیا ہی کہ فضول کھانے اور کپڑے مین کمی کرنا اور صرف بقدر کافی سمجھ کر
خرچ مین لانا جو اوسکو بہ آسانی و بلا مضرت امدے مل سکے اور اوسپر راضی
و شاکر رہ کر زیادہ طالب خواہشمند نہو بلکہ زیادہ خواہش کو نہایت حقیر و مستکرہ
تصور کرے اور مال جمع کرنیکی نیت و تمنا سے کبھی ہاتھ بند نہ کرے اِسیکو

کو اونکی زوجہ مکرمہ سے نے وصیت کی تھی کہ رحمت کا تمیز بڑا حق ہی مین نے تمھاری خاطر
بڑی زحمتین اوٹھائین اب دو کام ضروری کرنا اول اب کوئی عورت نہ کرنا ورنہ لیاقت
ولطافت کی خرابی ہوگی اونکا ساتھی کوئی صابر کے سبب سے نہوگا مین نے تو
جیسا کیا ساری اوڈ ہی تمام خاندان بلکہ تمام دنیا جانتی ہی وہی بھر پایا دوم صابر کے
مزاج کا ٹھکانا نہین ہی غریبی اوسکی خبرداری کرنا میرا وہ اپنا ہی ہی۔

(راوی) سچ ہی مرتے وقت حق بات زبان پر آجاتی ہی کہ مین نے جیسا کیا
ویسا بھر پایا دوسری شادی بھی نہ کرنا صابر کی خبرگیری سے غافل نہ رہنا اور اگر
چال کی بات ہی تو یہ فائدہ کہ اگر میان مودھو نے شادی نہ کی تو سب ہضم ہو جائیگا
میری ہی اولاد پائیگی اور اگر شادی کی تو برادری کے کھانیکو صابر کے لیے
بھی کہہ دیا ورنہ حکمت سعدی دیگر۔

(محمد شجاع) جناب خان صاحب ذرا مہربانی پر بیان ہی واللہ بڑی عبرت ہی آخر
کیا ہوا۔

(خان بہادر) ہوا کیا بس یہی ہوا کہ میان مودھو نے چند روز اپنی زوجہ مشفقہ
کی وصیت پر عمل کیا رشتے کے رہے چچا بھائی دادا ماموں سے نے عقد ثالث
کے لیے سب کچھ کہا ایک کی نہ مانی بالآخر زمانے کا رنگ تو ہمیشہ بدلا ہی
کرتا ہی لوگوں سے نے جنگل پر چڑھا لیا ادھر ادھر ڈھونڈھے پڑنے لگے متوفی
کی بلا دور سب کوئی منتظر مگر جسکی تقدیر مین جو ہوتا ہی ہوتا ہی ذلت ایک غریب کی

دیکھنے سے دل مین شوق بڑھا تو ایک روپیہ کیا ہزار روپیہ بھی خرچ کیا جائے جب بھی
پیدا کرنیکے لیے طمع بڑھ جائیگی اور قناعت خیرباد کہیگی مین نے شروع مین
عرض کردیا ہی کہ کمی بقدر صرف ضروریہ اور کفایت مناسب اندازہ پر قناعت کا اصول ہی
(محمد شجاع) اگر مضائقہ نہو تو اسوقت بندہ بھی کچھ عرض کردے کہ جو خالی از لطف نہوگا
(م) بلا تکلف ارشاد کیجیے مین آرام کیے لیتا ہون –
(محمد شجاع) کئی برس ہوئین نوعلیخان کے کٹڑے مین کوئی تقریب کسی حوصلہ مند کے
یہان تھی مین اور محمد دلیر اور خان بہادر صاحب اور محمد فاضل اور حضرت علامہ کے والد
ماجد ساتھ گیے تھے یون تو سب لوگ جمع والے زردار حوصلہ والے اکھٹا تھے مگر دو
صاحب بھی وہان تشریف لایے ہوے تھے جنکے انداز کی نسبت کیا کہون مین نے
ایسے شخص کے صاحب کم دیکھے مین نے تقدیم کرکے دونون صاحبون سے مصافحہ و معانقہ کیا
سلام و کلام معمولی کے بعد مین نے غور کیا تو ایک بظاہر تن و توش کے اچھے عمدہ لباس
زیب بدن تمام عطر مین ڈوبے ہوے یا کہ قنوج کا شہر اپنے ہی لباس فاخرہ مین باندھے
ہوے ہین مگر چہرے سے پریشانی اور اضمحلال عیان مگر نہ تو ایسا اضمحلال کہ جس سے
خدانخواستہ علالت کا گمان ہو البتہ کسی باطنی تردد کا قیاس ضرور تھا – دوسرے صاحب
چھریرے بدن کے مگر قیافے مین نہایت چاق و چست آثار سے بشاشت ظاہر معمولی
لباس سے ذرا کپڑے بڑھے ہوے تھے خدمتگار باسلیقہ ایک ساتھ تھا مجھے یکشادہ
پیشانی نہ ملے دنیا کی چال کے مطابق قوم کے ادبار پر متاسف ہوکر ترقی کے لیے مجھسے

دو مہمانونکا ذکر –

عقل و امکل کہتے ہین شیخ نے فرمایا ہی ؎ ای قناعت توانگرم گردان ÷ کہ
ورای تو ہیچ نعمت نیست - کیونکہ قناعت ایسا لازوال خزانہ ہی کہ جو کسی کے خرچ
کرنے سے صرف نہین ہو سکتا مگر اسپر عبور نہایت مشکل ہی اور یہہ جسنے اختیار کیا
اوسکو عزت و آبرو ملی ہان حریص اور غیر قانع ہمیشہ ذلیل و خوار رہا کرتا ہی ۔ عَزَّ مَن قَنَعَ
وَذَلَّ مَن طَمَعَ مشہور و مقدس قول ہی میری سمجھ مین یہ آتا ہی کہ صابر کے لیے
قانع ہونا ضروری امر ہی استعمال قناعت کے لیے ضروری تدبیر یہہ ہی کہ انسان وجہ
حلال سے جب کچھ پاے تو یہ سمجھے کہ بطور جائز مجھے جو کچھ ملا ہی اس سے زیادہ
مین نہین پا سکتا ہون اور جو ملا اوسکے سوای اب امید حصول نہین ہی اوسکو اسطرح
تقسیم کرے کہ مثلاً ایک روپیہ مل گیا تو آٹھ آنے علحدہ کیے جائین کہ جو کسی سرمایے
مین شامل ہونے سے کسی حرج و مرج کے دفع کے لیے کام آئین اور وہ اگر سرمایہ
کوئی نفع خیز ہی تو اوس آٹھ آنے مین کسی قدر افزونی ہوگی جو کسی وقت پر عمدہ بھروسہ کا
سامان ہو گا رہا آٹھ آنہ اوسکو یہ خیال کرے کہ چھ آنہ میری روزمرہ بسر اور صرف کے
لیے کافی ہی کچھ ہو جاے مگر چھ آنے سے زیادہ خرچ کرنے کو حوصلہ نہ بڑھاے
ہان اگر اتفاقیہ کوئی ناگزیر و ناگوار واقعہ ہو تو سرمایۂ پس انداز مذکورۂ بالا سے اعانت لے
اب رہے دو آنہ اوس مین سے ایک آنہ تعلیم و صلاح اطفال اور آدھ آنہ قرابتمندون
کی ترفیہ اور آدھ آنہ لوجہ اللہ مساکین کی خبرگیری مین دے مگر اس چھ آنہ کے مصارف
مین روزمرہ اعتدال کا لحاظ رہے ہان اگر طمع سے نفور کیا مدنا جائز کمائی والکی حوصلہ مندی

کرنا کردہ اونکو نہین پھانس لیتے ہین حالانکہ وہی پچاس ہزار کی رقم دینگے —

دوسرے صاحب نے اپنا نام محمد قانع بتلایا فرمانے لگے کہ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار پاتا ہون شکر ہی کہ مجھ نالائق کو بلامشقت صبح سے شام تک عزت و آبرو کہانیکو خدا دیتا ہی مین اسکو غنیمت سمجھکر پچھتر روپیہ ماہواری بچاتا ہون جسکو ایسے سرمایے مین شریک کر دیا کہ جو جائز سے سالانہ نفع ملجاتا جسکا مقدار کافی جمع ہو رہا ہی دس روپیہ بندہ زادہ کی تعلیم مین اور دس روپیہ امداد چچا صاحب مین خرچ ہوتا ہی دو روپیہ ۸ آنہ زاد راہ عقبی کے لیے علیحدہ جمع ہو رہا ہی اجراز ثواب کے سبب لیے ایک قومی مدرسے مین ڈھائی روپیہ دیتا ہون پچاس روپیہ مین میرا خرچ بخوبی ہوجاتا ہی اگر اتفاقیہ کوئی خرچ آگیا تو پس انداز سے اعانت لے لیتا ہون اور اسکا موقع کم ہوتا ہی بندہ اپنا خرچ ایک انداز سے معمولاً کرتا ہی تھوڑا کھانا اور پینا و رہنا ویسا ہی مثل مشہور ہی اور خوب جانتا ہون کہ اگر ماہواری سے اضل اپنا خرچ کر دیا تو قرض لینا پڑیگا جسکا ادا محال ہی کیونکہ خوب مجھے علم ہی کہ مین روپیہ کہان سے لاسکونگا حضرت اگر کوئی شخص معمول سے زیادہ صرف کریگا تو وہ مسرف اسوقت اور زیرباری کی حالت مین احمق نا عاقبت اندیش کہلائیگا سارا زمانہ اوسوقت یہی کہیگا کہ اپنے انداز مقدور پر کیون خیال نہ رکھا جو اس حالت زار پر پہونچا اسوقت جو حاضر باش ہین وہ بگڑے پر سلام بھی نہ لینگے توجہ تو درکنار ہی پس ان خطرات سے بندہ ہمیشہ اپنی چال قدیم کو نہین چھوڑتا ہی۔ ورنہ میرا عہدہ ایسا ہی کہ ہر قسم شخص کو بلا تعلق میرے مفر نہین ہی مگر اپنے روز تقرر سے مین نے کچھ ایسا ڈھنگ ڈال لیا ہی کہ میرے یہان کوئی اہل معاملہ کسی قسم کی شی یا تحفہ بھیجنے کا حوصلہ

تدابیر شایستہ پوچھنے لگے جسکا جواب معقول دیا گیا۔ اول الذکر صاحب سے اضمحلال
کا باعث دریافت کیا کیونکہ طی مسافت کی وجہ سے خیال پژمردگی سب کو تھا ارشاد ہوا
کہ بفضلہ مزاج درست ہی تنخواہ وافر ملتی ہی میرا طرز حکومت بھی اچھا ہی مطیع رعایا ہی کون
ایسا ہی کہ جو محمد یا اول سے سرکشی کرسکے میرے سامان ظاہری سے جیسا کہ ہی قیاس
ہوسکتا ہی کہ ڈھائی سو روپیہ ماہوار کافی ہو کچھ ایسی بے ترکیبی ہی کہ بسر نہین ہوسکتی جبتک
فتوحات سے اعانت نہ ملے فکر شب و روز ہی کہ پچاس ہزار روپیہ کہین سے مل جاوے
تو اور اپنا پس انداز ملا کر دو لاکھ روپیے کے سرمایے سے علاقہ خریدون۔ غالباً
منجانب اللہ تائید اوسکے لیے ہوگی ورنہ میری قناعت مین فرق آجائے اور میرے
کام تمام فتوحات اور وسائل دست غیب اور ابواب دستانہ سے بخوبی ہوجایا کرتے تھے
میری رعایا مین بہت ایسے متمول ہین کہ وہ ہمیشہ ابواب دستانہ سے بلا میری تحریک کے
اعانت کیا کرتے کیونکہ غیبیہ وسائل اور فتوحات کم ہمتی اہل غرض اور اشاعت تہذیب
سے بالکل نیست و نابود ہونیکے قریب ہین اور میں بھی اپنی دوست رعایا پر یہ بڑا احسان
ہی کہ اون کو کسی معاملے مین پھانس نہین دیتا ہون ورنہ تمام اونکے علاقے ضبط
ہوجاوین ساری صاحبی گرد ہوجاوے میرا دارومدار جملہ امور مین یہی ہی کہ جسطرح بنے روپیہ
پیدا کرے مگر خدا پر بھروسا کیے رہے قناعت ہاتھ سے نجاوے۔

(راوی) سبحان اللہ۔ واہ وا آپ ہی قناعت کے عامل ہین جیسے بنے روپیہ لینا چاہیے
اور قناعت قائم رہے۔ بیچاری رعایا بے نیاز بیش بھی آپ سے حضرت کا احسان یہ بہت بڑا ہی

عاقل آباد کے لکچر مین بتوضیح تمام بیان کیا گیا ہی لیکن جسقدر مجھسے ممکن ہی بیان کرتا ہون
ذرا سُنیے پرہیزگاری پر انسان کو عبور نہین ہوتا جبتک انسان کسی ملت و مذہب کا پابند نہو
جسکے لیے ضروری بات ہر مذہب والے کے لیے یہ ہی کہ توحید کو جانے خدا کی توحید
وحدانیت اِسطور پر پہچانے کہ اللہ تعالیٰ پاک بے نیاز مثل و شریک سے ہی اپنی ذات و
صفات مین یکتا جہان کو وہی پیدا اور پرورش کرتا ہی جسکے نہ مان باپ ہی اور نہ عشائر
و قبائل ہین ہمیشہ زندہ و قائم ہی نہ سوتا ہی نہ اونگتا ہی ایسا محافظ زمین و آسمان ہی کہ حفاظت سے
کبھی نہ تھکا ہی اور نہ تھکتا ہی اور نہ کسی کا محتاج اور نہ کچھ کھاتا پیتا ہی بجز اُسکے کوئی چیز لائق
بندگی کے نہین ۔ اوسکا علم ہر شی پر حاوی ہی ظاہر و پوشیدہ کو برابر جانتا ہی مخفی اور روشن
چیز اور سب کے دلون کے اسرار سے واقف ہی کھلی اور مخفی آواز برابر سنتا ہی بیماری اور
درد و دُکھ کا دور کرنا اُسیکا کام ہی محتاج و توانگر اوسیکے حکم سے انسان ہوتا ہی مخلوق کا رنج
و راحت نفع و مضرت حیات و فات اوسی کی جانب سے ہی سبکی حاجتین پوری کرتا ہی
علم غیب خاصکر اوسیکے لیے ہی وہ سب کو دیکھتا ہی مگر اوسکو کوئی نہین دیکھ سکتا ایسا
سُننے والا ہی کہ چیونٹی کی آہٹ تک سُن لیتا ہی ہر خشک و تر بحر و بر سے آگاہ ہی ہر جگہ
موجود ہی ہر شی کا حافظ و مددگار ہی نہ کسی چیز مین داخل اور نہ کسی چیز کا جز ہی اوسکے نزدیک
اچھا بُرا ایک ہی سب کو رزق پونہچاتا ہی قسم قسم کی روئیدنی اشیا اوسی کے حکم سے جمتی ہین
نیکی سے راضی اور گناہ سے ناراض ہوتا ہی احسان اور اچھی عادتون سے خوش ہوتا ہی
غرض اوسکی ذات و صفات کی باریکیان بشر کی عقل مین نہین آسکتی ہین اور جب انسان نے

نہین کرتا ہی اور بالفرض بھول چوک سے آگیئے تو اوسوقت بجنسہ اٹیٹ لصبوٰی تک کے
ساتھہ واپس کردیجاتی تا کہ کسی قیس شریف کو ناگوار نہو کہ جو باعث آیندہ ملال کا ہو یہ طریقہ
میرا ایسا ہی کہ کبھی اس سے مجھے مضرت نہ پہنچیگی ورنہ کسی طرح پر کوئی ماتحت میرا ناخوش
ہوا ہی اور نہ گمان ہی کہ آینہ ملول ہو سنیے حضرت جب میرا گذر بعنایات الٰہی بخوبی چلتا ہی
اور یہجا بھی لیتا ہون تو زیادہ کیون ہاتھہ پھیلاؤن نہ کسی کا دینا نہ کسی سے لینا نہایت
عمدگی سے بسر کیا کرتا ہون۔

(راوی) اسکا نام قناعت ہی کہ اپنی معاش کو بقدر ضرورت کافی سمجھہ لیا۔

وقار (م) حضرت۔ قناعت کے بعد انسان کے لیے وقار کا ہونا بالضرور ہی
جسکے سبب سے برانگیختگی نفس کے وقت انسان بھلا رہے کہ جلدی نہونے پایے
اور نہ ایسا توقف ہو کہ مطلب فوت ہو حکماء نے فرمایا ہی کہ جلدی تمام کامون کو خراب
کرتی ہی اور آہستگی سے امور اہمہ با حسن وجوہ درست ہو جاتے ہین غرضکہ نہ ایسی جلدی کرے
جس سے ابتری ہو اور نہ ایسی آہستگی کہ جو حد توقف ورکاہلی تک پہونچکر امور ضروریہ
اور مطالب لابدیہ کو گم کردے کیا خوب یہ مسئلہ اپنی عربی کتاب اخلاق مین سید عبدالعزیز
نے حل کیا اور لکھا ہی کہ وقار جلدی اور آہستگی کے اعتدال کو کہتے ہین (جیرز)

اتقا اور وقار کی رونق بلکہ جملہ امور محمودہ کی پرہیزگاری سے ہوتی ہی اور وہ یہ ہی
کہ انسان نیک اعمال اور ستودہ افعال کی عادت و مداومت کرے جسکا حد ادا کیے
یہان ٹرا درجہ ہی مین زیادہ اس فضیلت کی کیا تفصیل بیان کرون اور نہ کرسکتا ہون کیونکہ

مسلّم ہین اور اوسنے بچنے کی عادت شروع عمر سے اگر ڈالی جاے تو انتہای حیات
تک اوس سے بچ سکتا ہی اسکے لیے آسان ترکیب یہ ہی کہ لڑکے بچے شروع سے
بڈھون کی صحبت مین رہین ایسے نوکرون کے سپرد نہ رکھے جو پہلے سے بری عادت
سے نہ رُکین بہت دیکھا ہی کہ نوکرون نے بچون کو چوری کی عادت ڈلوادی جسکو
پہلے اولیای اطفال نے منع نہ کیا تجربے مین آیا ہی کہ اگر کوئی چیز نوکر کو درکار ہی اور
وہ نہین لے سکتا یا مالک نہین دیتا ہی تو اونھون نے ایسے وقت پر بچون سے منگانے
کی فرمایش کی جب کبھی کھیل اور تماشے کیطرف شوق اونکو ہوا اور وہ تنہا نہین جا سکتے
نوکرون نے کہا کہ جایئے اپنے گھر سے وہ چیز لایئے جو طاق پر احتیاط سے رکھی ہی
تو ہم ابھی اپکو تماشا نہایت اچھا دکھلا دیے لاتے ہین ورنہ نجائینگے بچہ تو جانتا نہین
کہ وہ کیسی چیز ہی وہ لے آیا اور چھپا کے لا یا کہ دیا تھا کہ ایسے لاو جس مین کوئی دیکھ
نہ سکے اور نہ نام بتلانا لیجیے جب سن تمیز کو پہونچے اچھی طرح سے اپنی ضرورت کی
اشیا چُرانے لگے ایسی ہی سب بُری باتون کی عادت ہوجاتی ہی ؞

میرے والد نے ہمیشہ نوکرون کی نگرانی رکھی وقت مقرر کر دیے عبادت کرنے کی
یا جو وقت مقرر ہوا وسکی خاص مقدار اور انداز پر خدا کی اطاعت و پرستش کی عادت ڈلوائی
کچھ احکام مذہب سکھلاے کبائر و صغائر گناہ کی مذمت اور اوسکے عذاب و سزا کے
حالات سُناے جسکی رفتہ رفتہ ہم سبکو عادت ہوگئی ہے اور اَلعَادَۃُ کَالطَّبِیعَۃِ الثَّانِیَۃِ اصول
مشہورہ سے ہی غرض کہ جو صغر سن سے عادت ڈالی جاے اوسکے ترک کو کسی وقت

توحید کو جان لیا تو بیگمان اپنے فرائض کو پہچان لیگا اور ادای فرائض مین کوتاہی
نہ کریگا (چیمبرز)

ای حضرات اسی توحید کے متعلق اور چند باتین ہین جنکا بیان کرنا بھی خالی از نفع نہین ہی میری ناقص سمجھ کے موافق یہ ضروری بات ہی کہ یہ بھی عرض کرون کہ خدا کو ایک سمجھے نہ اوسکے علم اور نہ اوسکے تصرف مین کسی کو شریک کرے اگر ایسا نہ کیا تو گویا خدا کو سمجھے نہ سمجھا اور نہایت بے سمجھی کی بات ہی کہ جن صفات کو خدا سے علاقہ ہی اونکو دوسرے سے متعلق سمجھے اور جبکہ انسان نے اپنے پیدا کرنیوالے زندہ رکھنے والے کو پہچان لیا تو سمجھ لیجیے کہ اوسکے برابر دوسرا بندہ عقیل اور خدا کا پیارا نہین ہی اور اوسکا پہچان لینا محض عقل ہی سے نہین ہوتا بلکہ ہدایت سے متعلق ہی جیسا کہ عاقل آباد کے لکچر مین مذکور ہوا ہی کہ ہر چیز کے واسطے سیکھنا بھی ضروری ہی - اور ہدایتین جسقدر قوم و امت کے مصلح و ہادی گذرے کر گئے ہین تمام کتب ان لطائف و شرائف سے مملو ہین اور سب مین غالبا تھوڑے ایر پھیر سے ایک ہی نتیجہ پیدا ہوتا ہی (چیمبرز)

اسکے لیے یہ بھی واجب التعمیل ہی کہ انسان بڑے بڑے گناہون اور چھوٹی چھوٹی خطاؤن پر اپنے خیال کو رجوع کرے مثلاً خدا کی عبادت بزرگون کی اطاعت کو اپنا طریقہ پسندیدہ تصور کرے اور جب خدا کی عبادت سے خوش نہوا تو ضرور ہی کہ بری خواہشون چوری زنا قتل نفس قماربازی اتلاف حقوق مردم آزاری وغیرہ کیجانب متوجہ ہوگا اور یہ جرائم بلکہ اسکے قریب بہت گناہ ایسے ہین کہ ہر مذہب و ملت مین

اب پہلی شق کی جانب توجہ کرتا اور بیان کرتا ہون کہ وہ ایسے کون کام ہین جن مین کوئی خرچ نہین ہوتا صرف حُسن تدبیر سے انجام اونکا ہوا کرتا ہی وہ انسان کے جملہ کام ہین جو صبح سے شام بلکہ انتہای زندگی تک ہوا کرینگے جنمین دینی و دنیوی شق کا استثنا نہین ہی جسکا نام عرف عام مین برتاؤ یا چلن (معاشرت) ہی صرف تامل و غور مصالح امور پر کرنے سے انصرام جملہ کامون پر ہوجاتا ہی ہان حُسن کلام یا شیرین زبانی ضرور درکار ہوتی ہی مگر انجام و اختتام کے لیے لابدی ہی کہ تعین وقت ہو اور جب اس سے تجاوز ہوا یا وقت ضائع گیا تو خرابی ہی یا کہ ایسے بے ڈھنگے پن سے کام کیا گیا جسکا نتیجہ اچھا نہوا تو حُسن تدبیر یا عمدگی غور نہین ہی کیونکہ حُسن تدبیر کا حاصل محض ایسا اجرای کار ہی جسکے نتائج و ثمرات عمدہ اور بہتر ہون نہ یہ کہ جلدی مین بلا اندیشہ مآل کے کر گذرے اور اوسکا فائدہ کچھہ مترتب نہو اور حُسن تدبیر کی شکایت کرے یہ محض بے عقلی اور نافہمی کا باعث ہی اور حُسن تدبیر کے استعمال کے لیے مناسب مدت و عرصہ کافی بھی ہونا چاہیے اگر کوئی چاہے کہ ہم ایسا کام کرین جو آنیوالی نسلین اوس سے متمتع و برخوردار ہون اور اوسکام کو صرف پانچ ہی منٹ کے غور و فکر پر شروع کرے فرمائیے کہ ایسا بھاری اور اہم کام ایسی خفیف مدت مین سرسری سوچ سے اچھی طرح انجام پاسکتا ہی اور اوسکے لیے آیندہ کوئی اُمید ہوسکتی ہی یا اوسکے لیے قیام و ثبات ہوگا۔

(حاضرین) ہرگز نہین ہوسکتا ہی آپ نے نہین سُنا اَلتَّعجِیلُ مِنَ الجَاہِلِ وَ التَّاَنّی

جی نہ چاہیگا اور اگر بالفرض تمام دن دنیا کے معاملات سے انسان کو فرصت نہین
ملتی ہے جس سے وہ پرہیزگاری کی جانب توجہ نہین کر سکتا تو اوسکی یہ خام خیالی ہے
کیونکہ دین کی تہذیب سے ہمیشہ دنیا کے کاروبار کو رونق ہوتی ہے اور دین کیا چیز ہے
ایک نصیحت ہے جسکی وجہ سے ہر آدمی دنیا مین نیکنامی اور آسایش اور سچی عیش اور دلی
مسرت اور قلبی راحت سے بسر کرتا ہے ورنہ دنیا کے برتاؤ مین ہر متنفس کا دم ناک مین
آجاے کوئی کسی کو کچھ نہ سمجھے اور کسیکا خیال و لحاظ کسی کو کبھی نہو یہ صرف اوس نصیحت
کی برکات و نتایج ہین مجھے ذرا کوئی صاحب بتا دین کہ جو شایستہ اقوام گذرین اونکو
پابندی کا دعوٰی تھا یا نہین اور اونکو کیا کیا فائدے دنیا کے نہ ملے تھے۔

(حاضرین جلسہ) بیشک ملے۔

انتظام

پارسائی کے شعبون مین انتظام بھی داخل ہے وہ کیا ہے کہ ہر ایک کام موافق
لیاقت اور مناسبت کے اندازے اور تخمینے انسان کرتا رہے تاکہ بدنظمی اور
بے بندوبستی سے زیر بار و بدنام نہ ہو جائے اور انتظام کا دو امور مین ہونا لابدی ہے
اول ایسے کام جنمین کوئی خرچ نہین ہوتا ہے صرف حسن تدبیر سے انجام پاتے
ہین دوم وہ کام جنمین خرچ کیا جاتا اور انصرام اونکا محض اصراف سے ہوتا ہے۔
یہ دو شق ایسے جامع و مانع ہین جنمین میرے نزدیک سارے کام دنیا کے
آگئے اور انھین سے اونکا تعلق بھی ہوتا ہے لہذا مین کہہ سکتا ہون کہ انکو دین و دنیا کے
لوازم سے بالضرور ربط ہے اور ربط ایسا جسکا انقطاع ممکن نظر آتا نہین۔

کرنے کے اعزاز کے واسطے خون لگا کر شہیدون مین داخل ہوے
تھے اور نواب کہلانے لگے) حاتم جنگ تھے کچھ اثاثہ منقولہ یا تعلقہ جاگیر نہ تھا
صرف بی بی کی امداد پر دار و مدار معیشت وعزت آرہا تھا یعنی اونکی بیگم صاحبہ کو
پانچہزار روپیہ ماہواری وثیقہ بلاناغہ خزانہ سرکاری سے ملا کرتا تھا بڑے جوڑ توڑ اور
ریشہ دوانیان حضرت نے کین اور کرائین درمیان والونکی خوب چلکھوتی ہوئی
ماما۔ اصیلون۔ مہریون کو خوب چٹا یا نذر و منتین بھی کین تو اعنداللہ کر کے مرادِ
بیل چڑھی یعنی عقد ہوا پہلے حتو خان نام تھا پھر بعد چندے حاتم خان بعدہٗ
حاتم علیخان کہلانے لگے بیگم سادہ مزاج تھی اور اپنے زعم ناقص مین عورتونکو
مدبّر اوسنے کبھی نہ سمجھا تو خود ہی خانگی معاملات مین اپنے والد کے مرنے کے بعد
ذرا بھی دست اندازی نہ کی حاتم علیخان بن بیٹھے اونھین کے سپرد کل امور کر دیے
اور کیون نہ کر دیتی جورو اخصم کا نازک ربط مشہور ہی ہے لیجیے اب کیا رہا وثیقہ دار
خانصاحب ہوگئے مُہر بھی بی بی صاحبہ کی اونکے قبضے مین آگئی مختارنامہ عام
کرالیا حاکمِ وثیقہ کے یہان آمد و شد کر کے اجازت وصول وثیقہ کی لے لی
جب کم ظرف یا ندیدے آدمی کو سامان تمول ملے تو وہ کسی طرح کھانا ہضم کر سکے
لیجیے صاحب اوتلا پڑے نوابی کے سامان و لوازم جمع کیے سواریان بھی متعدد
رکھین ضرورت سے زیادہ نوکر بھی رکھہ لیے حشرات الارض (مصاحبین خوشامد طبیعت
بھی آکر جمٹ گئے اب کیا تھا لوہے نے جوہر دکھا دیے افیون بھی گھلنے لگی شراب بھی

من العاقل مشہور مثل ہی۔

(خان بہادر) یہ کیا عربی مین بھیکھ مانگ رہے ہو جی صاف فرمایئے کہ جلدی کا کام شیطان کا ہوتا اپنی دیسی بولی خان بہادر کو پسند ہی ہان صاحب اب آگے فرمایئے۔

(م) سُنیئے حضرات۔

دوسری شق یہ ہی کہ جنمین خرچ سے اجرای کار ہوتا ہی یون تو ہر ایک کام مین صرف ضروری شی ہی مگر اوسکا اندازہ اور تخمینہ کرنا منتظم کے استعمال عقل پر منحصر ہی کون ایسا شخص ہی کہ جسکو پسند یا مرنہ ہوگا کہ ہمکو توفیر کچھہ ہوجا یئے اور کام بھی بخوبی ہو سب اسی فکر مین رہتے اور دعوی کرتے ہین کہ ہم اپنی حسن تدبیر سے صدہا ایسے کام کرچکے جنمین ہزارون روپے کا صرفہ تھا مگر تھوڑے سے خرچ مین نہایت نمود سے وہی امور کر ڈالے حالانکہ اوسمین حضرت نے محض اسراف اور فضول صرف کیا اگر حسن تدبیر سے کرتے تو زیر بار نہوتے جیسا کہ زیر بار ہوے ہین اسکی صدہا مثالین دے سکتا ہون کہ جسمین زیر باری بھی ہوئی اور کام بھی ختم نہوا بلکہ بامید نیکنامی کے بدنامی حصے مین آئی اگر ناگوار خاطر سامعین نہو تو کہون۔

(حاضرین) نہایت شوق سے فرمایئے ہم سب منتظر ہین۔

(م) بہت مبارک۔ سُنیئے۔

فضول خرچ نواب اور صاحبین خانہ خراب

ہمارے صدآباد مین ایک نواب کے خاندان مین رہا یہہ کہ اپنا نسب قائم

لمبا کاغذ انگریزی کا سے لیے ہوے گٹ پٹ کر رہا تھا سرکار کا نام جو لیا تو مین
کھڑا ہو گیا بابو نے مجھے دیکھا تو کہا ویل مرزا صاحب آپ جانتا یہ اخبار لندن کا
ہی آپ کے مالک کا نام دیکھو خبر والا بولتا ہی حاتم علی کھان (حاتم علیخان)
وہ بہت اچھا مانش ہی ایک چھوٹا سا کام مین اپنا نوکر لوگ کو دش بش مُہر
دینے مانگتا۔ کیا بہت بڑا امیر لوگ ہی مین نے جواب دیا کہ جناب بابو صاحب
ہمارا ایسا مالک ہی جسنے حاتم طائی کی قبر پر لات ماری ہی ایک دو اشرفی
کی کوئی حقیقت نہین تمھارے سر کی قسم مٹھیان بھر بھر دیدین کسی کو
ہماری سرکار کا سلام کرو اونھون نے بہت اچھا کہا۔

(حاتم) میرزا صاحب سچ کہنا کیا اس فقیر کا نام لندن مین پہونچ گیا مین نے تو
بھائی ایسا کام نہین کیا جسمین وہانتک نام جاتا۔

(سرور) لندن کیا چیز ہی دور دور پہونچا اور پہونچیگا لیجیے فرمائیے کہ ایسا عمدہ
خسخانہ کس امیر کے یہان ہی جان پناہ کا نام ہی نام تھا ایک ٹٹی سے
سے تمام گرمی ٹال دیتے تھے۔ یہان جب جانین کہ گرمی کا گذر تو ہو
ہرگز نہین اسکی ناموری کیا کم ہی۔

(حاتم) بھائی اسکو اور بھی رونق دونگا۔

(لطف) اب اسمین کیا باقی ہی۔

(حاتم) کوئی حاضر ہی (آواز کی دیر تھی کہ حاضر کی دس بیس آوازین آگئین)

ڈھلنا شروع ہو گئی ذرا ذرا سی بات پر اشرفیان خرچ ہونا آسان سمجھا گیا
حاتم علیخان سے تھے کہ جنکا مزاج عرش پر پہونچا جنکو پھوس کا چھپر ملنا دشوار تھا
اونکو گرمیون مین خسخانہ بھی ناگوار تھا کوٹھی کا کوئی دروازہ ایسا باقی نرہا جسمین
عمدہ ٹٹی خس کی نہ لگائی گئی ہو اور وہ نفاست مزاج جسکا کہنا فضول ہی مصاحبین
ایک ور جمع ہوے تو یہ ذکر شروع ہوا (مرزا عیش) واللہ دل پگھلا جاتا ہی کلیجہ
منھ کو آرہا ہی گرمی سے فتور عیش مین آگیا (شیخ سرور) حضرت گرمی وہ بلا ہی
کہ توبہ ہی بھلی اب تو نہ کسی چیز مین لطف ہی اور نہ سرور ہی جتنی دیر اپنے جھوپڑے
مین رہتا ہون وہ تکلیف سہتی ہی کہ بیان کیا کرون وہ تو حضور کے دربار مین
جسوقت آتا ہون جان آجاتی ہی۔
(میر لطف) کیا کہنا یہان کا ہم غریبون کو بلکہ تمام شہر والون کی مفر اسی جگہ ہی یہ
دروازہ سلامت رہے زندگی کا لطف ہر ایک یہان پاتا ہی۔
(حاتم علیخان ذرا سا چونک کر) کیا کہا بھائی یہ کیسکو بنا رہے ہو کسکا ذکر ہی۔
(لطف) کیا ارشاد ہوا آقای نعمت کو نمکخوارون نے ایسا فرمانا نہایت نازیبا ہی ہم تو
اپنے مالک کو دعا دے رہے ہین اوسکی سخاوت کا ذکر کرکے جی خوش
کرتے اور ناز کرتے ہین کہ واہ رے ہمارے نصیب کہ ایسے دریادل کی
کی رفاقت ملی جسکا شہرہ شہر مین ہی۔
(عیش) میر صاحب نے کیا فرمایا کہ تمام شہر مین شہرہ ہی آپکو معلوم نہین کل ایک بات بہت

(حاتم) نام بھی کچھہ ہی یا بے نام کے نواب صاحب ہین -

(لطف) تلیّاوالے صاحبزادے -

یہہ کہنا تھا کہ قہقہے اوڑے کوئی کہتا ہی کہ تلیّا کے صاحبزادے نہین مینڈک کہیئے کوئی فرماتے تھے کہ برخوردار تالاب کوئی بولا نہین نواسۂ دریاے شور کے کسی نے کہا کہ اجی وہ سمندر کے پوتے - اب ایک ہلڑ مچ گیا کانون کان آواز نہین جاتی بات کیا تھی کہ اونکے دروازے پر تالاب چھوٹا سا تھا اور وہ نواب بڑا مُدَبِّر خوش انتظام تھا گھوڑے ہاتی بھی تھے ضروری سامانِ امارت سب کچھہ تھا مگر خوشامدیون کا درخور نہ تھا لہذا اوسکو بخیل تجویز کرکے اونکا نام لینا صبح کو چھوڑ دیا صرف تلیا کے صاحبزادے مشہور کر دیا وہان سے نکالے گیے تو یہان پونہچے -

(عیش) ہماری سرکار کی بلند حوصلگی کا کیا ذکر ہی اس شہر پر کیا بڑے بڑے شہرون کے نواب سامنے نہین آتے بلکہ برابر ہی اونکا عقیدہ ہی کہ حضور ہی کے نام سے ہم سب بکتے ہین نہین تو کوئی نہ پوچھے اب نوابی کہان ہی

(لطف) نوابی ہی کیا چیز - کچھہ بھی نہین ایک نام ہی نام ہی نواب وہی ہی جو ہماری سرکار کی طرح دریادل ہو نہین تو ایک تلیا والے کیا کم ہین -

(سرور) بیشک سچ فرمایا آپ نے - دیکھیئے کوئی ایسا ہی کہ ساری قنوج کا عطر کیوڑہ مول لیکر ٹنٹی بلکہ ہزار ہا لکو کھاٹیان چھڑکا دیے - کل حکم دیا شام ہی

جاؤ عطر خان داروغہ سے کہو کہ ابھی گلاب بیگ کو قنوج بھیجین شام تک
جسقدر عرق گلاب کیوڑا ملے لے آوین اوسی سے اب ٹٹی چھڑکی
جائینگی اور خبردار محلسرا مین بھی خسخانہ بیگم صاحبہ کے لیے اس سے بڑھکر
طیار رہو۔

(لطف) آپ یہ کیا فرماتے ہین بڑا خرچ پڑیگا کچھ تو سوچیے۔

(سرور) کیا سوچینگے موج ہی گئی حکم ہونا تھا وہ ہوگیا داروغہ صاحب پر کرو

(حاتم) سنو بھائی حاتم (مراد اپنے سے ہی) بات کا دھنی قول کا پختہ ہی دنیا
ادھر کی اودھر ہو جایے مگر زبان نہ بدلیگی یہ تو مجھے میرے اوستاد نے
پڑھایا ہی نہین اب تو ایسا ہی ہوگا حکم نہین پلٹ سکتا۔

(سرور) مین تو عرض کرچکا میر صاحب اونکے یہان نوکر رہے ہین جنکا شام تک نام
کوئی بخیل بھی نہین لیتا بس اونھین کیطرح مزاج سمجھے کہہ دیا مگر وہ کام کیا
یہ خیال نہین کہ پیچھے مصاحب فیق شہر کے امیر غریب کیا کہینگے مین اونکا
نام نہ لونگا کبھی شام تک زبان پر نہ لاؤنگا۔

(حاتم) یہہ کون سخی داتا ہین جنکے یہان پہلے میر صاحب تھے۔

(عیش) اجی حضور جانے دیجیے کیا آپ کو بھی اصرار ہی کہ مانتے ہی نہین

(لطف) (نہایت اصرار سے) وہی نواب صاحب ہاتی جنکے دروازے پر
بندھے ہین۔

(عیش) بس استفسار متعجب ہو کر صرف ایک سو دو من وزن ہے اور وہ بھی تین وزن
اور سات ہزار یہہ کون ایسی بڑی رقم ہے۔
(حاتم) کچھہ پروا نہین سیل چند خزانچی کو حکم دو کہ ہنڈی مداری شاہ صاحب کے
نام کرا دے اور شاہ صاحب کو دیوانجی سے لکھا دو کہ آپ پنا بڑھیا
عطر حنا کیون نہین بھیجتے ایک من ڈیڑھ من تو بھجوا دین جسمین دو نمرہ کا
کام چلے اور یاد رکھو کہ کل سے عطر ملا کر کیوڑا و گلاب ٹٹی پر چھیرکا جاے اور
داروغہ جی مجھے بتیا نہ بتلائیے مین کون ہون اور کیا نام ہے۔
(سرور) لکھہ لٹ بلکہ کرورو بدم لٹ آپہی ہین اور حضور کا اسم عالی نواب حاتم علیخان بہادر
حاتم جنگ ہے۔
(راوی) کیا خوب مصاحبین نے خطاب بھی تجویز کر دیا۔
(لطف) پھر بخشش و کرم کیون نہو اجی داروغہ صاحب دعا کرو تسبیح پھیرو کہ خدا
کرے لڑکا ہو اسد کی ذات سے امید ہے کہ دعا قبول ہو۔
(داروغہ) صبح و شام کی کیفیت ہے۔
(عیش) الحمد للہ اب کیا ہی چین ہی چین ہے۔
(حاتم) واہ داروغہ صاحب یہ کیا کہہ رہے ہو محض غلط ہے۔
(داروغہ) بہت معتبر خبر ہے یقین مانیے صبح و شام لگ رہا ہے صاحبزادہ کھلائیے
بی انارکلی نے مجھسے کہا تھا۔

سب سامان موجود ہی شہر کے آخر ناکے تک اسی خسخانے کی مہک جاتی ہی

(عیش) ذرا انصاف کرو کیا کہتے ہو اجی ہوا موافق ہو اور ریل کی ڈاک گاڑی بھی چلے تو خدا جھوٹ نہ بلاوے کانپور تک اسکی خوشبو پہنچے اور ایسا اکثر اتفاق ہوا ہے۔

(لطف) آپکا فرمانا نہایت صحیح ہی آپکی خوشبو ملکون ملکون پھیلی ہی کیا خسخانہ کی کانپور تک بھی خوشبو پہنچا ہے ضرور جا پہونچی ہی۔

(راوی) خدا کی مار جھوٹون پر۔

کئی روز بعد داروغہ صاحب نے بل پیش کیا نواب نے فرمایا کہ ہمکو ایسی واہیات بات سننے سے الجھن ہوتی ہی داروغہ نے کہا حضور اپنی صفائی کے لیے حساب پیش کرنا ہر نوکر کو اچھا ہوتا ہی۔

(سرور) کیا فرمایا جناب عالی کو تکلیف نہ دو کیا آپ بے اعتبار ہین اور کون ایسا لمبا چوڑا حساب ہی کہ اس قدر جلد پیش کیا۔

(داروغہ) بہت تھوڑا حساب مگر مالیت کی گٹھڑی ہو گئی صرف چار مدین اسوقت لکھ لی گئین متفرقات کو یکجا کر کے علیحدہ یکمشت لکھ دیا سنیے عطر حنس (دو من) کیوڑہ (نصف من) گلاب (۵ من) متفرقات عطریات (۴ من) کارخانہ دار نے یکمشت رقم بتائی ہی کہ ہزار روپیہ بھیج دیجیے آخر مہینے پر حساب ہو جائیگا اور مینے کہدیا ہی کہ اب صرف دس من کیوڑا روز آوے۔

اور دہلی کے منتخب ارباب نشاط کشمیریوں اور نقالوں کا ہجوم ہوگیا مگر سب سے
زیادہ لطف دیدار بخش و غوث بخش تالگرامیوں کے ناچ گانے مین تھا اس
طائفے نے سب کو گرویدہ کیا اور خوب لوٹا کئی ہفتے اسی ناچ و رنگ مین گذرے
دنیا و ما فیہا سے خبر کسی کو نتھی اسی ملاہی و ملاعب مین خاندان نواب غرق رہا صرف
پانچہزار کا وثیقہ اور چند نوٹین اوس ایام کی تھین جبکہ جہان آرا بیگم (زوجہ محتشم جاتم علی
نابالغہ تھین وہ کہانتک مدد دین اور خرچ ایسے کہ ایک صوبہ کا سالانہ خراج آن واحد
مین خرچ کرنے سے قلق نہ آیے اور پھر سل چند خزانچی نے ایک کا ہندسہ
لکھ لیا حساب کرتے وقت دو صفر صحیح کیے پیچھے سو روپیہ کی رقم ٹھیک ہوئی
پھر داروغہ مصاحبین کی کتر بیونت اور چہارم کا ٹھکانا نہین حساب آخر مین کیا گیا
تو اسّی ہزار کی میزان تین ہفتے کے مصارف کی ہوئی متفرقات صرف روزمرہ کا کیا کہنا
پس اگر پہلے سے نواب دشمن عقل اپنے خستجانے کا معمولی انتظام کرتا تو بیس روپیہ
مہینا کافی تھا اور اگر قبل ولادت اپنے فرزند ارجمند کے جشن تولید کا تخمینہ کرلیتا تو
غالباً عمدگی اور خوش انتظامی سے آٹھ ہزار بھی خرچ نہ ہوتا اور نیکنامی بھی علحدہ ملتی
مستحق مارے مارے نہ جاتے سچے دعاگویوں کا بھی بھلا ہوجاتا اور اسّی ہزار کی علت
مین مکان املاک نیلام نہوتا دیوانی کے پیادے نواب مصنوعی کی گرفتاری کی
زحمت نہ اوٹھاتے۔

میرے نزدیک بلکہ تمام عقلا کے نزدیک وہ شخص بڑا بیوقوف ہی جسنے آمد و

(حاتم) سچ ہے صاحب ہمکو خبر ہی نہین اور غضب تو یہ ہی کہ جناب بیگم صاحبہ نے بھی نفرمایا۔

(راوی) بالکل عقل کا دشمن اور آنکھہ بھی ندارد باہر کے آدمیون کو خبر ہی مگر اوسکو ذرا بھی نہین ۔ غرضکہ وہی ایک روز مین لڑکا پیدا ہوا بس کیا تھا شادیانے بجنے لگے مبارک سلامت ہونے لگی نواب ہی کہ شاباش انگرکھے کے بند ٹوٹے جاتے ہین کسی کی فرمایش ہی کہ دہلی کا طائفہ آوے کوئی کہتا ہی کہ کشمیری ابھی بولائے جائین کسی نے کہا کہ ابھی کوئی اہلکار لکھنو جائے زہرہ و مشتری کو لے آئے کوئی صاحب فرمارہے ہین کہ تار جائے تو توقف نہو اور نہ سہی یہانکے جسقدر مشہور طائفے ہین وہ تو آجائین اسی روز کیلیے آسرا لگائے تمام عالم ای شہر اللہ آمین کر کے وہ دن آج آیا داروغہ بوڑھا کشمیری ایک خلفشار مین ہی کسکی سُنے کِسکا جواب دے ایک آدمی اور فرمایشونکی انتہا نہین گویا کہ پُل ٹوٹ گیا مجلسا علیحدہ پیش خدمتین مہریان ماماَئین دوا اصیلین چلی آتی ہین اور برابر یہی فرمایش کہ جلسے کو کیا دیر ہی سونا چاندی جواہرات نثار کے لیے چاہیئے بڑی بیگم صاحبہ (خوشنود امن حاتم علیخان) ناخوش ہورہی ہین دیکھو قمر در عقرب اور زحل ورابعہ مین کوئی دیر نہین ہی کیا کرایا سب اکارت جائیگا۔

نواب کو کچھہ سوجھائی نہین دیتا شادی مرگ کی حالت ہو رہی ہی روپیہ کا پھیکنا اور خرچ کرنا اوسوقت کچھہ وقعت نہ رکھتا تھا آخر شام تک لکھنو کے طائفے چیدہ

اور سُنیئے — تمام زمانے کے فضول خرچ بسم اللہ اور ختنہ اور بیاہ کا
بھی معقول بندوبست ہی کبھی اسکا خیال نہین کہ ہمارے ہمچشم عہدہ دار و برادری والے
کس طور سے رہتے ہین کیسی کیسی فیاضیان کرتے اور ناموریان لیتے ہین مگر اونکو اسکا
زیادہ خیال ہی کہ ایسی بیہودہ فیاضی و کسب ناموری سے ہمیشہ علیحدہ رہنا چاہیے
جسکا مآل زیرباری اور قرقی و نیلام جایداد اور گرفتاری ہی بخیل کنجوس مکھی چوس بننا
قبول ہی مگر یہہ ذلتین اوٹھانا ہرگز منظور نہین کیا آپ نے نہین سُنا کہ الہ آباد کے
ضلع کے ایک رئیس ہمارے اسی ضلع مین چند روز ہوے دو سو روپیہ کے تحصیلدار
تھے اونکے باورچیخانہ اور توشک خانے کا خرچ پانسو روپیہ مہینے کا تھا بالآخر
جایداد بھی نیلام ہوئی نوکری بھی گئی قید بھی ہوے اب دو روپیہ کی نوکری بھی
نہین ملتی ہی —

ایسا ہی فتح آباد کے سید محمد کا ذکر ہی کہ اونکو بھی نواب بننے کا شوق ہوا کسی
نواب کے یہان کے خرچ دیکھکر جی للچایا کہ ایسا ہی کرنا چاہیے تاکہ اوس سے
اپنی بات بڑھی رہے لکھنؤ کے بگڑے خاندان مین قرابت کی لڑکی بیاہی لڑکا
بیاہا شادی خرچی ایسی کی اور ایسی فیاضی پر کمر باندھی کہ میرے شیر نے علاقہ تک نہ رکھا
نوبت باینجا رسید کچھہ معافی کے قطعے تھے وہ بھی نیلام ہوے قید بھی ہوے
اب ایک مہاجن کے دروازے پر بیٹھا رہتا ہی وہ مہربانی سے دو روٹیان اور
ششماہی پر ترس کھاکر کپڑا بنوا دیتا ہی —

خرچ پر نظر نہ کی اور سب سے زیادہ کو مغرور ہی کہ جسکے لابدی اور اتفاقی خرچ محض قرض کے بھروسے پر چلتے ہون۔

(چیرز)

انسان کو چاہیئے کہ سب سے پہلے سال آیا ماہواری مداخل و مخارج کی رقوم کا تخمینہ کرے اور اوسی مین کل خرچ کا بھگتان کرتا رہے نہ کسی کا دینا اور نہ کسی سے لینا اپنا طریقہ رکھے مین نظیر کے طور پر ایک اپنے دوست کے مداخل و مخارج کی کیفیت سُناتا ہون وہ ایک سو پچھتر روپیہ ماہواری کے تحصیلدار ہین اور دس روپیہ ماہواری فیس حسٹبری سے ملتا ہی اور اپنی ملکیت سے جو نفع ملتا ہو اوسکا ذکر نہین وہ پردیس مین ایک سو پچاسی روپیہ ماہواری کا انتظام رکھتے ہین اور پھر ایسا اوجلا خرچ کہ ناجائز طور پر کوئی اونکا مداخل نہین اوسکی تفصیل یہ ہی کہ پچاس روپیہ کو وہ اپنا نہین سمجھتے اوسکا نام ناگزیر خرچ کی مد رکھا ہی اور پندرہ روپیہ تعلیم اطفال اور پچیس روپیہ خرچ سواری اور بیس روپیہ اہل قرابت کی خبرگیری اور پچھتر روپیہ اپنے روزمرہ مصارف مین خرچ کرتے ہین اسی مین گرمی و جاڑا اور برسات کے مصارف مگر سب اعتدال کے ساتھہ کسی مین کمی بیشی نہین جب کبھی کوئی اتفاقیہ کام آیا اوسی پچاس روپیہ سے کہ چھہ سو روپیہ سال کا پس انداز ہوتا ہی خرچ کر دیا البتہ جب سے انکم ٹیکس تشخیص ہوئی ۵ ماہواری کے لائق ہر ایک مد سے کفایت نکال لی ذرا پہلے ناگوار ہوا تھا اب اوسکا بھی خرچ ناگوار نہین سمجھہ لیا کہ ہم سے باطلاع لیا جاتا ہی اگر اسیقدر تنخواہ کم کر دی جاے تو کیا ہو۔ (چیرز)

امور عفت کو وہ ختم عمدہ طرح پر نہین کر سکتا کیا آپ آزادی سکوت سمجھتے ہین کہ کسی
مذہب وملت کی پابندی نہو جو دل مین آیا بے تکلف کر گذرے قیود مذہب کو
ڈھکوسلا اور حلال وحرام کی تفریق کو واہیات جھگڑا سمجھے ہمنے ایک مسلمان دیکھا ہی
کہ اپنے کو علامہ تصور کرتا ہی چھوٹے چھوٹے اخبارون مین کبھی کبھی وہ اخبارن مین
کچھ مضامین درج کرتا تھا اسی پر ناز وفخر تھا روزے کو بھونکون مرنا فاقے سے جان
دینا نماز کو بیہودہ اوٹھنا بیٹھنا کہا کرتا تھا دعا خدا سے مانگنا نہایت مرتبہ خراب تصور کرتا تھا
ایک مرتبہ حضرت وکالت جی کے امتحان مین شریک ہوئے اتفاق وقت کہ ناکام رہے
اب کہتے پھرتے ہین کہ مین نے سزا پائی جو کہا تھا وہ سامنے آیا مین نے کسقدر قانون
یاد کیا قطعی کامیابی کی امید تھی مجھے ایک بھی درجہ نہ ملا اور دیکھو ملا یعقوب تسبیح لیے ہر وقت
گھمایا کرتا تھا قانون کبھی کبھی دیکھ لیتا تھا جب کبھی مین کہتا کہ کتاب دیکھو تو وہ کہتے کہ اللہ سب
بیڑا پار کریگا وہی ہوا کہ درجہ اول کا سارٹیفکٹ ملا مین خشک رہ گیا آخر وہ حضرت بھی
مذہب کے پابند ہوگئے۔

دوسرے ایک ہمارے دوست کایستھ ہین ہم اونکے ساتھ عرصے تک انگریزی
فارسی پڑھے وہ بھی پوجا دھیان گیان کو لغو سمجھتے تھے آخر ایک مصیبت مین پھنسے
تو سب لالہ صاحب بھول گئے پھر خدا ہی یاد آیا۔

ہمارا مقصد یہ نہین ہے کہ پابندی اس درجہ کرے کہ تعصب کے بارے کہین کا نہ رہے
اگر غیر مذہب والے سے کپڑا چھو گیا گویا ناپاک ہو گئے کسی غیر ملت والے سے ملت وخلت

ابھی کی بات ہی ہمارے پروس مین دیوان خوشوقت رای بہادر رہتے تھے کیسے کیسے محلات و باغات تھے عمدہ تعلقہ تھا سود آتا تھا نوٹ والے دیوا بھی مشہور تھے حکام کے نزدیک معزز ہندو مسلمان اپنا سردار جانتے تھے وہ بھی سب کو اپنا ہی تصور کرتے تھے اونکے سامنے تک اچھا کارخانہ رہا اونکے صاحبزادے اقبال بہادر نے ایسا چوپٹ کیا کہ توبہ ہی توبہ اونکو اپنے خرچ و آمد پر توجہ نہ تھی تمام کارندے کھا گئے اور رای صاحب صرف رای رہ گئے اب قصیدہ پڑھکر امرا کے یہان سے کچھ لے آتے ہین جسمین گذر چلتا ہی مکان نہ رہا اب ہمارے چچا جان کے باغ مین ایک کچا مکان ہی اوسی مین پڑے رہتے ہین اونکو کھیت والدہ ماجد نے دیدیا ہی جس سے عیال کی غریبانہ بسر ہوتی ہی اسد اگر کسی کے ذہن مین بھی یہ امر گذر سکتا تھا کہ رای بہادر کا خاندان ایسا مٹ جائیگا کہ پھر اقبال مند نہوگا۔

اور سُنیے ہماری برادری مین ایک خاندان مشہور تھا اوسنے بھی لڑکیون کے جہیز لڑکون کے مراسم شادی مین اپنے اندازہ سے زیادہ خرچ کیا ایسا مٹا جسکے اب خالعمند ہونے کی امید نہین۔

انتظام کی نظائر بیان کرنے مین زیادہ حرج و فرصت ہوتا ہی معاف کیجئےگا اب اصل بیان کی طرف رجوع ہی۔

آزادی

عفت کے لیے آزادی بھی ضروری چیز ہی کیونکہ جبتک انسان مین آزادی نہوگی

کرے اسکا نام آزادی نہین ہے بلکہ گمراہی اور بغاوت ہی ہر محکوم کو چاہیے کہ اپنے حاکم کو اپنی اطاعت اور خوش کرداری سے راضی رکھے کوئی اپنا حق خدمت اطاعت نہ ثابت کرانا چاہے شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہی ؎ منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنی ✤ منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت ✤ شکر خدای کن کہ موفق شدی بخیر زانعام و فضل خود نہ معطل گذاشتت — بعض حجتی یہ بھی کہینگے کہ اپنے حقوق اور دعاوی کا اپنے بادشاہ سے مانگنا کوئی ناز یبا و ناگوار نہین ہی دیکھو ان بھی بچے کو بیمار نگے کبھی دودھ نہین دیتی ہم اسکو ہرگز قبول نہین کرتے بلکہ کہتے ہین کہ بیشک مان دودھ بے مانگے نہین دیتی مگر اوسکی محبت ایسی ہی کہ بچے کا ہرگز بھوکا رہنا اوسکو پسند نہین ہوتا ہی وہ بالضرور وقت و محل پر دودھ پلاتی ہی اگر لڑکا قبض و درد شکم مین دودھ مانگے تو ہرگز اوسکی مان کھانے کو نہ دیگی اور اگر اصرار کریگا تو بے شک خشم نمائی اور مجبوری کو تنبیہ و سزا ہی بدیگی ایسا ہی اگر کوئی لڑکا اپنے باپ سے جابرانہ پیش آئیگا اور زبردستی اپنے حقوق مانگیگا جسکے پانے کی قابلیت اوسمین نہین ہی حالانکہ اوسکے مشفق پدر نے اون حقوق کا دینا اور اوسے منتفع ہونا ایک وقت خاص کے لیے اوٹھا رکھا ہی اور لڑکا نا آل اندیش اپنی جلد بازی سے اپنے بزرگ کے ناصحانہ عمل اور دوراندیشی کے خیال کو جابرانہ دست اندازی تصور کرتا ہی فرض کیا کہ ایک شخص کے دو لڑکے ہین ایک سن رشد کو پہونچ گیا دوسرا بالغ بھی نہین ہوا اول الذکر اپنے حقوق سے فوراً متمتع ہوگا اگر اوسکا تمتع دیکھکر چھوٹا بھائی قبل از

پیدا کی ہے لیجیے کافر بنگئے کہیں سے کے نہ رہے خُذ مَا صَفَا وَدَع مَا کَدَر پر عمل کرے
دل بیار و دست بکار رہا کرے جس مذہب ملت مین ہو اوسکی تحقیق بدرجہ انیق کرکے
ایسا پابند رہے کہ پھر کسی جانب توجہ نہو اور دنیا کی معاشرت مین امور مذہبی کی مداخلت
ہونے دے اپنے دل پر قابو رکھے تو پابندی مذہب سچی ہی ورنہ تماشی اور زور ہی
سنئیے آزادی کیا چیز ہی وہ یہ ہی کہ انسان اچھے پیشے اور پاک حرفے سے مال پیدا
کرے اور عمدہ محل پر صرف کرے بیجا و خراب مصرف سے محترز اور مجتنب رہے
اور اس کسب معاش مین کسی طرح متعصبانہ اور جاہلانہ قید اور روک ٹوک نہو اگر ذرا بھی جہل اور تعصب کا
دخل ہو تو آزادی نہین ہی اور تجارت و زراعت سے بڑھکر کسی حرفے مین جا بجا آزادی
نہین ہی دیکھیے تجارت ہی سے ہر قوم و ملک نے آبرو و ترقی پائی افسوس ہی کہ
اسی کو اب ہم سب نگاہ حقیر سے دیکھتے ہین اگر کسی نے جوتا بیچنا شروع کیا تو وہ چمار ہی
کہلائیگا اگر کپڑے کا روزگار کسی نے کیا تب لیجیے جولاہہ ہو گیا جب ایسے واہیات
تصورات اور بیجا کلمات ہین تو آزادی کہان ہی مجبوراً نوکری کریگا کہ جس سے بڑھکر
مجبوری کسی مین نہین ہی ـ

سنئیے آزادی یہ نہین کہ بادشاہ وقت سے بغاوت کرے اوسکے حکمون کو نمانے
یا کہ بیجا و باغت سے مجبور کرکے احکام متمنیہ کو خود بادشاہ سے منسوخ کرائے اور بیجا الفاظ
اور ثقیل کلمات سے بادشاہ یا اوسکے کارکن کی توہین کرے اور چاہے کہ تمام
رعایا کو گمراہ کرے اور بالآخر اوسکے خراب نتیجے سے تمام ملک کو آبادی کی عوض برباد

اگر دلی عقیدت و ارادت ہی تو ضرور تمھارے حال پر لطف و توجہ ہوگا کبھی کسی
چیز کی استدعا نہ کرنی پڑیگی خواہ مخواہ اوسکا انصرام ہو جائیگا اور مالک یقیناً تمھارے
حقوق بے التجا و درخواست کے عنایت کریگا۔

سخاوت

آزادی کے بعد سخاوت بھی ایک تعلق خاص عفت سے رکھتا ہی وہ ایک ایسی
چیز ہی کہ جسکے زور سے دولت و زر کے صرف کرنے مین دریغ نہو اور جسقدر کسی کو
ضرورت ہو بے تامل و بے تکلف دے ڈالے۔ تجربہ کارون کا قول ہی کہ کوئی
قوم رونق نہین پکڑتی جبتک سخاوت و خوشخوئی اوسکی مصلح و رہبر نہو۔ اور انسان کے
اعمال گرانسنگ نہین ہوتے تا بسجائیکہ خوشخلقی و سخاوت نہو کیونکہ ایمان کو بھی قوت
انھین سے ہوتی ہی اور بے ایمانی کو بدخلقی و بخل سے طاقت ہوا کرتی ہی۔ یہ سخاوت
ایسا لفظ معنی خیز ہی کہ معمولی کلمات سے اوسکی تصریح غیر ممکن ہی مگر میری دانست مین

متعلقات سخاوت

متعلقات سخاوت یہ ہین ۱ کرم جس سے مال کا خرچ کرنا نفع عام کے لیے انسان
کو آسان معلوم ہو اور اوسکے فاعل کی قدر و منزلت ہو ۲ ایثار کسی شخص کو ایک
چیز کی احتیاج یا تعلق خاص ہو اور دوسرا شخص مستحق اوسکو ملنگے تو فوراً دیدے مثلاً
مسافر و یتیم و بیوہ و طالبعلم وغیرہم کہ جو محتاج ہون ۳ عفو اوسکو کہتے ہین کہ انسان
باوجود قدرت کے مکافات نہ لے بلکہ نیکی و خوشخوئی سے غیر کی خطا و بیجا حرکت پر
نظر نہ کرے ۴ مروت وہ ہی کہ نفس راغب ہو اور انسان دوسرے شخص کی فائدہ
رسانی اور خرچ لابدی کی بہمرسانی مین سیرچشمی سے کبھی تنگی و انکار نہ کرے ۵ نیل

وقت اپنا حق باپ سے مانگیگا تو باپ کیون نہ اوسکو سمجھائیگا بیشک سمجھائیگا اور جب بھی باز
نہ آیا تو تنبیہ بھی کریگا مگر کسی اپنے اندوختے کو بیجا صرف کرنا ایک نااہل کے ہاتھہ سے
پسند نہ کریگا ایسی حالت مین اگر وہ ناسمجھہ بیٹا دعوی کرے کہ دوسرے بھائی پر
پیار ہی اور مجھسے محبت باپ نہین کرتا تو یہ نازیبا امر ہی بس بعینہ یہ حال بادشاہ عادل
اور رعایای محکوم کا ہی یہ نہایت غور کی بات نہین ہی بلکہ موٹی بات ہی کہ جب ہم
خدمت کسی کی کرینگے تو وہ کیون نہ ہمپر توجہ کریگا بالضرور خیال کریگا ؎ دوبار
گر آید کسی بخدمتِ شاہ * سوم ہر آینہ در وی کند بلطف نگاہ ۔ تو جب ہم اپنے
بادشاہ کی اطاعت مین جانفشانی اور جان نثاری اوسپر کرینگے تو وہ ہمپر کیا نگاہ
لطف نہ فرمائیگا بلکہ بیمحل مانگنے سے کوئی کسی کو کچھہ نہین دیتا ہی ؎ بیوقت مین
بھی کچھہ ملا ہی * بیتا کہین حکم بن ملا ہی * یہ بھی جان لیجیے کہ اس باعث سے
کیا نتیجہ مترتب ہوگا بلکہ خفت عقل اور عجلت مزاجی ثابت ہوگی ۔

اگر اسکا نام حقوق مانگنا یا آزادی قرار دیا ہی تو یہ آزادی نہین ہی آزادی یہی ہی کہ
بلا کسی جبر وظلم کے ہر محکوم اپنی زندگی اچھی طرح بسر کرے کوئی شخص کسی کی عزت معاشرت
کو ضرر نہ پہونچا سکے اگر قید ملت و مذہب نہ رہے تو رند و لامذہب کہلائیگا اور اگر
منحرف حکم شاہی سے ہوگا تو باغی و گمراہ اوسکو سب لوگ کہینگے (چیرز)

ہر انسان کو چاہیئے کہ اپنے مالک و آقا کے اتباع کو اپنا فخر جانے اور ہمیشہ
خلوص و ادب کے ساتھہ اوسکے مصاحبین و رفقا و امرا و وزرا کی تعظیم بجا لاے

بیہودہ خرج کرنا ہے ہر عقیل نے تجویز کیا ہی اور فی الواقع یہ ایسا ہی ہے

(ر) اب اگر کوئی مضائقہ نہو تو عفت و پارسائی کی ضداد بیان فرمایئے

(م) بہت اچھا یہ تو ضروری امر ہی خیر سُنیے۔

جس انسان مین حیا اور دماثت و حُسن سیرت اور آشتی و ضبط نفس و صبر و قناعت و وقار و تقویٰ و انتظام و آزادی و سخاوت یا سخاوت کے متعلقات کرم ایثار عفو مروت نبل مواسات سماحت مسامحت نہین ہی اوسکو پارسا کوئی بشر نہین کہہ سکتا بلکہ وہ بدکار بیحیا و خواہش پرست و طامع حریص و بدعادت و بیوقر بے تمیز و مُسرف بعیقل کہلائیگا۔

انسان مین اگر مذکرہ بالا بارہ صفات اور چار متعلقات سخاوت نہ پائی جائین وہ ہرگز پارسا یا اہل عفت ہونیکا دعویٰ نہ کرے کیونکہ زبانی جمع خرچ سے پارسا بشر قرار نہین پاسکتا جبتک صفات بالا کا استعمال اوسکی طبیعت نہ کرلے۔

کیا آپ لوگ بدکار کو اوسکے ظاہری سامان دیکھکر پارسا فرمائینگے اور اگر فرمائین تو دلائل بھی ارشاد ہون۔

(حاضرین جلسہ) ہرگز نہین ہم لوگ تو اگر ایک بھی صفت کی کسر پائین تو بدکار کہینگے اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا اور صدر انجمن کا شکریہ و مقرر کی تعریف کے نعرے بلند ہوئے۔

(پانا) نفس ہمیشہ افعال پسندیدہ و سیرت ستودہ کے کرنے سے خوش
و مسرور رہے ۶ مواسات - اپنے یارون اور احباب و مستحقین کی اعانت سے
معیشت اور ضروری امور مین قوت اور مال سے کرنا اور اس مرتبہ معین ہونا کہ اوس
حقدار کے انجاح مطالب مین دریغ نہ پایا جاوے ۷ سماحت (جوانمردی) آسانی
یعنی بخوشی خرچ کرنا اور بذل اوسکی ضد ہی یعنی ایسی خوشی سے خرچ کرنا کہ جسکا
دینا واجب نہین ہی ۸ مسامحت ترک کرنا ان امور کا جنکا ترک غیر واجب ہی
اور یہ واجب التعمیل امر انسان کے لیئے ہی کیونکہ سخاوت کا تکملہ ہرگز نہین ہوتا
جبتک یہ صفات ہشتگانہ نہون سخاوت یہ نہین ہی کہ غیر مستحق کو سیکڑون روپیہ
دیا جاوے اور حقدار محروم رہے مثلاً دروازے پر محتاج سائل بیٹھا ہی کپڑا اور جوتا
درکنار شام کو بھی دو آنے تک نہین ملتے جس سے تمام دن کا فاقہ ٹوٹے اوسکی تو
خبر مالک خانہ تک نہو اور اگر ہو تو کہہ دیا جاوے کہ ہمکو خدا سے لڑنا منظور نہین ہی ہمکو
خدا ہی نے نہ دیا تو ہم کس طرح دین اگر دین تو اپنا دشمن خدا کو بنائین اور ارباب نشاط
بے تکلف دیوانخانے مین داخل ہین محفل آراستہ ہی رخصت کیوقت دو ڈھائی سو روپیہ کا
خرچ ہونا کچھ بات ہی نہین اور عقیدہ یہ کہ اونکو دینا بڑی ناموری ہی دور دور سخاوت و بخشش کا
چرچا کرینگے اور حاتم کی تعریف تمام جہان مین پھیلیگی - طالبعلم کو ایک چراغ تیل دینا
ناگوار خاطر مگر محفل رقص و سرود مین اگر تیل کے ہزار دو ہزار پیسے خرچ ہون تو کیا پروا ہی
تو اگر ایسی سخاوت ہی اوس سے ہر انسان کو بچنا چاہیے اسکا نام تو بیوقوفی ہے

بھائیون کی طرح تقریر بلیغ و پرفصاحت کرون اور نہ میرا کچھ ایسا تجربہ ہے جس سے
مدد لے سکون اور نہ مجھ مین ایسی بلاغت او معنی آفرینی ہے کہ اس معنی خیز عنوان مین
دو چار فقرے طرآری اور لسّانی سے کہون بہتر ہے کہ دوسرا اور کوئی نامزد فرمایا جائے

(خان بہادر) میان صاحبزادے کیون گہبراتے ہو یہ پڑھا لکھا کس دن
کام آئیگا ہمارے حضور (علامہ) نے یہ ہزارون روپیہ تمہیں کسواسطے خرچ کیے بیان
کرو ہمنے تو تمکو برابر ضرب ضربوا فعل فعلوا کرتے سُنا مگر کبھی نہ دیکھا کہ کوئی کام
کیا ہو یا دو ہاتھ آگے بڑھکر مارے ہون اب وقت آگیا سیفہ یہ لو و صف کی صیفت سمجھا دو

(محمد شجاع) کیا آپ نے واہیات بک بک لگا دی ہان معلانا یہ تجویز منسوخ
نہین ہو سکتی اب بیان فرمائیے اور ماشاء اللہ آپ کس بات مین کم ہین تحریر مین تقریر مین
بفضلہ آپ کو ید طولیٰ ہے اور اس تقریر مین وقت ضائع جاتا ہے۔

(خان) کیون صاحب آپ شجاع کہلاتے ہین اس دھوکے مین نہ رہنا وہی مثل
سچ ہے کہ پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل۔ خان کی نسبت بکبک واہیات کے بیہودہ
کلمات کسطرح آپ نے کہے اس سیف پنج انگشتی کو کیا آپ نہین جانتے یہ شجاعت کا
نام دنیا سے اوٹھا دیتا ہے۔ خبردار اب پھر ایسا نہ کہنا ورنہ تمھارے بوڑھے باپ پر رحم
ہرگز نہ کرونگا وہ میرا مُنہ بولا بھائی ہے۔

(شجاع) چچا صاحب کیا بگڑ گیے بکبک بہت اچھا لفظ ہے الف لیلہ او مثنوی وغیرہ
مین یہ الفاظ ہین اور تمام لغات واہیات کے معانی سے پُر ہین آپ بُرا نہ مانیے

حصہ پنجم

رشید التہذیب

جسمین داد گری و انصاف کے متعلق تقریر ہی

دوسرے روز کچھ دن رہے سے گرد نواح اور بستی کے آدمی جمع ہو گئے
اور ہر شخص مشتاق تھا کہ دیکھیے انصاف و دادگری کا بیان آج کیسا کیا جاے اور
کیا کیا نکات و باریکیاں بیان ہوں جب سامعین کا ہجوم ہو گیا اور وقت معمولی
بھی آگیا تو صدر انجمن مع گروہ مقررین و علمای اکابر تشریف لاے حاضرین نے
فرط انبساط سے خوشی کے نعرے بلند کیے جس سے تمام رستہ اور کوٹھی گونج
گئی۔ اپنے اپنے موقع پر سب بیٹھ گئے معمولی مکالمت کے بعد یہ طے پایا کہ
آج جناب رشید التہذیب خلف رابع علامہ صدر انجمن کے عدالت کے عنوان
مین بیان کرین اور انکو تکلیف دیگئی کہ بیان کیجیے۔

(ر) مین اس دشوار گزار مرحلہ سے اگر علیحدہ کیا جاون تو بڑا کرم و نوازش ہی
کیونکہ مین اسقدر قابلیت کا مادہ کہان سے لاؤن جس سے مین اپنے بڑے

محمد و احمد کا قصہ نہین سُنا۔

(حاضرین جلسہ) فرمایئے ہمنے نہین سُنا۔

احمد و محمد دو بھائیونکا ذکر

(س) صمد آباد مین دو بھائی احمد و محمد کسی ماں نے مین تھے اتفاق وقت
کہ نازعہ ہوا خوشامدیون نے بیچ پر رکھہ لیا کسی عدالتی قانون پیشہ سے بھڑوادیا
اب ذرا سُنیئے۔ (ق) قانونی (د) محمد (الف) احمد (ہ) ہدایت قانونی کا بھائی
اُنکے باہم باتین کیا ہوئین۔

(ق) (د) سے مین آپکا صادق دوست ہون جو ارشاد ہو بجالاؤن۔

(د) مین کچھہ نہین چاہتا صرف باہمی مصالحت درکار ہی۔

(ق) لاحول ولا کیا خوف کچھہ ہی کہ آپ صلاح چاہتے اور آپ کیا تنہا ہین

(د) بیشک اکیلا ہون۔

(ق) اور مین کہان گیا پس ہاتھہ لایئے قول مردان جان دارد انشاء اللہ
احمد کو درست کیے دیتا ہون ✤ دو دل یک شود بشکند کوہ را ✤ اگر کہیے ابھی اونکا
سر اوڑا دون۔

(د) نہ بھائی صاحب ایسا نہین وہ بھائی چھوٹا ہی عورتون کے بہکانے
سے گرگذرا اصلاح کرا دیجیئے۔

(ق) آپ نرے گول آدمی ہین دیکھیے ٹھیک بناتا ہون۔

(د) بہت اچھا۔

(خان) اگر ایسی ہماری کتابون مین ایسے کلمات ثقیل ہین تو دل ما شاد و چشم ما روشن شوق سے کٹ جاؤ تاکہ لغت یاد ہو جایئے۔

(م) رشید التہذیب کیون نہین بیان کرتے بیفایدہ تقریر مین اضاعت وقت ہوتا اور زیادہ خیال بیکار وقت جانیکا ہی بیان بھی کرو سب کہتے ہین کیون حکم بجا نہین لاتے

(ر) الامر فوق الادب تعمیل کرتا ہون ذرا متوجہ ہو جایئے وادگری جسکا بامحاورہ ترجمہ عدالت یا انصاف ہی۔

وہ انسان مین ہرگز نہین ہوتی اور نہ انسان اوسپر عبور کرسکتا جبتک انسان مین صداقت نہو اور وہ ایک ایسی سچی دوستی ہی کہ جسسے شرعًا و عقلاً بیگانگی کا پردہ نہ رہے اور دو شخص نہایت اتحاد و یگانگی سے ایسے ایکدل ہو جائین کہ جو اپنے کو مکروہ و ناگوار ہو وہ دوسرے کے لیے بھی پسند نہ کیا جایے اسی محل کے لیے پرانا فقرہ ہر چہ بر خود مپسندی بر دیگران مپسند موضوع ہوا تھا۔

اور جو بہبود کہ اپنے لیے مطلوب ہو وہ اپنے دوست کے لیے بھی چاہا جایے اور یہ انتہائی مرتبہ ایمان کا ہی کیونکہ ہرگز ایماندار قرار نہین پا سکتا جبتک کہ وہ اپنے دوسرے کی بہبود نہ چاہے مگر آجکل اسکے خلاف ہی دوستی کے پردے مین خونخواری اور دوست آزاری کا بازار گرم ہی صداقت تو اب یہ گئی ہی کہ فریب و دغا سے ایک اپنے ہم معاہدہ کو خراب کرے اور اوسکو لوٹ کر اپنا گھر بھر لے اور ایسی مکاری کی باتین کرے جس سے وہ بیچارہ اپنے انجام پر نظر نہ کرسکے کیا آپ نے

یا تمھارے باپ کی مدخولہ بڑھیا یا کہ خسر جان تمھارے آگے خیر صلاح ۔ ذرا ہوش
مین آجاؤ تم سب ویسے کے نشّے مین چور ہوگئے ہو بابا کا مال رشوت و سودخواری کا
جمع ہوگیا ہی وہ کے دن چلیگا ۔

(الف) متعجب ہو کر یارمین کیا کرون بڑھیا نہین مانتی کہو تو ابھی معافی مانگون

(ہ) ذرا سنو جلدی نہ کرو اسی مین خراب گئے اور تباہ ہو جاؤگے تمھارے
بھائی اب فکر مین ہین کہ سب چیز مین ترکہ لین اور بڑھیا کو نکال دین اور ذرا چین چیڑ
کرو تو اور بھی مسرت ہو مجھے اپنی بیماری ہین یہ فقرے ایسے برے معلوم ہوے
کہ معاذ اللہ ۔ مجھے تو ایک مہینے سے بخار آتا ہی بھائی ۔ طاقت بالکل نہین رہی

(الف) گھبرا کے اندر گیا اور کہا سنو بڑی بی بی ہدایت اللہ صاحب یہ کہہ رہے تھے

(ب) اندر بلالو کیا اونسے کچھ پردہ ہی وہ تو اپنے لڑکے ہین ۔

جب اندر آیے تو کہا کہ حضرت اپنے بڑے سپوت کے حال سُنیے ۔

(ب) سب سُن لیے اب کچھ بندوبست کرو ۔

(ہ) ذرا تردد ہی کہ میرے بھائی صاحب اوس جانب ہین اور سب لوگ اونکو مانتے ہین

(ب) تو بڑو ۔ پھوٹ ڈالدو بھائی صاحب کو بھی بلالو ۔

(ہ) خرچ درکار ہی ۔

(راوی) اسی کے لیے تو یہ سب کچھ ترکیب نکالی گئی ہی ۔

(ب) مجھ سے بندوبست نہین ہو سکتا مگر بہنوئی سے لونگی ۔

(ہ) اپنے بھائی قانونی سے - احمد کو اپنے داؤن پر لاؤن کچھہ حریف دم خوردم کی حبس مین ٹھہرے -

(ق) بیشک ضرور - اور مین نے کیون محمد کو پیچ پر لگایا ہی بات تو یہی ہے -

(ہ) الف سے اے بھائی تمکو کہانتک ڈھونڈھون میرے حواس ٹھکانے نہین ذرا ٹھنڈاؤن تو کہون -

برف آیا شربت گھلا کیوڑہ ڈال کر زہر مار کیا تو فرمایا کہ ای بیوقوف تو کہان رہتا ہی تجھے کچھہ دنیا کی خبر بھی ہی ہم تیری فکر مین آدھہ موے ہوگئے بلکہ زندہ شمار نہ کرو اور تجھے کوئی پروا نہین -

(الف) فرمایئے فرمایئے بھائی صاحب اور آپکو فکر نہو تو کسکو ہوگی -

(ہ) بس مجھے پڑ ڈال دیا مین اکیلا کیا کرسکون اکیلا ہنسنا یا رونا برابر ہی -

(الف) وہ بات کیا ہی تنہائی کرون تو فرمایئے -

(ہ) بیشک ضروری بات ہی جسکے لیے علحدگی لازمی امر ہے -

(الف) لیجئے تنہائی کرلیے تو (ہ) نے یون کہا کہ بھائی زمانہ نازک ہی بچکر چلنا چاہیے جبتک گروہ نہو - کیا تم نے واہیات باہم فساد کر رکھا ہی ذرا غور کرو کسیکے کہنے پر نہ آؤ ورنہ کہین کے نہ ہوگے اب تو نام خدا جوان ہوئے بال بچے کے دن آگئے نوکر ہوگئے ترقی کی امیدین ہین تمکو نامناسب ہی کہ اپنے بڑے بھائی کو ستاؤ وہ معزز باعلم شخص ہی تمام اشخاص کو اوسطرف رجوع ہی تم یا تمھاری بی بی

بفضلہ آپ بھی کماتے ہین کیا پروا آپ کو ہی آپکے والد نے رشوت سے مال پیدا کیا آپ متقی آدمی ہین آپ کے کس کام کا ہی صدقہ دیجیے رد بلا۔

(د) واقعی مجھے مال ناجائز نہین چاہیئے مگر جسمین میرا روپیہ لگا ہی وہ کیسے چھوڑ دون

(ق) ہرگز نہین۔

(ہ) کیا ثبوت ہی کوئی آپ کا ساتھی ہوگا آپ یا یہہ ہمارے بھائی صاحب بس ترکی تمام شد۔ اوس جانب سب کوئی پھر روپیہ خرچ کرنیوالے کے سب ساتھی + آپ دینتکا مال بیدریغ خرچ نہ کرینگے وہان مال مفت دل بیرحم۔

(د) آپ صاحبزادے ہین مانا کہ قانون جانتے مین نے بھی تمام عمر اسی مین بسر کی ہزارہا فیصلے کرڈالے اور رات دن یہی کیا کرتا ہون۔ میرا ثبوت یہی ہی کہ جو قانون قبول کرے ذرا سمجھیے مجھے آپ نہ سمجھائین مین شاکر بندہ ہون اگر میری تقدیر مین ہی تو لیلونگا ورنہ کچھ پروا نہین ہی۔

(ہ) قانونی بات سمجھکر۔ مولانا صاحب مین برے جی سے نہین کہتا آپ کا خیر خواہ ہون اس مناقشہ کا مآل خراب ہی آپ پر صدمہ خدانخواستہ آیا تو پھر آپ کے چھوٹے چھوٹے بچے ہین۔

(ق) مولوی صاحب اس ناتجربہ کار کی بات کا کیون جواب دیتے ہین اور علیحدہ جا کر کہا کہ حضرت خلیابی اور تقسیم کا دعوی کرو ون خرچ کا خیال نہ کیجیے مین محنتانہ نہ لونگا صرف اوپر کا خرچ ہوگا جس مین دس بارہ ہزار روپیہ نہایت کفایت سے صرف ہوگا۔

(ہ) میری رای یہ ہے کہ محمدؐ سے ملون اور زمین و آسمان کی کھاؤن اور ادھر کی جھکاؤن پھر دیکھ لیا جائیگا۔

(ب) بھیا خوب سوجھی مگر خیال رکھنا کہ سمدھ سالا اوسکا نہ جاننے پائے ورنہ پھر پھنڈ ہو جائیگا وہ کسی طرح صلاح ہونے دینگے مین چاہتی ہون کہ ادھر ادھر دبیہ جا ہے ہو جائے مگر اوسکو کچھ نہ دون تمھارا مجھے بھروسا ہی۔

(ہ) آپ اطمینان سے تشریف رکھیئے مین جاتا ہون کھانے کا وقت بھی آگیا

(ب) اور یہان احمد نے زردہ قورما پولاؤ تمھارے لیے پکوایا وہ کہان جائیگا۔

(ہ) اس تکلیف کی کیا ضرورت تھی مین تو بھائی صاحب کے ساتھ کھانا کھاتا ہون اور آج مولوی محمد کی دعوت بھی ہے وہان انتظار ہوگا۔

(ب) وہان خوان چلا جائیگا آج خوب موقع ہی جو کیے گا نہین۔

(ہ) اسکی کیا ضرورت وہان بھی تو طلیار ہی خیر بھجوا دیجیے۔

(راوی) اسی کی تو خواہش تھی وہ پوری ہوئی۔

ہدایت احمد صاحب تشریف لائے تو اپنے بھائی سے کہا کہ معاملہ جو کس ہے

(قانونی) شاد باش برادر زندہ باش۔

دس بجے رات کو دونون بھائی اور چند مصاحب ہمراز جمع ہوے حسب وعدہ محمد بھی آئے تو بعد تناول طعام یہ ذکر ہوا۔

(ہ) مولوی صاحب آپ سازش و فساد کرے تو عجب ہی سب بھائیون سے ملجائیے

اور رشتہ قائم ہوتا ہی — اور جب اسی مہر و الفت کا زوال ہوجاتا ہی تو ماں باپ اپنے
لڑکون کے جانی دشمن ہوجاتے غرضکہ صداقت و الفت کا ساتھہ ضروری چیز ہی

وفا

اور اگر صداقت بلا الفت ہی تو عدالت کا استعمال نہین ہوسکتا ہی۔ بعد الفت کے وفا بھی
تکمیل صداقت کے لیے درکار ہی وہ کیا ہی کہ جائز یاوری اور اعانت سے تجاوز نکیا جائے
مگر عرف مین یہ ہی کہ جو کسی سے وعدہ کیا جائے اوسے پورا کرے اور حقدار کے حق کو
ادا کرے مگر فی زمانا بڑے بڑے لوگ وعدہ کرتے اور بجا آوری کے لیے قسم
شرعی بھی کھاتے ہین لیکن ہرگز اوسکو ختم و وفا نہین کرتے یہانتک کہ مدعی خواہ بندہ
مجبور ہوکر مضرت بھی اوٹھاتا ہی اور یہ صاحب قسم کھاکر فرما دیتے ہین کہ یاد نہ رہا ورنہ
ممکن تھا کہ ایفای وعدہ نہ ہوتا بالفرض کچھہ ہی ہوتا مگر پورا وعدہ ضرور کرتا لیجیے وہ صاحب

شفقت

قسم کھاکر علحدہ ہوگئے اور ستیاناس دوسرے کا ہوا۔ اسکے بعد شفقت بھی چاہیے
گو کہ شفقت عام مشہور لفظ ہی مگر اس معنی خیز کلمے کے مطالب جہانتک ہم سمجھتے ہین
یہ ہین کہ ایسی مہربانی اور رحمدلی انسان مین ہو … دوسرے کے رنج و تکلیف
دیکھنے سے بالمجبور سہا … دل ٹوٹے اور بے اختیار اوسکے دفع کرنے پر
صرف ہمت کرے اور مبتلای مصیبت کو رہائی دلائے اور بمقتضای اپنی فطرتی
نرمی کے کسیکے کام مین کوتاہی و غفلت اپنے امکان بھر روانہ رکھے اہل کمال کا
قول ہی کہ انسان کا رشتہ اتحاد باہم جسقدر استوار و محکم ہی دوسرے کو ایسی مضبوطی
نصیب نہین ہی پھر کیا سبب ہی کہ اپنے ہمجنس کی مصائب و تکلیفات کو دیکھکر ہمدرد

(راوی) شاہ باش صداقت اسیکو کہتے ہین ایک بھائی اس جانب قم کاٹنے لگا دوسرے سے نے فریق ثانی کے یہان ڈورا ڈالا لیجیے پھر کیا تھا۔

قصہ مختصر دونون کی بربادی ہوئی اور درمیانی خوب لطف مین رہے اچھے مزے اوڑائے بس ایسی صداقت پر تین حرف (ل ع ن)

الفت

اور صداقت کو استحکام ہرگز نہین ہوسکتا جبکہ الفت نہو اور اوسکا اطلاق اوسوقت ہوسکتا ہی جب متفق الرائے ہوکر ایک دوسرے کی مدد و معاونت ایسی کی جاوے جس سے مخالف کا زور گھٹے عام اس سے کہ وہ اتفاق تدبیر معیشت کے لیئے یا اوسکے سوا اور چیز کے لیے ہو اسیکا نام ہمدردی ہی اور ہمدردی ایک ایسا جوہر انسان مین ہی کہ جسکی بدولت جمہور مین اوسکا اعزاز و وقار ہوتا ہی اور اوسکے دل مین ایسی معہ الفت ہوتی کہ وہ کسی اپنے ابناے جنس کی اعانت و دستگیری مین دریغ کرنا اہلی خلاف انسانیت جانتا ہی اور یہ تصور بالکل یقینی امر ہی غور کیجیے کہ جب کسی قوم نے عروج پایا اوسے الفت و ہمدردی ہی سے اوسکو رتبہ بلا تمام اقوام فاتح اسیکے طفیل سے اُمم سلف پر قابض و غالب ہوتے ہین اور جب اوسی الفت و ہمدردی نے کنارہ کشی قوم کے طبیعتون سے کی تو ادبار و شامت نصیب ہوئی اور ایک دیگر قوم کے غلام و مفتوح بنے۔ اور کچھ اسیپر حصر نہین ہی تمام دنیا کے امور اسی الفت و مہر کے وابستہ ہین اغیار جنسے کبھی اگلی شناسائی نہین ہوتی پھر وہی اس مہر و الفت کی وجہ سے ایسے گرویدہ ہوجاتے ہین کہ یگانون سے بڑھکر حرج مرج مین شریک ہوتے اور نیا سلسلہ ربط کا ایسا شروع ہوجاتا ہی کہ آخر مین قرابت

اول الذکر تو مشہور عام ہی البتہ آخر الذکر کا بڑا درجہ ہی کہ جسکو نسبت وحی حاصل ہوتی ہی
اور اوسیکو قرابت الٰہی بھی کہتے ہین اہل کمال سے نے ہمیشہ اسی کے لیے کوشش کی
جسمین وہ کامیاب ہوے چونکہ مجھے اسوقت اول الذکر کی نسبت بیان کرنا منظور ہی
لہذا اسطرف توجہ بالفعل نہین کر سکتا ہون۔

کیا بشیر و نذیر کی آپ نے کہانی نہین سُنی صلہ رحم اگر سیکھا چاہے تو اوسی سے
سیکھے جان نثاری کا انداز خویشی و قرابت کا طریقہ سب اوسی سے اخذ ہو سکتا ہی۔

(حاضرین جلسہ) ہمنے نہین سُنی وہ کیسا تذکرہ ہی۔

بشیر و نذیر کا قصہ

(ر) حیات پور مین ایک رئیس محمد یحییٰ تھے اونکے دو صاحبزادے تھے۔ ا۔ بشیر جنکا
نام آیندہ حرف ب سے پہچانا جائیگا یہ بڑا سیر چشم نیک مزاج مدبر تھا۔ ۲۔ نذیر جنکے
نام کی علامت ن ہی وہ فرانیکر جی کے ساتھ فضول خرچ و ناعاقبت اندیش بھی تھا
دونون نے اپنے باپ کے بعد لاکھون کا سرمایہ پایا اغیار خانہ برانداز کی سعایت
سے میل جول نرہا تو یہ خلفشار کی بات چیت ہوئی۔

(ن) بھائی صاحب آپکی حُسن تدبیر و خبرداری نے تو ہمکو کہین کا نہ رکھا نہایت
تکلیف سے بسر کرتا ہون کیا بالکل مال آپ ہی اپنے قبضے مین رکھینگا ہمارے باپ کا
کچھ نہ تھا کیا میری مان نے مجھے پیدا نہین کیا۔

(ب) بھائی کیا کہہ رہے ہو باپ کی چیز کا کیا مذکور ہی میری جان بھی تمہاری
ہی اور اب ایسے الفاظ ثقیل زبان پر ہرگز نہ لاؤ زمانہ کیا کہیگا جو ضرورت جسوقت ہو

توضیح

سہو+ ماں باپ کی اشفاق تو مشہور ہی ہین اونکی شفقت کی تفسیر کے لیے کوئی
الفاظ ہی نہین ملتے اور جب کبھی کسیکو تشبیہ کے ضرورت ہوتی تو والدین ہی کی شفقت سے
مثال دیجاتی ہی اسکے بعد حاکم و بادشاہ کی شفقت کے درجے ہین اور بعض اوقات
بلکہ اکثر اوس سے بھی بڑھجاتے ہین اگر بادشاہ حکمران کے قلب مین شفقت نہو کبھی
عدالت نہو سکے اور نہ رعایای محکوم فراغت سے اپنی زندگی بسر کرے اسی شفقت
کے اثر سے بادشاہ کے یہ منظور نظر ہمیشہ رہتا کہ کوئی میری رعیت دل شکستہ و مظلوم نہو
اور کسی قسم کا آزار قوی سے ضعیف کو نہ پہنچے اور اگر کوئی ظالم ستائے اوسکا انصاف
میرے ہاتھ سے ہو مردم آزاری اور جفا شعاری کی بیخ و بن نہ رہے اگر شفقت نہو
تو اوسکو کسی کے رفاہ سے واسطہ نہ رہے اور جب کسی بادشاہ یا حاکم کے قلب سے
شفقت زائل ہوئی ادبار سلطنت مین آیا رعیت پریشان و خوار ہوئی روی زمین کے
تواریخ اور وقائع سے تصدیق جسکی ہوئی ہی اعلی شخص کو اپنے ادنی پر اور عام کو اپنے
برابر والے پر شفقت اگر نہو کرتی نظام کائنات درہم و برہم ہو جاتا اسکے بعد انسان

صلۂ رحم

کو چاہیے کہ صلۂ رحم کی جانب توجہ کرے یعنی جب انسان کو تحشم ذاتی اور تمول صفاتی
حاصل ہو تو اوس مین اپنے اقربا و رشتہ دارون کو عام اس سے کہ اونکو کیسا ہی بُعد ہو
شریک کرے اور اونکی خبرگیری سے دریغ ہمت نہ کرے اور قرابت باطنی و
ظاہری کا بھی خیال رکھے اور اونکے ادائے حقوق کو واجب سمجھے صوفیہ کا
قول ہی کہ قرابت دو قسم کی ہوا کرتی ہی ایک گوشت اور خون کی ہو دوسرے جان و دل کی —

(ب) بھائی ایمان اور صلۂ رحم بھی کوئی چیز ہی انکا شرعی حصہ بھی نہ دو اور ان کی وجہ کفاف کے لیے بھی مقرر نہ کرو کیا یہ شرط انصاف ہی۔

بالآخر رد و قدح کے بعد مال کے دو حصے ہوے ایک نصیبہ نے لیا اور نصفی مین اوسکی بہن و والدہ سے نے بانٹ لیا بشیر نے کچھ نہ لیا اور کہا کہ مین زور بازو سے پیدا کرونگا مال مشکوک سے تمتع نہ لینا چاہیے۔ نذیر نے سال ہی کے اندر لٹا کے برابر کر دیا واللہ مری اوسکا بھی تر کر لیا وہ بھی چوپٹ کیا بشیر کی کمائی اور حسن تدبیر نے ایسی ترقی کی کہ اوسنے بہت کچھ پیدا کیا نذیر بحال تباہ اپنے بھائی کے ایک دوست سے ملے اور کہا کہ ہماری سفارش بھائیصاحب سے کرو۔

(دوست بشیر سے) نذیر کا حال سنا اب تو دو وانے بھی اوسکو نہین ملتے قرضے کی ڈگریان جاری ہین وہ روپوش ہو رہا ہی تمام اثاثہ خانگی و دکانداری نیلام ہو گیا لڑکی لڑکے محتاج خانہ سے پرورش پاتے ہین بی بی اپنے بھائی کے پاس چلی گئی آج رات کو دوسری دن نذیر نے میرے ساتھ کھانا کھایا۔

(ب) مین ایسی دن کے لیے اثاثہ مشترک رکھنا چاہتا تھا افسوس کہ خوشامدیون کے فقرے مین آگیا اب کہان ہی چلیے ابھی لے آون۔

(دوست) اب بہت رات گئی کہان تلاش کرون صبح لاؤنگا۔

غرضکہ رات بہت بیقراری سے بشیر نے کاٹی علی الصباح اپنے دوست کے در پر جا پونہچا کہ پتہ لگاؤ جب پتہ لگا کے وہ لے آیا تو چھاتی سے لگا لیا اور اوسکی تد تمیزی

کوٹھی سے لیا کیجئیگا۔

(ن) یہ آخر کے کلمے یا اور اسی قسم کے الفاظ ہمیشہ مجھے وحی تکلیف دیا کرتے

ہین مجھے عند الضرورت اجازت لینے کی ہو اور آپکا مالکانہ تصرف کہین ہی نصاف ہے

(ب) مین نے کبھی کوٹھی سے جسمین شرکت آپکی ہی ایک پائی بھی نہین لی اپنے ہی

سرمایے سے کہ جو باپ کے عہد سے علیحدہ ہی بسر کرتا ہون۔

(ن) ایسی دیانت پر بندہ اعتقاد ہی نہین رکھتا میرا جو کچھہ ہو حصہ شرعی کے مطابق

تقسیم کر دیجیئے۔

(ب) ایسے الفاظ نہ کہو جسقدر ضرورت ہو لے لیجیے۔

(ن) ہمکو اس تکلف کی ضرورت نہین جسقدر ہمارا ہو دیدیجیے اپنا لے لیجیے

ورنہ مآل اچھا نہوگا۔

(ب) بہت اچھا جو تمھاری مرضی ہی میری۔ بہن اور آپ اور والدہ یا مین چار ہی

حصہ دار ہین۔

(ن) کچھہ نہین مین اور تم نصفا نصف بانٹ لون عورات کو کبھی ہندوستان مین ملا ہی کہ آپ ہی

دینگے کیا آپ عرب مین تشریف رکھتے ہین۔

(ب) ہم اور آپ کون قوم ہین مسلمان کہ ہندو اگر اسلام سے تعلق ہی تو ویسی ہی بات

رکھیے ورنہ جو دل مین آ نے دیجیے۔

(ن) ہم بہن و والدہ کو سمجھا لینگے آپ عدالت کا خیال نہ کرین۔

سپاہیون کی طرف سے لکھا کرتا تھا یا جسکو جو ضرورت ہوتی خط لکھا تا تھا اوسکا دوسرا بھائی چچازاد للوخان جسکا باپ بھورے خان تھا یہ بھی دونون اوسی منشی کے ساتھ رہا کرتے تھے جو پیدا کرتے تھے ایک بندھے خرچ کر شاملات مین بہت مدد مل جاتی تھی جب ملک فتح ہوا اور فوج سرکار واپس آئی تو بہت تکلیف سے یہ خاندان بھی آیا اول سفر دور دراز دوم ضیق معیشت - پھر کلوخان بیمار ہوے گاڑی کے بیل مرے - گاڑی ٹوٹی وہ چھوڑی للوخان و بھورے خان نے ڈولی بنائی منشی کلوخان کو سوار کر کے اپنے کاندھون پر لاے ایسے وقت کی تمنائین اور کلوخان کے وعدے جیسے تھے قابل سماعت ہین -

(ک) چچا بیماری سے نجات ملی اور جی گیا تو بیشک کرنیل صاحب مجھے معقول عہدہ دلائینگے ہین آپ کے اور للو کے حسن سلوک کو کبھی نہین بھولونگا اور جو احسان آپ نے اس وقت کیے وہ کسی طرح مین ادا نہین کرسکتا ہون

(للوخان) کیا آپ کے ان مواعید کی امید مین ہم خدمت کر رہے ہین ہرگز ہرگز اسکا خیال نہ کیجیے ہم نے صرف جوش خون سے ایسا کیا ورنہ ہم بھی آگے بڑھ جاتے کوئی آپ کو نہ پوچھتا اور جو مصیبت ہوتی وہ دیکھتا ان وعدون کو تہ کر رکھیے -

(بھورے خان کلوخان سے) صاحبزادہ کلوخان صاحب - یہ کیا کہہ رہے ہو مجھے تمہاری تندرستی چاہیے عزت کی ترقی ہو دل ماشاد چشم ماروشن بھائی صاحب

اور بیعقلی کا شکوہ نہ کیا تاکہ اوسکو صدمہ نہو اور اپنے گھر مین کہہ دیا کہ خبردار کوئی ایسا انداز اختیار نہ کرے کہ جو نذیر کو تکلیف پہنچاسکے اور چند روز بعد اپنے پاس سے کچھ روپیہ دیکر علیحدہ کارخانہ کرادیا اور اوسکا نگران رہا جس سے اچھی معیشت ہوگئی صاحبون نذیر کے انداز اور بشیر کے طریقے مین فرق نکالیے نذیر نے کن الفاظ سقیم سے تقسیم املاک کی ماں بہن کو کچھ نہ دیا پھر بشیر سے بے تعلقی کہی بالکل صلہ رحم سے واسطہ ہی نہ تھا بشیر نے شرعاً سب کا حصہ لینا چاہا جب دیکھا کہ نذیر نہین دیتا اور فساد مین تباہی ہوگی تو خود نہ لیا مگر ماں بہن اہل حقوق کو اپنا حصہ دیدیا اور جب تکلیف نذیر کی سُنی تو شفقت برادرانہ کے جوش اور الفت مین تمام رات بیقرار رہا اور نذیر کو گھر بلاکر بتقاضائے صلہ رحم اپنے پاس سے دیکر خبرگیری کی اسکا نام صلہ رحم ہے یہ نہین کہ اپنا قدح بھرے غیر کو ایک قطرہ بھی نہ دے اسی قسم کے بہت تذکرے ہین جس سے انسان کا بے اختیار دل چاہتا ہے کہ صلہ رحم کا مسلک ہاتھ سے نہ دے۔

(خان بہادر) میاں صاحبزادے جیسا آپنے فرمایا یہ پرانا قصہ کسی کتاب کا ہے البتہ زمانے نے رنگ بدل دیا ہے اسکے خلاف عمل ہورہا ہے اگر کہو تو دو بھائیونکے تذکرے اپنے چشمدید سناؤن۔

(حاضرین جلسہ) بالضرور ارشاد کیجیے آپ کے جملہ معترضہ سے لطف تقریر جاتا رہا ہے فرمائیے (خان) چالیس برس ہوے کہ یورپ مین سالونتھال کی جب لڑائی سرکار سے ہوئی تو دوآبہ سے ایک سالہ کالے آدمیون کا گیا اوسمین ایک منشی کلو خان تھا اچھی

منشی کلو خاں کی بے اعتنائی اور اونکے چچا و بھائی کا اتفاق

کیا کہون کیا کرون بہتر ہی کہ چپ ہیے چچا صاحب آئے تو کہدیا کہ آرام مین منشی جی
ہین لیجئے چھٹی ہوئی چونکہ بیگناہ کی مدد پر خدا ہمیشہ ہوتا ہی فوجداری سے رہائی
ہوئی اب سب خاندان سسرالی کہہ رہا ہی کہ منشی جی نے رہا کرایا حالانکہ منشی جی کو
نفرت تھی۔ بس صاحب زمانے کا انداز دیکھا۔ ہاے مین نہو اور نہ سیفہ سے کام لیتا

حامد و محمود دو حقیقی بھائیون کا تذکرہ حامد کی جان نثاری اور محمود کی بیوفائی۔

اور سنئیے میری چشم دید ہی کہ دو آبے کے ملک کے رہنے ولے حامد۔ محمود۔
حقیقی بھائی تھے اور ان کا چچا زاد بھائی حفیظ تھا جنمین مثل موالید ثلثہ باہمی ربط
تھا جسکا شہرہ گرد نواح مین بہت تھا ایک دوسرے پر پروانہ دوسرا تیسرے پر شیدا
و فدا مبالغہ نہ سمجھیے گا اگر محمود کو درد سر ہوتا تو اس صدمہ سے حامد جان بلب ہوجاتا
تھا جب ایسی محبت ہو تو پھر کون گمان کر سکے کہ آئندہ کبھی ان مین صورت جدائی کی
بھی ہوگی۔ اتفاق وقت سے کسی زمانہ مین افواج قیصریہ نے نمکحرامی کی اور بغاوت
کمر باندھی تمام ملک مین بلوہ و فساد ہوگیا دار و گیر و قتل و غارت اس کثرت سے ہوا
کہ ہزارون تو کیا لاکھون بیوہ ہوگئین صدہا یتیم ہوے نمکحرامون نے شیرخوار بچون کو
اس ظلم و شدت سے قتل کیا جسکا تذکرہ زبان پر لاتے جسم کانپا جاتا اور کلیجہ
منھہ کو آتا ہی اور کچھ بات نہ تھی صرف گمان ہی گمان پر ایسی طوائت پھوٹی محمود نے
بگڑی ہوئی پلٹن سے ساز کیا اور نمکحرام سردارون مین جا ملا مگر خدا نے کبھی باغی کو
فتح نہین دی اور شریک بغاوت کو بھی کبھی برکت و نصرت ملی نہین ہی محمود خشک کا خشک
رہا افسری نہ ملی حامد نے ہر چند سمجھایا مگر نہ مانا اور ایک باغی کے کارندے سے

مرحوم کی یادگار ہو اگر خدا نے تمکو تمول دیا تو ہم بھی دیکھکر خوش ہونگے مجھے کچھ درکار نہوگا مین سپاہی آدمی زور بازو کا کھانیوالا ہون ۔

(ک) اب کیا مجھ سے آپ لیتے ہین بلکہ مل جل کر کھانے پینے مین مجھے بھی مدد ملجاتی ہی مگر میرا حوصلہ آپ کی خدمت کا جسقدر رہی وہ دل جانتا ہی اور خدا سے امید پورا کرنیکی ہر وقت مجھے ہی ۔

(بھورے خان) اگر تمہاری ایسی نیت ہی تو خدا پوری کرے اور زندہ رکھے للو خان بھیا ان باتون کو جانے دو جب عروج ہوگا تو پوچھوگے بھی نہین ۔

(ک) کیا واہیات بکتے ہو دیکھا جائیگا انشا اللہ ۔

(راوی) بیشک خوب دیکھوگے اس وقت تو مفت کے کہارون پر سوار ہو لیجیے آئندہ چچا کو خوب بناؤگے اسکی تو امید مجھے بہت کچھ ہی ۔

(خان) بعد چندے فوج مقام پر آئی تو کرنیل صاحب کی سفارش سے منشی جی نے مال کے صیغے مین عمدہ جگہہ پائی ظاہری سامان سواری شکاری پالکی بگھی کا درست کیا چار سو روپیہ ماہوار ملنے لگا سسرالیکو دور دورہ ہوا چچا جب کبھی آیا تو توجہ بھی نہ کی بھائی آیا تو خبر بھی نہ لی کہ کس حالت مین گذران ہوتا ہی وہ لوگ کبھی برے وقت پر کام بھی آئے تھے یا چشم آشنا تھے اگر دروازہ پر آجاتے تو دربان کے خوف سے اندر تک رسائی نہو سکتی تھی ہان سسرالی جو چاہتے وہ کرتے اتفاقیہ جو ایک تنازع پیش آیا تو للو خان فوجداری مین پھنسے منشی صاحب کو عار کہ مین چار سو کا نوکر

محمود اچھی طرح سے پیش نہ آیا تھا جسکا شرح مذکور اوس عرضی مین تھا جب
محمود نا محمود پونہچا وہ کاغذات دکھلائے اور محکمہ تحقیقات بغاوت کے سپرد اوسکو
کیا اس حالت نظربندی مین جب سلسلہ رسائل نہوا تو حامد اور حفیظا اور اوس کے
ایک بزرگ میر نعمت کا جی گھبرایا سیار و حالت افلاس اور اضطراب مین جو بے سامانی
ہوتی ہی کیا اوسکا ذکر کرون کچھ کرتے دھرتے بن نہین پڑتا ہی مگر واہ ری شفقت
و الفت اور صلہ رحم کا جوش کہ حفیظا اور نعمت نکلنے پاپیادہ بہزار سختی و مصیبت بیس
روز کے راستہ طے کرکے پونہچے اور جویان حالت و کیفیت کے ہوئے بڑی مشکل سے
محمود کا نوکر مکرم ملا جس نے اوس کی نظربندی اور اسباب کی ضبطی اور اپنی حالت
زار بیان کی اور تینون شخص متفق ہوکر خواہان ہوئے کہ کسی طرح اوس نا محمود کی
صورت دیکھین اور حال بھی دریافت کرین مکرم نے اپنے سابقہ تعارف سے
جیلخانہ کے دروازہ پر اون کو پونہچا دیا جب کچہری کو حوالات چلی تو محمود بھی پا بزنجیر
اوس مین تھا حفیظ و نعمت اوس کو دیکھکر روئے اور اوس کی یہ خراب حالت
اور سپاہیون کا ناجائز تشدد اور بدزبانی نہ دیکھ سکے مجبور رہے کہ ایسے بھاری
مجرم کی شفاعت کس سے کراتے مگر اس زاری نالی سے سپاہیون کے افسر کا
دل بھر آیا اور اوس نے ترس کھا کر محمود سے بات چیت کی اجازت دی جس سے
پوست کندہ حال معلوم ہوا تب حفیظ و نعمت حاکم تک پونہچے اور ظاہر کیا کہ اس
مجرم پر قتل وسفک یوروپین یا کسی معاون یوروپین کا ثابت نہین ہوا صرف

موافقت پیدا کرکے مصاحبت اختیار کی بالآخر پادشاہ کو فتح ہوئی اور باغی معہ
اپنی فوج کے گھر گیا تو یہ بچہ بھی گھر سے اور اپنے آقا کے ساتھ بامید ملنے خدم حشم
آیندہ کے ساتھ رہے حامد نے اپنے بھائی کے محصور ہونے اور باغیوں کے
منہزم و مغلوب ہونے کی حالت سنی تو افسوس کیا اور سب سے کہا کہ مین اسی روز
کے لیئے سمجھاتا تھا مگر کیا کرون محمود کو دنیا کی لالچ اور طمع نے کہین کا نرکھا وہ بیشک
مارا جائیگا۔ حامد بحال پریشان فقیرانہ لباس مین محمود کے پاس جا پہونچا محمود اپنے
معین کے ساتھ ہاتی پر سوار ہوا چاہتا تھا کہ حامد نے پیچھے سے جا کر اوس کے
گلے مین ہاتھ ڈال دیئے اور کہا کہ مین ہرگز سوار ہونے ندونگا اور بہزار دشواری
و منت و سماجت فقیرانہ بھیس مین اوسکو محاصرے سے نکال لایا حاضرین ایسے وقت
مین جو شدائد حامد پر ہوئے ہون گے اونکا لکھنا یا کہنا ہرگز ہو نہین سکتا حامد نے
اپنی جان پر کھیل کے یہ کار نمایان کیا تھا جب بلوہ فرو ہوا اور محمود نے اپنے کسی
قدیمی یوروپین دوست سے ملاقات کی اوس نے وعدہ پرورش فرماکے کہدیا کہ
بیس روز بعد حاضر ہوا چھی صورت پیدا کیجائیگی اوس بلوے مین محمود کے برتاؤ سے
یا کسی اگلی پچھلی خراب گذران سے لوگ ناراض تھے یا کینش عقربیت از پے کین است
مقتضای طبیعتش این است ۔ کے مطابق اپنے ہم جنس کا ہمجنس عروج وارج نہ
دیکھ سکتے تھے مفصل حالات حاکم تک پہونچا دیئے اور وہ عرضی محمود سے پہلے
پہونچی حاکم برآشفتہ ہو رہا تھا کیونکہ اوسکے باپ و رہن کے ساتھ ایام بلوہ مین

عورت کی سرگوشی سے یہ نوبت پونہچی کہ کل اقربا خاصکراون محبون سے بگاڑ کیا اور اپنی حالت ہمول مین کبھی توجہ نہ کی اور اپنی اتفاقیہ علالت یا مرض الموت کو اپنی زوجہ کوتاہ اندیش کی غمازی سے محض حامد کے جادو کرلنے پرگمان کیا اور مرتے وقت اپنی اولاد کو حکم دیا کہ خبردار حامد یا اوس کے متوسلین سے میل نکرنا اور اونسے ہمارا خون لینا۔

صاحبو آپ نے یہ عبرت انگیز حکایت سُنی حامد کی جانفشانیان اور حفیظ و نعمت کی جان نثاریان اور محمود نا محمود کی مخالفت اور محسن کشیان ملاحظہ کین ایسا آدمی کُشتنی تھا واللہ کہ مین توسیفہ لیکر پہونچ گیا تھا کیا کرون آخر وقت مین حامد نے مانع آئے اور مجھے خوشامد کرکے پھیرلائے ورنہ اوس نامعقول عورت اور اوس بیوقوف زن مرید کو ساری محسن کشیون کا مزہ چکھا دیتا صاحبو ذرا میری تعریف کرو کیسا قصہ سُنایا

(حاضرین) واہ واہ آپ کے کہنے کی ضرورت نہین واقعی محسن کُشی اور صلہ رحم کا بیان خوب ہی کیا۔

(۲) عدالت کی تکمیل کے لیئے انسان مین مکافات بھی ہونا چاہیئے وہ کیا چیز ہے کہ جسقدر غیر نے اپنے ساتھہ نیکی کی ہو اوسی قدر اوسکے ساتھہ احسان کرے بلکہ زیادہ کرے اور اگر کسی نے بدی کی اوسکا عوض کم لے یا بالکل نہ لے اور یہ امر بہت دشوار ہی اگر اسپر انسان قادر رہا تو وہی عادل ہے۔

اسکے بعد حسن شرکت بھی چاہیئے وہ یہ ہی کہ دین لین اور معاملات کا برتاؤ اس

گمنام عرضی بندہ خدا پر ایک مظلوم کو اذیت پونہچائی گئی انصاف کیا جائے کہ
اشتہار قیصری مین صرف قاتلین مجرم قرار پائے ہین باقی بری ہوسے پھر کیا
وجہ ہے کہ اوس اشتہار سے فائدہ اس بگیناہ قیدی کو نہ ملے یہ عدالت سے بعید
ہی حاکم مہربان منصف تھا کہ قیدی کو ضمانت پر چھوڑنے اور حراست پر اوسکے
گھر تک پونہچانے کا حکم دیا نعمت سے اگلا سابقہ کسی حکیم سے تھا اوس سے
ضمانت کرائی کہ قیدی کو حراست والون کے ساتھ حفیظ اور نعمت سے آئے اور
حامد بھی جا پونہچا جس روز یہ لوگ روانہ ہونیکو تھے اور حاکم کی اجازت سے ایک
یابو پر محمود کو سوار کرایا خود اور حفیظ و نعمت پیدل چلے ایک مہینے کے بعد گھر کو پونہچے
تب سے پھر ضمانت کرائی کوئی رشتہ دار سسرالی حالانکہ تعلقدار بھی تھے ضمانت
کو راضی و آمادہ نہوتا تھا تو خانگی طور پر ان لوگون نے اپنا باغ زمیندار کو دیدیا اور
ضمانت لکھا کے داخل کرادی کہ رہائی ہوئی بعد چندے اوسی یوروپین کو کچھ شبہہ
کے طور پر ثبوت ملنے کی امید ہوئی تو محمود پھر گرفتار کر کے بھیجا گیا پھر یہ سب لوگ پونہچے
اور رہا کرایا۔

کئی برس بعد محمود نوکری کے لیئے باہر نکلا تو کفالت زاد راہ کی حامد نے کی
اور جبتک نوکر ہوا اپنے پاس سے صرف برابر دیا چند روز مین بڑے عہدے
ترقی ہوئی اور اپنی شادی بھی کر لی تو حفیظ و نعمت سے کنارہ کشی کی حامد کو عدو
نیاز تصور کیا اوسکی اولاد و ذرّیات پر زہر آئندہ دینے کا گمان کر کے باہر نکالتا

اور ایسے امور اختیار کرے کہ جو باعث کشش محبت ہو تاکہ وہ شخص اپنا مخلص خیر خواہ ہوجائے اور صداقت کا دم بھرے۔

تسلیم

پھر تسلیم اختیار کرے وہ کیا ہی کہ خدا کے احکام پر راضی و شاکر رہے اور نہایت خوش منشی و شگفتہ روئی سے اونکو قبول کرے گو کہ موافق طبیعت و مزاج کے نہون اور یہ امر نہایت سخت ہی بڑے بڑے اہل کمال کتابون مین لکھ گئے ہین مگر تجربہ بہت کم ہوا ہے (خان بہادر ذرا سیفہ تھام کر) اگر آپکو اس معاملے مین تجربہ نہو تو مجھے ارشاد کیجیے اور آپ سُستا لیجیے۔ سُنیے۔

میر شجاعت کا بیان

دلاور گنج مین شجاعت حسین ایک سید رہتے تھے بڑے شگفتہ رو خندہ پیشانی ہر ایک سے بتواضع پیش آتے تھے جسکا کچھ کام ہوتا نہایت دلسوزی سے کرتے کیسکو ضرورت زیادہ ہوتی اپنے صرف ذاتی سے اوسکے کفیل ہوجاتے اور جو احسان کسی پر کرتے زبان پر کبھی نہ کور نفرماتے تھے بجز خان بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ فخر من مستہام و مسکین کے کون ایسا بشر تھا کہ اونکا ممنون نہوا اونکا ایک صاحبزادہ نہایت خوبصورت و خوش شکیل تھا نام خدا شروع شباب ایسا کہ جوانی کا جوبن پھٹا پڑتا تھا جو کوئی دیکھتا تھا یہی تمنا کرتا تھا کہ اوس سے دو گھڑی بات کرلے وہ حُسن ملیح تھا جسکی تعریف کیا کرون ہان ماں باپ مسرور ہمسایہ خوش اوسکے دیدار سے ہوا کرتے تھے اب سے دو برس جس سال ہمارے شہر مین بُری ہوا آئی تھی دلاور گنج مین بھی زیادہ زور رہا اوسی خراب بیماری مین داغ مفارقت ابدی دیا اپنے ماں باپ کی کمر توڑ دی خاندان ننہالی کو صدمہ پہنچایا اس

معتدل انداز سے ہو کہ دوسرے شریک کو تنفر یا بدگمانی نہو تا امکان اپنے حفظ عدالت کا
خیال ولحاظ رکھے - یہ امور کب حاصل ہوتے ہین جب صفائی حساب وردیانت
اور انتظام بھی ہو دیکھو یورپ مین متفقہ جماعتین (کمپنی) کیسے کیسے کارنمایان کرتی ہین
اور بدمعاملگی یا بددیانتی کا شائبہ بھی نہین ہوتا جس سے بہت بڑا سرمایہ ودولت
جمع ہو کر شریکون کو حسن شرکت کا نتیجہ ملتا ہی نہ یہ کہ شریکون سے مال حاصل کیا جائے اور
اعتدال انداز معاملات داد وستد مین معلق نہو تو شرکا - گو کیون نہ بدگمانی اور سوء ظن ہوگا
بیشک ہوگا اسکا نتیجہ یہ ہی کہ ہندوستانیون مین کوئی بالاتفاق کارخانہ حسن اختتام کو
نہین پہونچتا ہی اسکے بعد حسن قضا کی ضرورت ہی یعنی غیر کے ادائے حقوق مین اپنے آپکو حسن قضا
مذمت وملامت سے محفوظ رکھے مگر یہ ایسا سخت امر ہی کہ باوجود حقوق ادا کرنے اور عتدال
طریقہ کے انسان مذمت وطعن وتشنیع سے اپنے کو بچا نہین سکتا انسان کیسا ہی اہتمام
کرے مگر وہ چاہے کہ مجھے ادائے حقوق مین نیکنامی یا منت گذاری نصیب ہوگی یہ نہ امر ہی
اسکا توقع رکھنا خلاف تجربہ ہی صرف یہ لحاظ رکھنے کے قابل ہی کہ جس طرح ممکن ہو حسن قضا کا
خیال کیا جائے اس خیال سے کہ مذمت وملامت تو ضرور ہی ہوگی بس کیا حاجت
اسکی ہی حسن قضا سے درگذر نکرے کیونکہ عدالت کی صفت پر انسان کسیطرح قادر نہین
ہو سکتا جبتک حسن قضا نہو -

تودد پھر تودد پر دسترس پیدا کرنا چاہیے وہ یہ ہی کہ اپنے معاصر وہمسر سے دوستی اخلاص
کرے اور اہل فضل وکمال سے نہایت خوشکلامی وشگفتہ پیشانی وکشادہ دلی کے ساتھ پیش آئے

توعزیز الصابرین المعروف بہ اسہار غم سید عبدالعزیز صمدنی کا رسالہ دیکھیے۔

بس آپ لکچر شروع فرمایئے۔

توکل

(د) تسلیم کے بعد توکل ہی اور وہ ایسی چیز ہی جسپر عبور کوئی مشکل نہین ہی وہ یہ ہی کہ اقتدار انسانی و اختیار بشری سے جو خارج و زائد ہوا و جسپر انسان کا اندیشہ بھی گذر نکر سکے اوسکو خدا کے بھروسے پر چھوڑ دے اور اوسکا احتمال اوسی سے چاہے کمی و بیشی اور جلدی و توقف نکرے بلکہ خیالات واہی و پریشان ترک کرے چنانچہ بہت درویش ایسے گذرے اور موجود ہین کہ رزق کو ذات خدا پر محول کرکے کسب معاش کی جانب التفات نہین کی اور نہ کرتے ہین اور خانقاہ و معابد مین گوشہ نشین ہوئے اور یاد خدا مین ایسے مستغرق ہوے کہ کبھی دنیا کی طرف توجہ نہ کی جنکے حق مین اہل دنیا کا یہ کہنا بیجا نہوگا کہ انہین سے دنیا قائم ہی اور لطف یہ کہ باوجود عدم تلاش معاش کے وجہ حلال سے لقمہ خدا اون کو بالضرور پونہچا تا ہی۔

(خان) یہ باتین اگلے زمانہ کی ہونگی اب تو اسکے خلاف ہی اونیسوین صدی کے تجربے اگر ارشاد ہو تو یہ تجربہ کار بیان کرے۔

(حاضرین) بیشک بالضرور بہت جلد فرمایئے آپ کے بیان سے بڑا مزا آجاتا ہی۔

(خان) کیون نہین مین کس پلے کا آدمی ہون اور پھر یہ سیف (زبان) شش انگشتی کیسا کاٹ کرتا ہی۔ سنئیے اب یہ دستور ہو رہا ہی کہ نوکری چھوڑ دی یا جاتی رہی یا خود نہ کی سوچیے

جوانمرگ سے جو کیفیت وہان ہوئی بیان کرنا میرے امکان سے باہر ہی ایسے قصہ
ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید ÷ شراب آیہ کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَان مشہور ہی اور ہوا کرتا
اور ہوگا مگر اوسکے باپ یعنی میر شجاعت حسین کے ضبط و تسلیم کا ذکر کیا کرون اونسے
اور بلکدر خاطر یون ہی سا معلوم ہوتا تھا مگر چپ ہی سبکو سمجھاتا تاکہ بھائیون سے
عرفی اگر بگریہ تواند شدن وصال ÷ صد سال میتوان بہ تمنا گریستن ÷ سوا صبر کے
کوئی چارہ نہین مین بھی تعزیت کے لیے گیا اور کلمات مسنون ادا کیے تو یہ فرمانے لگے
کہ جناب خانصاحب بہادر دام حشمتہ بالتفاخر آپکی بندہ نوازی و ماتم پرسی کا شکر گذار ہون
مگر یہ فرمایئے کہ اس جزع و فزع کا نتیجہ کیا ہوگا اور جسنے کیا اوسنے کیا پایا مین نے کہا
کہ بھائی عجیب قسم کی طبیعت تمھاری ہی تمکو کچھ درد نہین ہی اچھا یہ تو کہو کہ تمھارا کیا
حال ہی تو فرمایا ع دل ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم ۔ اور حضرت موت تو کسیکو اپنا
جانکر رحم نہین کرتی اور نہ اوسکو ترس آتا ہی کہ کیسی بیکلی و بیچینی انسان کو ہوتی ہی پھر
اگر مین زار نالی کرون تو کیا حاصل ہی بیشک یہ موت ناگہانی ہوئی اور خاندان کو
روحی صدمہ پونہچا تو اس سے کیا آیندہ موت کا ہمارے یہان آنا بند ہوگا ہرگز نہین موت تو
ضرور ہی آئیگی مگر اس سانحہ کا بعینہ یہ حال ہی ع پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا چلے
حسرت اون غنچون پہ ہی جو بے کھلے مرجھا چلے ۔ حضرت یہ شعر زبان پر آتا تھا کہ جماعۃ
حاضرین مین کوئی ایسا باقی نہ رہا جو اشکبار نہوا ہو اور پھر میر صاحب مثل تصویر ساکت
ہوگئے ۔ جناب تسلیم اسکا نام ہی زبانی جمع خرچ سے کام نہین چلتا ہی زیادہ تفصیل لکھا جائے آگے

ظلم ہی دیانت کیا چیز ہی اپنے ذہن مین ایمانا اپنے سب کامون کا حساب بخوبی رکھنا
جسمین افراط و تفریط نہو جو بذریعہ انسانی فرائض اون کو راست بازی و سچی کارروائی
سے ادا کرے دیانت یہی کچھہ نہین ہی کہ کسی سے بیجا طور پر کچھہ حاصل نکرے جسکے صلہ مین
بیجا کارروائی ہو یا بطور خفیہ کچھہ لے اور باظہار دیانت تعلی کرے اور شیخی کی لے
(جیسا بعض کا طریقہ فی زمانہ ہو رہا ہی) ہان اگر سچے طور پر کچھہ لیگا عند اللہ و عند الناس نیکنامی ہوگی
مگر یہ ایسی ناگوار چیز ہی جسکی تلخی ابتداءً ایسی ہوتی کہ جسکی جانب توجہ کرنا گوارائی خاطر
ہوتا بلکہ ذکر کرنا بھی ناپسند ہوتا ہی البتہ آخر مین جو فائدے ہوتے یا جو ذائقہ ملتا اوسکے
بیان کے لیے مجھے کوئی الفاظ مناسب اس وقت نہین ملتے اور نہ آل کی آسایش قید
تحریر مین آسکتی ہی۔ یہ ایسی لازوال دولت ہی کہ خرچ کرنے سے بھی خرچ نہین ہوتی بلکہ
روز بروز ترقی ہوا کرتی ہی۔ یہ ایسا دریا ہی کہ جس سے ہزارہا موتی چن لیجیے مگر موتی ان
دونے رات سوائے ہوجایا کرتے ہین یہ ایسا گنج شایگان ہی کہ جسکے لیے ہر ایک بری
نظر لگائے ہی اور یہی چاہتا ہی کہ اسپر متصرف ہو مگر گنجور کی نیک نیتی اور غیر نمائشی کردار
ایسی محافظت کرتے کہ اوس کے نقد و جنس پر دست برد سارقین نہین ہوسکتا
حالانکہ اوس کی گھات مین ہین یہ ایسا مشک ہی کہ رتی مین سارا زمانہ معطر ہوجاتا ہی
جسکی مہک دور دور پہونچکر تمام انسان کو قوت پونچاتی ہی یہ ایسا دُرِ یتیم ہی کہ تمام عمر اگر
کیچڑ مین پڑا رہے تب بھی اوسکی آب و تاب مین ہرگز فرق آتے نہین سنا ہی جسکے پاس
نعمت ہوتی ہی اوسکو کچھہ پروا کسیکی نہین ہوتی اور نہ وہ کسی سے دبکر رہ سکتا ہی

کہ بلا محنت کچھ وصول ہویں گرو یا پیر بن گئے پیری و مریدی و چیلگی کا سلسلہ جاری کر دیا
اور کسب معاش بالکل چھوڑا گویا آزاد ہوگئے جس معتقد یا مرید کے دروازے پر جا پہونچے
پیران ہمی پرند مریدان ہمی پرانند کی فکر ہونے لگی پھندیت پھانسکر شکار لانے لگے۔
فرماتے کہ یہی تلقین و ارشاد ہی اگر کسی نے پوچھا کہ حضور کا یہ اُجلا خرچ کیسے چلتا ارشاد ہوتا
کہ خدا رزاق ہی اس بندہ کے رزق کا وہی کفیل ہی چونکہ بھروسا مجھے ہی ضرور پہونچاتا ہی
بس حضرات اسی سے بندہ نفور ہی۔
(ر) جناب خانصاحب طیب النفس بزرگوارون کو جن سے ارشاد و تلقین قائم ہی
اس سے مستثنیٰ فرمایئے۔
(خان) بھائی میان پہلے بندہ کہہ چکا کہ یہ تلقین و ارشاد نہین ہی بلکہ گدا اسی پر ہی
ہان جو لوگ تلقین فرماتے ہدایت کرتے وہ اس مزخرف سے بری ہین۔ توکل کو رونق
عبادت و جلا ہرگز نہین ہوتی جبتک عبادت[۱۲] کی عادت آدمی کو نہو وہ یہ ہی کہ اپنے پروردگار کی
بندگی و شکر کرے جسنے انسان کو بنایا بلا منت غیرے و بغیر کسی حق کے وجہ حلال سے
روزی اسطور پر دیتا ہی کہ کسی قسم کے اجر و مزد کا خواہان نہین محض اپنے فضل سے تمام
اوسکے حوائج ضروری روا کرتا ہی اور عبادت ایسی ہو کہ جسمین نمایش نہووے
بر زبان تسبیح و در دل گاو خر + اینچنین تسبیح کے دارد اثر۔ اس کی تفصیل کی اب
کوئی حاجت نہین ہی جبکہ بضمن تقویٰ اسکا ذکر آچکا ہی۔
دیانت عدالت کی تکمیل دیانت[۱۳] سے ہوتی ہی کیونکہ عدالت کی آبرو اوسی سے قائم ہی ورنہ

کچھ عہدے سے عزت نہین ہوتی

متدین سے آبروے قوم اور رونق عہدہ ہوتی ہی بلکہ عہدے سے عزت نہین۔ ایک
ایماندار کا قول ہی کہ مجھے کچھ عہدے سے عزت نہین ہوئی بلکہ میری وجہ سے رونق اوسکو
ہوئی۔ اور یہ بھی صحیح ہی کہ جب متدین دیکھتا ہی کہ میرا علم و فضل میری احتیاط میرا حزم
قابل اعتراض نہین ہی اور میرا ہمسر و ہمرتبہ کوئی کمال نہین رکھتا ہی مگر وہ اول درجہ کا

دیانتدار بددل و افسردہ ہوجاتا ہی

متدین قرار پاکر ترقی حاصل کر رہا ہی تو اس حالت مین دیانتدار بددل و افسردہ ہوجاتا ہی
مگر حاضرین سمجھ لین کہ یہ اوس کی دیانت دکھانے کے لیے نہین ہی بلکہ افسردگی کی تھی لیکن
ایماندار ہی پر ثابت قدم رہنا فرض ایمانی ہی اور جبکہ یہ نیک کردار حسبۃً للہ ہی تو بلا سے
اگر دنیوی حکام کی اوس جانب توجہ نہین ہوئی قوم کی نظر مین تو آبرو ہی۔

دیانت اگر دنیا مین نہوتی تو کبھی کسی غریب کے حق مین انصاف نہوتا ہمیشہ
روپے والا زبردست رہتا۔ چونکہ متدین عادل اور سچا خداترس ہوتا اور اپنی
نیک نیتی سے ہر ایک کام کرتا ہی لہذا اوسکی خوش طینتی ایمانی نور سے معمور ہوتی ہی
اور اوسکے منصفانہ طریقے اور مآل اندیشی کے وسیلے کبھی اوسکو مضرت نہین پہونچنے
دیتے گو کہ مخالفین دیانت اپنا وار کیے جائین کیونکہ اوسکے پاک جسم کیلیے دیانت جوشن
و مغفر کا کام دیتی ہی اور جب اوسکو چشم زخم اعدا نہ پہنچا تو بددل ہرگز نہونا چاہیے۔

بددیانت کا مآل ہمیشہ برا دیکھا اور سنا گیا ہی گو کہ ابتدا گندم نمائی و جو فروشی سے
رونق بازار ہو جاتا اور اپنی من مانتی کچھ پیدا بھی کر لیتا ہی پھر آخر کو فروغ نہین ہوتا
بلکہ جو خمیازے اوٹھاتا ہی وہ ناگفتہ بہ ہی ضرور ہی کہ بددیانت اشخاص سے متدین کی

اور نہ کوئی اوسکو دبا سکتا ہی۔ اہل دیانت کا جو اعزاز ہوتا ہی وہ کسی دولتمند کو دیکھنا بھی نصیب نہین ہو سکتا۔ اور متدین کا کیون اعزاز نہو جبکہ اوسکے پاس ایسے بیش قیمت جواہر ہین۔ متدین کی دنیا و عقبی مین آبرو ہی دیانت دار کو کچھ بھی خوف نہین ہوتا ہی بڑے بڑے قابل اشخاص کا قول ہی کہ اس معنی خیز لفظ (دیانت) کی تفسیر کچھ بیان نہین ہو سکتی ہی بیشک یہ امر مسلم ہی کہ دیانت دار کی حیثیت ظاہری یا اکثر دفعہ بالکل نہین ہوتا ہی مگر ایمانداری و راستبازی اوسکی ہرگز نمایشی نہین ہوتی ہر شخص نمایشی امور اوسی حد تک کر سکتا ہی جسمین نقصان نہو اور دیانت مین دنیاوی منافع کم ہین ہر اشخاص کی نظر مین نقصان ہی گو کہ اوسکے فوائد بہت ہین۔

انسان کو چاہیئے کہ محض دنیا کے مطالب کے لیئے دیانت اختیار نکرے بلکہ محض اپنی راستبازی اور دینی تہذیب کے نتائج پر نظر کرے مانا کہ کسی وقت نتیجہ نہ ملے مگر کیا ضرور ہی کہ دنیا کے جزوی نفع کے لیئے اپنے ہمجنس کو حصول امر ناجائز کے لیئے دُکھ دے اور جب دیانت پر عبور ہو جائے تو اوسکو محض خدا کا انعام اور اوسکی توفیق تصور کرے اور اگر دیانت دار کسیکا نوکر ہی تو اپنے آقا یا حکام متعلق کی نیک نیتی پر خیال کرے کہ اونہین کی خاص نیکی کی وجہ سے یہ امر خاص مجھے ملا ہی اور اگر وہ قدر دانی کرین تو اونکا انصاف ہی کیونکہ سچی دیانت کی قدر شناسی محض حکام کے انصاف پر محول ہی اور قدر دانی حکام سے دیانت کو رونق آجاتی ہی اوسکا متوقع رہنا متدین کے عمدہ عقیدہ کو فاسد کرنیوالا ہی جبکہ نمایشی فعل نہین ہی۔

قدر دانی حکام سے دیانت کو رونق آجاتی ہی

کہ ہمیشہ اسی عام طریقہ دیانت کو کسی خوف و دباغت کے اندیشے سے نہ چھوڑے
گو کہ ظاہری کچھ نقصان بھی ہو جاوے۔ اگر کسی کو زیادہ دیانت کے مباحث دریافت
کرنا ہو تو وہ رسالہ خزینہ دیانت مؤلفہ عبد العزیز کی طرف رجوع کرے۔

غور

استعمال عدالت کے لیے غور و تامل بھی لازمی ہے وہ یہ ہے کہ نہایت سوچ و سمجھ
سے انتہای معاملات پر توجہ کرے اور اوس بلیغ توجہ سے خود فائدہ حاصل کرے
اور غیر کو فیض و نفع پونہچاوے۔ کوئی انسان کسی کو نفع نہین پونہچا سکتا جبتک بغور
قلب و خالص پر نظر نہ کرے اور میان و غلام اور فربہ و لاغر اور سچے جھوٹے مین تمیز
کرے کیونکہ ہمیشہ اہل غرض اور منافق حاسد ایک مستحق ایماندار کے نقصان پونہچانے
کے لیے اعلیٰ کو دھوکا دیکر اذیت بے گناہ کو پونہچا کے اپنی کامیابی حاصل
کرتے ہین گو کہ اوس کامیابی مین استحکام نہو اور انتقام اوسکا خدا دے لیکن پہلے
اونکے نمایشی کامون کو بیشک رونق ہوتی ہے۔

جماعت متفقہ کے غلبہ
ایک متدین خراب ہوا

ایک قصہ مناسب وقت مجھے یاد آیا ہے جسکا بیان کرنا خالی از نفع نہین ہے وہ
یہ ہے کہ سندھ کے علاقہ مین کسی زمانہ مین بددیانت اشخاص کو بہت عروج تھا
اون کے گروہ مین ایک کریم النفس رئیس زادہ متدین کسی عہدہ پر متعین ہوا اوسنے
اپنے ماتحت افسرون کو نرمی و اخلاق سے سمجھایا کہ کیسکا نقصان کرنا مناسب
نہین اگر تمکو فائدہ پونہچا تو وہ چند روزہ ہے جسکو ثبات نہین ہے لیکن اثر اونکو نہوا
بلکہ بخلاف اسکے اپنے گروہ کی مدد سے حکام تک خلاف واقع شکایت پونہچایین جسکے

وقعت گھٹانے کے لیے تدبیرین کین اور وہ کامیابی پر فائز ہوے مگر پھر کیا یہ
بے ایمانی کے کردار بالآخر اونھین کو نتائج نافرجام دیتے ہین اس لحاظ سے کہ متدین کا
لازمہ انسانیت نیکی کرنا اور رفاہ رسانی ہے اور جبکہ عوام کو فائدہ پہونچا اُنکی حمایتین
متدین کے لیے سپر ہین ۔ ایک تذکرہ سُنیے کہ ممالک متوسط کے کسی ضلع مین ایک ہندوستانی
افسر دیانتدار تھا اوسکا طریقہ پسندیدہ یہی تھا کہ انصاف ہو اور بددیانتی کا استیصال
ہوجاوے چنانچہ اکثر اوسکے ماتحت دیانتدار ہوگئے ایک محرر نے اپنا طریقہ نہ چھوڑا
سرکاری معاملات مین کچھ بے عنوانی کرائی اوس افسر کو خبر ہوئی تحقیقات سے پایا گیا
کہ بیشک محرر کے عنایت سے اشخاص متعلق کو کارروائی کا موقع ملا اگر اوس کی اعانت
نہوتی تو اوس کو کس طرح موقع ملتا زیادہ تفتیش سے فاعل بھی ظاہر ہوگیا جس نے
اقبال بھی کر دیا جب مقدمہ افسر بالادست کے حضور مین گیا تو اوس محرر کے کسی عزیز
نے جو کسوقت مین رفیق حاکم اعلی تھا تخلیہ کہدیا کہ عدالت ماتحت نے میری آبروریزی
کے واسطے میرے عزیز کو پھنسا دیا اور حضور کی آبروکی کا خیال نکیا لیجیے اوس نے
اپنا کام کیا اور افسر ماتحت کو اپنی جان چھڑانا مشکل ہوا بعد مدت جب وہ سارا ایماندار
نے سچی کارروائی کا اظہار حاکم موصوف سے کیا تب ماتحت افسر کی صفائی ہوئی ملاحظہ
کی جگہہ ہے کہ بددیانت نے متدین پر کیسا حملہ کیا مگر عام کی رضامندی اور دیانت کے
عمدہ نتیجہ نے آخر کو متدین افسر کی صفائی کرائی اگر یہ افسر بادیانت نہوتا تو کبھی حاکم اعلی کی
نارضامندی وفع نہوتی اور نہ سچا حال تمام روسا گوشگذار حکام کرتے پس عاقل کو چاہیے

حصّہ ششم

عزیز المعاشرت

جسمین انسان کی عمدہ زندگی بسر کرنے کی تدبیر بیان کی گئی ہین

دوسرے دن دوپہر سے ہجوم سامعین شائق کا ہو چلا تھا کیونکہ اوس روز مشہور تھا کہ آج جناب علامہ نفیس نفیس معاشرت کے عنوان مین بیان فرمائینگے بس ہر شخص مشتاق تھا کہ قریب مقام پر بیٹھکر سُنے چنانچہ معمولی وقت پر سب اصحاب اپنے اپنے مقام پر رونق افروز ہوے اور صدر انجمن کی سواری آنیکے ساتھ ہی نعرہاے مسرت اور صداے مرحبا بلند ہوئی جب معمولی مراسم تعظیم و تکریم ادا ہوگئے تو ممدوح الیہ کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوکے منتظر تھے کہ کوئی صاحب کچھ بیان فرمائینگے جس سے قوم کو نفع پہنچے۔

سبب سے اوس بیچارہ متدین کے روزگار پر صدمہ کچھ آیا گو کہ برخاست نہوا مگر
اون کو بھی فلاح نرہا خدای منتقم حقیقی نے بسکو جزای افعال ذمیمہ دیا بعد چندے
حکام پر بیقصوری ثابت ہوئی تو اوسکا درجہ بدستور قائم کیا گیا اور برمحل غور
نکرنے سے آخر کو تاسف ہوا۔ — برمحل غور و تامل نکرنیسے تاسف ہوتا ہے

پس جبکہ غور و تامل استعمال عدالت مین انسان نکریگا اوسپر عدل و ثقہ
ہونیکا اطلاق نہوگا۔

اس لکچر کے بعد سب حاضرین شکرگذار لائق و فصیح مقرر کے ہوسے اور
جلسہ برخاست ہوا۔

غذا کی دستیابی اور موجودگی غیر ممکن ہی اور اشیای غذائیہ بلا زراعت کے نہین ملسکتی ہین
اور اگر ملینگی تو کس کام کی جبتک صاف نہ کی جائین پس اسکے لیے ضروری ہی کہ کوئی مکان
بنایا جاے جسمین اپنی زندگی بسر ہو اور تمام اسباب کھانے پینے کے بفراغ خاطر حسب
استعداد کافی موجود کیے جائین پس حکمانے تجویز کیا ہی کہ اس تدبیر کے انجام پذیر ہونیکے
لیے لابدی ہی کہ مکان اچھے بنائے جائین جنکی بنیاد مضبوط اور دروازہ بلند و وسیع
صحن ہو پر فضا بھی ہون اور اونکی چھت اونچی و مستحکم ہون۔ مکانات کا گنجان اور زیادہ
ملا ہونا ہوا کو رُوکتا ہی اور ہوا کا صاف رہنا صحت کے لیے ضروری چیز ہی اور قطعات
مکان ہر فصل و موسم کے لیئے عمدہ اور علیحدہ زیبا مناسبت کے ساتھ ہون جس سے
نقب اور آتش زنی اور طوفان طغیانی کا صدمہ نہ پہونچے آرایش مکان مکین کی استعداد
و قابلیت پر موقوف ہی علاوہ اسکے ہمسایہ بھی اچھا ہونا کہ باہمی انکد اُسے معاشرت
مین دراندازی نہو۔

مکان

مال و وجہ کفاف

۶- رزق کے پیدا کرنے کی ہر آدمی کو احتیاج ہی کیونکہ بے رزق و کفاف کے
انسان کی زندگی ہو نہین سکتی اور اوسکے جمع کرنیکے لیے اضطراراً فکر لابدی ہی اور اگر
انسان کو اسکی احتیاج نہوتی تو کوئی کسیکا درماندہ نہوتا اسد قدس قال ؎ آنکہ شیران را کند
روبہ مزاج ۞ احتیاجست احتیاجست احتیاج ۞ کیسا ہی غیور و بہادر شخص ہو بھلا ممکن ہی
کہ روزی کیجانب اوسکی توجہ نہو اور پھر اوسکے حصول مین ادخار مین شیر مزاجی و دلیر طبعی رہے
کیونکہ ادنی سے ادنی اور رہزن ہیچمیرس سے اوسکو رجوع کرنا پڑتا ہی جس حالت مین پیدا کرنیکی

بخلاف اسکے مولوی محمد عالم اور شیخ محمد فاضل اور سید محمد کامل نے جملہ حضار
مجلس کی جانب سے باادب عرض کیا کہ آج جناب والا کچھ ارشاد فرمائین ۔
(ع) مین تو پہلے دن بیان کر چکا اب آپ نوجوان ذیعلم و فضل بیان فرمائینگے
وہ میری بوڑھی تقریرین لطف کہان ہی اور نہ نوجوانون کو مزا ملیگا بالآخر سب کے
اصرار سے فرمایا۔
حضرت ۔ جبکہ انسان نے فضائل پسندیدہ اور لطائف برگزیدہ کو بخوبی پہچان لیا اور اسکو
تحقیق بھی ہوگیا کہ مین کس مصرف کے لیے پیدا کیا گیا اور کن اعمال و افعال سے اس
قابل ہوسکتا ہون کہ مجھے سب اہل کمال انسان با اخلاق کہہ سکتے ہین اور مجھہ مین حکمت
و شجاعت و عفت و عدالت کے صفات موجود ہین اور اونکے مقابل و ضد کی اجناس
پر مجھے کامل تکمیل ہی اور اونکا صرف کن مواقع پر چاہیے تاکہ محمود خلائق اور مقبول انام کا
درجہ بھی ملجاییے ۔ مگر میرے نزدیک وہ اعلی درجہ حاصل نہین ہوسکتا ہی جبتک فضائل
تعریف معاشرت چارگانہ کا استعمال موقع مناسب پر نہو اگر استعمال ہی تو عمدہ برتاؤ ہی جسکے واسطے معاشرت کا
لفظ زیادہ موزون ہی پس اگر کسی کی معاشرت قابل تحسین ہی تو اوسکو لطف زندگی ملیگا
اور اوسکی حیات بھی مفید اور فیاض اور نفع رسان عالم کہلائیگی ۔
اور جبکہ مسلم یہ امر ہی کہ انسان کو بے طعام و شراب (خورد و نوش) کے چارہ نہین
اور وہ بغیر کسی دستکاری و صنعت کے ممکن نہین اس وجہ سے کہ بہائم کو ایسی غذا کی ضرورت
نہین کیونکہ اونکے تقاضای طبیعت سے ہی کہ جیسا ملا کھالیا اور پانی پی لیا اور بغیر صنعت کے

۳ کمینہ پن سے احتراز کرے تاکہ خسیس و رذیل وسائل سے وجہ پیدا نہ کرے
بلکہ عمدہ و شریف حرفے و پیشے سے بوجہ حلال بلا دخل و فصل وجہ جمع کرے

زراعت و تجارت اعلیٰ مکاسب ہین

زراعت و سوداگری اعلیٰ و اشرف مکاسب ہین جنسے ہر فرد بشر کو ضرورت آپڑتی ہی اور اسی سے
قیام سلطنت ہی جب اسباب غذا و مکانات کے موجود ہوے تو اوسکے لیئے معین بھی ہونا

اہلخانہ

ضروری بات ہی جسکی اعانت سے کھانے پینے رہنے سہنے کا مناسب بندوبست ہو سکے
اور اوس پیدا کرنیوالے کی موجودگی مین ہاتھہ بٹاوے اور غیبت مین تمام مصالح خانگی
کی حفاظت کرے اور اوسکا سر انجام بلا مناکحت و ازدواج کے غیر ممکن سمجھا جاتا ہی اسی خطر سے
حکمای شریعت نے مناکحت کے لیئے زیادہ تاکید فرمائی کیونکہ توالد و تناسل کو اس سے
ترقی ہوتی ہی جس سے سامان ضروری کے مہیا کرنے مین بہت بڑی مدد ملتی ہی اور قاعدہ ہی
کہ جس قدر زیادہ جماعت ہوگی اوسی قدر کم وقت صرف ہونے سے بہت بڑے کام جلد
و آسانی سے بلا محنت شدید و ریاضت شاقہ طی ہونگے۔ اور باہمی اتفاق و مشارکت سے
انتظام معاش بخوبی ہوگا اور باہمی اتفاق حاصل نہین ہوسکتا ہی جبتک حرج و مرج مین ایک
دوسرے کا ساتھی نہو اور جب یکجہتی و شرکت ہی تو حسن تدبیر بھی بخوبی وقوع پذیر ہوگا اور یہی
محبت دلی ہے سے ہر شخص بگاڑ و فساد سے محفوظ رہ سکیگا اور یہ اصل اصول تدبیر منزل کا ہی جسکے
کافۂ انام کو حاجت و خواہش ہی۔ ازدواج سے دو مقصود اہم حل ہوتے ہین ۱ انسان کا
افعال بد و مکارہ دینی سے بچنا تاکہ نفس کو خواہش مکروہ پر دسترس نہو ۲ نسل کا سلسلہ بڑھے
اور تدبیر منازل مین اعانت کامل ملے اور مزاوجت سے خواہش پرستی و آزادی نفس کا

یہ صورت قرار پائی تو ضرور ہوا کہ ذخیرہ اوسکا جمع کیا جاوے اور ذخیرہ مین کئی اجناس ہون تاکہ کسی جنس کے ضائع ہونیکی حالت مین دوسری چیز سے کاربراری ہوسکے لہذا ضرورت معاملات اور دین لین کی وجہ سے روپیہ کا جمع کرنا پڑیگا تاکہ ہر ایک معاملہ بکم و کاست قرار پاکر حفظ مساوات رہے اور بمبتشای سہ ای رتو خذانہ ولیکن بنجدا۔ ستار عیوب و قاضی الحاجات کے معاذ اللہ ناموس اصغر بعض اہل الرای نے کہا ہی کیونکہ تمام آبرو و عزت دنیاوی وابستہ امن و دولت اسکی ہی یعنی انھین حضرت کی پابندی اور اسی سے استحکام جمیع نظام ملکی کا ہوا کرتا ہی اگر روپیہ نہوتا تو اور شہرون سے اشیای ضروری کے لادنے اور اوٹھانے کی ضروریات کا متحمل ہونا پڑتا لہذا غلے و اناج کی بلاد بعیدہ سے ردوبدل کرنیکی محنت و مشقت سے مخلصی اسی سے ہوئی ہی۔ ہر شخص اپنی ضروری چیزین روپیہ بھیجکر ہر مقام سے منگا سکتا ہی اس سبب سے زر کی حفاظت لابدی ہوئی تاکہ آمد و خرچ کے لحاظ سے موجودہ اور آیندہ حالات کے پس و پیش کے لیے کچھ پس انداز ہو اور اسکی دو نوعین ہین

۱ اختیاری جو کسی شخص کی حسن تدبیر پر منحصر و موقوف ہی مثل پیشہ و حرفہ ۲ غیر اختیاری جسکو تدبیر سے کوئی واسطہ و تعلق پایا گیا و نہین جیسے ارث آبائیہ یا عطا و بخشش + ہر پیشے کے لیے تین باتونکا لحاظ چاہیے تاکہ زوال و نقصان عارض نہو۔

۱ ظلم اختیار نہ کرے یعنی سرقہ و تصرف بیجا یا دغا بازی کا عامل نہو وزن و پیمانے کو ٹھیک رکھے اور راستی و صلح جوئی و نرمی سے اپنے پیشے کے منصب کو بجا لاوے

۲ عزت و شرم کا ایسا خیال رہے کہ بیباکی و تمسخر سے کچھ حاصل نہ کیا جاوے۔

رکھے جس سے عورت کو نہایت مرتبہ حسن خدمت کی رغبت ہوگی۔

اور جس گھر مین عورت اچھی نہین ہوتی ہی اوسکے نیک شوہر کی عافیت تنگ ہوتی وللہ در من قال سے زن بد در سرائے مرد نکو + ہمدرین عالم ست دوزخ او۔ اور جسکو یہ منظور رہی کہ میرے گھر مین روزمرہ فساد ورنج کی افزایش ہو تو دوسری عورت کی خواہش کرے پھر دیکھیے کہ کسقدر رشک وحسد سے عناد وفساد پیدا ہوتا ہی۔ اور زیادہ دولتمند وخوبصورت عورت کو ہمیشہ غرور وگھمنڈ اپنی دولت وحسن وجمال کا ہوتا ہی جبکہ مرد اوسکا مفلس وبدشکل ہو لہذا مناسب ہی کہ عورت خلیق وپارسا وباعلم وشریف نسب کیجانب مرد رجوع کرے اور جب ان صفات سے عورت ملجائے تو پھر ایسے مرد کی خوش قسمتی کا کیا کہنا ہی تمام عمر اوسکو چین ہی۔

بہتر ہی کہ عورت امور خانہ داری وپرورش وتربیت عیال وخبرگیری قبائل شوہر مین مصروف رہے تاکہ اختیار خانہ براندازوو غایاز کی مجالست کی اوسکو فرصت بھی نملے جس سے اس کی ناموس وحیا کو دھبہ نہ لگے اور نہ اوسکے شوہر کے پیار ومحبت مین فرق پڑے اور جب بری صحبت (عام اس سے کہ عورات ہون یا مرد) ہوگی تو بالضرور دنیا بھر کی خراب عادتین پیدا ہونگی۔

بیشک زیادہ محبت کرنا مردکا عورات کو ایک جبلی وفطرتی سیرت ہی اور وہ مستحسن وپسندیدہ امر بھی ہی مگر نہ ایسا کہ عورت خیرہ چشم وخودسر ہوکر مرد کی وقعت غلام یا نوکر سے زیادہ نہ سمجھے اور سب کام خلاف عقل وتقویٰ کرنی جائے۔ اور مرد میان مجنون

استیصال بخوبی ہوتا ہے جس سے نسب آبائی کا حفظ کماحقہ ہے حسن مناکحت (اگرچہ
وہ کسی دین و ملت کے مطابق ہو) وہی ہے کہ زوجہ نیک طینت اور عقلمند اور خوش سیرت
دیانتدار ہو رضاجوئی شوہر و متعلقین شوہر و رحم دلی و رافت قلبی و انکسار مزاج اوسکا طریقہ
مرضیہ ہو اور رونق ان سب خصال محمودہ کو شرم و حیا اور ادب و علم سے ہوتی ہے اور اگر حسین و
جمیل ہو اور عقیمہ و بے عقل نہو یا ایسے خاندان کی ہو جس مین عقیمہ عورتین نہین ہوتی ہین تو
کیا کہنا۔ اور اگر زشت خو اور جاہل و بیدین و بےعقل ہے یا کہ اپنی شرافت نسب یا خوبصورتی
و دولتمندی پر اوسکو ناز ہے تو شوہر کی قدر و منزلت ہرگز اوسکی نظر مین ذرہ برابر نہوگی اور
اگر اپنے خاوند پر کریہ المنظر ہونیکا الزام قائم کر کے کراہت و تنفر کرتی ہے تو خوب تصور کرنا
چاہیے کہ آبرو ریزی خاندان شوہر کی ہوگی اور عصمت و عفت اوس گھر سے خیرباد کہنیوالی ہے
شوہر کو تین امور پر لحاظ ضروری ہے ۱ ضبط و ہیبت اپنا اس مرتبہ رکھے کہ عورت اوسکی
فرمانبرداری مین دریغ و قصور نہ کرسے اور ہر وقت رضاجوئی مین رہے اور یہ علی تدبیر ہے مگر نہ اسقدر
خشونت باطنی بڑھاے کہ جس سے بددلی و بیمزگی بڑھے ۲ کرامت و لینت طبیعت شوہر
اس اعتدال پر ہو کہ زوجہ کے پیار و محبت کو ترقی خود بخود ہوتی جاے اور اسکو اسکا
ہمیشہ خیال رہے کہ اگر کوئی کام خلاف راے شوہر ہوگا تب بیشک محبت
مین کمی ہوگی اور یہ خوف عورات کے لیے عمدہ خیال اطاعت زوج ہے اور اسی سے غیر محرم
کی دستبرد سے اپنے آپکو بچائیگی اور شوہر کی مناسب گفتگو اور معتدل انداز سے عورت کو
اوسکی انقیاد کی طمع ہوگی ۳ زوجہ کے خویش و بیگانون سے احترام و تعظیم کا طریقہ مرعی

لہذا روزاول گربہ کشتن پر عمل کرے کیونکہ مرد آخرین مبارک بندہ ایست توسب
صاحب جانتے ہین عورات کولازم ہی کہ پارسائی وتقوی وطہارت اختیار کرین ۔
شوہر کی فرمانبرداری اپنا ذریعۂ حرمت وآبرو تصور کرین کیونکہ اگر مرد کی عدول حکمی
کرینگی بیشک اوس کی نظر سے گرجائینگی اور جب مرد ہی کے سامنے عزت نہوئی تو
اوس کی برابر والی عورتین نگاہ حقارت سے دیکھین گی اور ایسی حقارت عقلمند
عورات کے نزدیک ایسی بری ہی کہ زندہ درگور ہونا اوس کو ہزار ہا مرتبہ قبول ہی اور
جب خاوند کی اطاعت عورت کریگی تو اوس کو ہر قسم کے سامان آرایش وآسایش
موجود ہونگے اور وہ اپنے ہمسرون مین ہر قسم کے الفاظ تفاخر کہہ سکے گی ۔ حکماے
دین کا قول ہی کہ بعد عبادت خالق کردگار کے عورت کے ذمہ فرض اپنے مرد کے
احکام کی بجا آوری ہی اور اوس کی خدمت کرنا اوس کے لیے فخر دارین سمجھے
جس سے دین ودنیا کی بہتری اور رستگاری از عقوبت اُخروی ہی اور جس نے
اوسکے خلاف کیا گویا اوس نے زندگی ہی مین جہنم کے عقوبت کو اپنے سر لیا اور
روسیاہی اوس کو ملی ۔

تعلیم نسوان ضروری ہی

اور یہ سمجھ عورتونکو اچھی طرح آسکتی ہی جب اونکو عمدہ تعلیم دیجاے دینی
کتب کا درس دیا جائے اور سن بلوغ تک اون کی اخلاقی نگرانی رہے عمدہ نصایح کرتے رہین
اسی لحاظ سے عقلاے قوم نے تعلیم نسوان ضروری امر تجویز فرمایا ہی ۔
جب زوجۂ اولی کیسی کی مرجاتی اور اوس کی کوئی اولاد ہوتی ہی تو اوس کمبخت اولاد کی

بنے ہوئے بیٹھے رہین یا کہ ــ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند + ہرچہ اوستاد ازل گفت ہمان میگویم ــ کے مصداق ہوکر پنجرے مین گھر کے میان مٹھو بن جائین اور بی بی جو کہین اوسیکو رٹا کرین حتیٰ کہ بی بی مقدسہ نہایت آزادی اور کھلے بندون بسر کرین اور اپنی زوج پوچ کو نہایت چاؤ پیار سے زن مرید کا لقب عنایت فرمایئن ــ اور زن پرستی یا کوتاہی عقل یا فرط محبت و عشق سے اسی خطاب کو میان مایۂ فخر و ناز تصور کرین ــ مرد کی اپنے گھر مین بعینہٖ ایک بادشاہ کی تمثیل ہے پس جو پادشاہ کو اپنے ایک مملکت کے انتظام مین قوت دماغی و سامان عقلی صرف کرنا چاہیے ویسا ہی اوس کو اپنے خانہ داری امور کے بند و بست مین فراست و خرد کا استعمال کرنا ہوگا ــ پس راز کو حتی الوسع اپنی عورت سے نہ کہے جبتک پورا اعتماد اوس کے حزم و انقیاد پر نہو جس طرح پادشاہ اپنے وزیر کو بعد تجربہ کامل و وثوق اعتبار کے ہمراز کرتا ہے ــ

بالفرض اگر زوج اپنی زوجہ کی محبت مین والہ و شیفتہ ہے تو مقتضائے عقل و فطنت یہ ہے کہ اپنے افراط محبت کو ظاہر نہونے دے ورنہ مفاسد عقل سے اوسکو پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائیگا اور مفاسد و مکارۂ عقل بیشک عورات آوارہ اور بدعقل اور غیر مہذب مرد آبر و باختہ کی نشست و برخاست سے پیدا ہو جاتے ہین یا کہ ناول و قصص خلاف تہذیب کے سُننے سے اس مادہ کو ہیجان ہوتا ہے اسکا انتظام مرد پر لازمی و ضروری ہے ورنہ آخر ش بجز افسوس و ندامت کے کچھہ حاصل نہین ہوتا

خفیف فرمایش یا یا درمہربان (سوتیلی) کے کسی حکم کی بجا آوری ہنوئی تو اس بخشش
کا کوئی پایان نہین ہر ایک سے یہی شکایت کہ ہزار ون روپیہ لڑکا ہمارا پیدا کرتا مگر کچھہ سمجھکو
نہین دیتا ہی سب اپنے خرچ مین لاتا ہے ہمنے اس لائق کر دیا مگر وہ کچھہ نہین سمجھتا ہی ۔ ہان
سوتیلی فرما رہی ہین ہمنے اوس کمبخت (مادر حقیقی) کی موت کے بعد کیسی پرورش کی اتنا
بڑا کر دیا اگر نہ پالتے تو جب ہی کا مٹی اور گور ہو جاتا (حالانکہ ان مشفقہ نے اس بارے مین
کچھہ اٹھا نہ رکھا تھا صرف اپنی گرانجانی سے لڑکا بچ گیا تھا) بس صلاح یہی کہ بالکل
متروکات پدری سے محروم کر دیا جائے پدر زن مرید بجز ہان مین ہان ملانیکے کچھہ
اپنی مقدسہ کے حضور مین عرض نہین کر سکتے ہین لیجیے چھٹی ہوئی + مان کو خدا نے
لیا متروکات پدریہ اور حقوق فرزندی اس طرح گئے اوس وقت پدر مشفق کو مطلق
خیال نہین ہوتا کہ ہمارے ذمہ جو لازمی امور تھے ان سے فائدہ اپنے لڑکے کو بھی دیا تھا
کہ نہین آیا اوسکی پابندی کسی شرع و ملت سے ہمپر واجب تھی کہ نہین یا کہ صرف والدین ہی
پر جبر کرنا جانتے ہو ۔ بیشک والدین کے حق اولاد پر واجب الادا ہین کہ اون کی اطاعت حقوق والدین اولاد پر
کرے اور خدمت سے انحراف نکرے اپنے اوپر تکلیف گوارا کرے مگر اونکا قصد بعد وا
نہ رکھے سخت لفظ زبان سے اون کے حق مین نہ نکالے ادب کے کلمات عرض کرے
جب کبھی وہ فرمایش کرین جلد اوس کو بجا لائے اگر انصرام غیر ممکن ہو تو جواب ناملائم
ندے ادب سے وجوہات معذوری عرض کرے اونکی دلشکنی سے خدا کی پناہ مانگے اور یہ
خیال کرے کہ خدا نے مجھے اس لائق کیا کہ ایک ایسا کریم شخص میرا دست نگر ہی جسنے کسوقت مین

شامت یا موت آجاتی ہی جسوقت باپ مناکحت ثانی وثالث ورابع کرتا ہی وہی باپ جس نے اون بچون کو نہایت ناز ونعم سے مردہ زوجہ کی حیات مین اپنی دلی خواہش یا اوسکے خوش کرنیکے لیئے پالا ہی پھر اون بچون کا روادار نہین ہوتا ہی اور جہان زوجہ ثانیہ کی اولاد ہوئی تو اوس عورت سے بڑھکر دشمن ہوجاتا ہی او سمجھتا ہی نہین کہ میرے یہ بچے ہین اور اوسکی مان سے کوئی تعلق مجھے کسوقت رہا تھا یا اوسکی مان کے ساتھ میری کیا کیفیت تھی اور ان بچون سے کوئی روحی تعلق مجھے ہی یا نہین ۔

اگر عورت ثانی نہایت نیک طینت اور نہین کمبختون کی تقدیر سے ہی تو وہ نہایت فیاضی سے اسقدر سلوک ضرور کریگی کہ پس خوردہ اپنے پیارے لڑکون کا اگر بچگیا تو شام یا صبح کو عنایت فرمائیگی جسکا بار احسان اپنے میان پر کر رہا من کا رکھے گی ورنہ ایک حالت زار وخوار مین وہ اپنے نانا ماموں یا خدا نے اگر ترس ورحم دیا تو اپنے باپ کے خاندان کے کسی عالی ہمت کے یہان جاکر دریوزہ گری کرکے پیٹ بھرینگے اگر بڑا ہلکو اوس نے کیا تو کسی خیراتی مدرسہ یا کسی مسجد کے ملّا کے سپرد کردیگا اگر عمر نے وفا کیا اور حضور عمر طبعی کو یہ بچے اپنی گرانجانی سے پہونچتے ہین لکھ پڑھ گئے اور دو چار روپیہ پیدا کرنیکی لیاقت آگئی یا پیدا کرنے لگے یا تقدیر سے اپنی تکلیف ماضیہ کی تلافی مین اچھا رتبہ خدا کی جناب سے پاگئے پھر کیا کہنا وہی سوتیلی مان اور وہ پدر مشفق کن کن استحقاق سے اونپر دباعث ڈالتے ہین اور ہمیشہ یہی درخواست ہوتی ہی کہ چاہے وہ محتاج ہوجاوین مگر ہماری چہیتی اولاد کو سب سرمایہ اوسکا ملجائے اور اگر کسیوجہ سے حضرت پدر مشفق کی کسی

مان دودھ کسیوجہ سے نہ پلا سکے تو مرضعہ شریف قوم کی تلاش کیجائے ۵ صحبت بکرو
سے ہمیشہ بچائے خلاف شرع امور کے عمل سے تنبیہ دے ۶ جب بچہ کھانے پینے لگے
تو وجہ ناجائز سے اسکو لقمہ بھی ندے تاکہ لڑکائی سے حرام وحلال کی تمیز اوسکو پیدا ہوتی جائے
۷ عمدہ آداب کی تعلیم دے ضدی اور خراب عادت لڑکون کے ساتھ کھیلنے ندے
۸ بچے کی صحت جسمانی کیطرف توجہ کرے اور ہر روز ایک وقت مقرر پر ورزش بھی
کرائے ورزش اور کھیل کود سے بچون مین چستی آتی ہے ورنہ ذہن وذکاوت مین
کمی ہوگی ۔ بعض ناتجربہ کار شبانہ روز مشقت لیتے ہین اور زیادہ پڑھانیکو جلد
تعلیم کا آجانا سمجھتے ہین اور تمنی جلد حصول کمالات کے ہوتے حالانکہ یہ بات ہرگز
نہین ہوتی بلکہ طلب الکل فوت الکل مشہور ہے ۹ پابندی اوقات کی عادت لڑکائی
سے سکھائے ۱۰ متقی معمر صلحائے قوم کی خدمت مین حاضر کرے اور ادب سے بیٹھنے
اور اون کی اطاعت کرنیکو سمجھاوے ایسی صحبت عمدہ نتائج پیدا کرتی ہے ۱۱ لڑکونکے
سامنے ہمیشہ نیک کامونکی تعریف اور پابندی مذہب کا فائدہ بیان کرے اور خراب صحبت کی حقارت
و توہین عرض کرے تاکہ اولاد مین خراب بدچیزون سے نفرت کرنیکا مادہ پیدا ہوجائے
۱۲ عمدہ تعلیم کا سامان مہیا کردے وہ کیا ہے کہ استاد دیندار وپابند ملت کے سپرد کرے
جو اخلاق و معاشرت اور مذہب ملت کی تعلیم دے شروع مین عشق اور سوز و گداز کی
کتابین دیکھنے کو بھی ندے جب آمین پکا ہو تو دنیا کے پیدا کرنے اور وجہ جائز سے روزی
حاصل ہونیکے علم کی کتابین پڑھائے علوم معقول بیشک بالضرور پڑھاوے کیونکہ کافی

مجھے مضغۂ گوشت تصور نکرے نفرت نہ کی بلکہ نور دیدہ اور جگر گوشہ سمجھکر پالا اور اس قابل
کیا کہ مین انکی فرمایش بجا لاؤن اگر وہ رحم نہ فرماتے تو مین آجکا دن کس طرح دیکھ پاتا
بڑا کفران نعمت ہی کہ ان سے بے پرواہی کیجائے اس وجہ سے کہ خدا نے اپنی عبادت
کے بعد مان باپ کے ساتھ نیکی و احسان کرنیکی تاکید فرمائی ہی اور تمام صلحاے اُمت نے
ہمیشہ یہی نصیحت کی کہ مان باپ کی ناراضی خدا کی ناراضی ہی کیونکہ اللہ تعالی نے
اونکی خدمت کرنیکے لیے قطعی حکم دیا ہی کہ اگر خدمت نہ کی تو خدا کے حکم سے انحراف کیا
جسکی عدم تعمیل سے روسیاہی دارین ہی ـ یہ بھی جانے دیجیے دنیا مین چلتا ہوا ہی
کہ اگر کوئی کسیکے اوپر سے ایک پرخس (تنکا) اُتار دیتا ہی اوسکے احسان کی تلافی کا خیال
رہتا اور موقعہ پر اوس سے زیادہ مکافات و عوض دیا جاتا ہی پھر بڑی ناشکری ہی
کہ اپنے سچے محسن و مربی کے احسانات پر توجہ نکرے۔

حقوق اولاد والدین پر جس سے اصلاح اولاد ہوتی ہے

ہان والدین کے بھی ذمہ اولاد کے حقوق ہین پس کریم النفس والدین کو چاہیے
کہ اوس سے فائدہ اولاد کو دین اور محروم نفرمایئن ۱جب بچہ پیدا ہو تو اوسکو مان دودھ پلائے
اوسکا دودھ پلانا حقوق مادری کو ترقی دیتا ہی جسکی یہ حکمت ہی کہ والدین خاصکر والدہ کا
اثر مولود مین آئے ۲ اچھا نام تجویز کرے تاکہ عند الرشد اپنے تسمیہ پر لحاظ کر کے اسم
با مسمی ہونیکی نیت پیدا کرے ۳ اپنی قوم و ملت کے دستور کے مطابق مقررہ ایام پر کوئی
رسم شرعی ادا کرے مثلاً عقیقہ یا مونڈن یا ختنہ وغیرہ جیسے جس قوم کی رسم و رواج ہو
۴ عمدہ دائی کھلائی ہو جسکی نیک صحبت و پرورش سے آیندہ عادات حسنہ مولود سیکھے اور اگر

وہ یہ ہین کہ جب اونکی مان مرجاتی ہی اور باپ نئی زوجہ کے عشق مین والہ و شیدا ہوجاتا ہی
تو اس اولاد کے حال پر جو مصائب گذرتے اوسکی ترفیہ اور رفع مین ہرگز بابت کوشش
نہین کرتا اور نئی عورت کے تعمیل احکام مین ایسا مصروف ہوتا کہ اوسکی بیجا و خلاف واقع
شکایت پر زجر و توبیخ درکنار کھانا کپڑا بند کرتا۔ اور اونکی تربیت و تعلیم کیطرف مطلق توجہ
نہین کرتا ہی پس جب ایسی سوہان روح حالتین اولاد پر گذر چکین تو وہ آیندہ کبھی ادای حقوق پدر
(گو کہ وہ کیسے ہی ہون) پچھلے مصائب و واقعات جانفرسا یاد کرکے مستعد نہین
ہوتے ہین اور یہ مسئلہ کسی قدر غور طلب اور لائق تصفیہ ہی اسکی نسبت میری رای ہی
کہ اولاد یہ سمجھے کہ باپ سے کوئی اور حقوق نہ سہی حق تولید کیا کم ہی اوسی کے لائق
ادا کرے اور عمدہ سمجھوتا تو یہ ہی کہ اگر غیر کو کچھ دیا جاوے تو اس سے والدین کا دیا جانا
غیر مناسب نہین ہی اور اگر باپ چاہے کہ مجھے ایسی اولاد کے توسل سے تمتع حاصل کرنا
منظور ہی تو انصاف کے طریقے کو برتے تازہ وارد عورت کے خلاف واقع شکایت پر سزا دینے
پر آمادہ نہ ہوجاوے اور یہ بھی قبل از مزاوجت ثانی اپنے ذمے فرض کرلے کہ مجھے اولاد
سابق کی پرورش و تعلیم دلانا واجب العمل امر ہی جسکے لیے ایک کافی سرمایہ اپنی حیثیت و استعداد
کے لائق جمع کر دے جس سے یہ تمام مفاسد آیندہ پیدا نہونگے۔ انسان جس درخت کو
لگاوے اور جسکے سایے کے نیچے بیٹھے یا پھل کھانے کی تمنا رکھے تو اوسکی نگہداشت
بخوبی کرے آبپاشی اور اوسکی درستی کو اپنا فرض سمجھے اور اگر ایسا نہ کریگا تو خیال خام ہی کہ
کہ اوس سے متمتع بہ ہو۔

پختگی انسان مین بغیر ان علوم کے نہین آتی ہی یہ بارہ حقوق ایسے ہین کہ جنکے معاوضہ مین
باپ اپنی اولاد سے خدمت لینے کا دعوی کرتا ہی باپ پر لازم نہین ہی کہ ختنہ و بسم اللہ و شادی
مین ہزارہا روپیہ خرچ کر دے بلکہ اچھی تعلیم دلانا اوسپر فرض ہی اور اس حق کو ترجیح دیتا ہی کہ اگر اولاد
کسی وقت نافرمان ہوجاوے تو اوسکو عاق کر دے یا جو چاہے سزا دے عاق کا خوف اولاد
کو اسقدر ہی کہ شاید توپ کا بھی نہو مین نے دیکھا ہی کہ بسم اللہ مین ہزارون روپیہ صرف
لوگون نے کیے مگر دو روپیہ کے معلم کے بھی سپرد اپنے بچے نہ کیے بھلا نالائق معلم کیا
تعلیم دیسکتا ہی بجز اوقات ضائع ہونیکے کوئی فائدہ مترتب نہین۔
ایک نہایت عالیقدر ادیب کا قول ہی کہ اولاد کی تعلیمگاہ والدہ کی گود سے بڑھکر نہین ہی
یہ قول آب زر سے لکھا جاوے تب بھی کچھ قدر نہین ہوئی۔ ظاہر ہی کہ جب ماں تعلیم یافتہ ہی
اور اوسکی گود مین اگر کوئی بچہ ہوگا تو وہ اپنے بچے کو خود عمدہ ہی عادت سکھائیگی اور اوس وقت
کی تعلیم اور اوس مشفقہ کی تربیت جو اثر پیدا کریگی وہ آئندہ کیسا ہی علامہ تعلیم دے موثر
نہوگی کیونکہ والدین سے بڑھکر کوئی غمخوار اولاد کا نہین ہوتا ہی اور اس سے بڑھکر خیر خواہی
کیا ہوگی کہ ہر شخص اپنی ترقی کا خواہان ہوتا یا دعای ازدیاد کسی کو دیتا ہی مگر اپنے سے
بڑھکر کسی کی کوئی ترقی نہین چاہتا ہی ہان والدین ہمیشہ اسکے طالب و مستدعی
ہوتے ہین کہ ہمارے لڑکے ہم سے بڑھکر ہون اور فراوان جاہ و حشمت پیدا کرین
پس جبکہ اچھی تعلیم دیجائیگی تو ادای حقوق کو فرض اپنے ذمے اولاد سمجھیگی۔
بیشک اولاد کے دل مین چند بے اعتنائیان پدر مہربان کی آخر حیات تک رہتی ہین

جو پیدا ہون گے اور ہوے وہ ظاہر ہین سے بیدل نوکر بیری سے بڑھکر۔

بھائیونکے ساتھ بڑا احسان

بھائی کو خون کا تعلق اپنے دوسرے بھائی سے ہوتا ہی لہذا انکے درجات کے مطابق
اوسکے ساتھ بڑا احسان کرے ورنہ کیا ہین چھوٹون کو مثل اپنی اولاد کے اور بڑونکو
مثل بزرگ باپ کے خیال کرے کیونکہ اگر اون کے ساتھ ہمدردی ہی تو بیشک کسی
سخت وقت مین وہ تمھارے کام آئین گے اور تمھاری تکلیف وہ ہرگز ہرگز نہ دیکھ سکینگے
اس کی وجہ یہ ہی کہ روحی تعلق اون سے ہی اور بہت افسوس کی بات ہی کہ اگر اون سے
ہمدردی نہین ہی تو کس سے ہوگی عموماً یہ مسلم ہی کہ اگر انسانی اعضا مین سے کسی عضو کو
تکلیف ہوتی ہی ضرور ہی کہ تمام اعضا مین اذیت کا اثر ہوگا بیشک آبائی متروکے پر بھائی
سے جھگڑا ہو جاتا ہی یہ شاذ و نادر نہین ہی پس وہ کیون نہ انتظام کیا جاے جس سے
تنازعہ پیدا نہو باہمی مصالحت سے سب امور طے ہو سکتے ہین اور ایکا سمجھوتا کامل ہو سکتا ہی
اگر چھوٹا بھائی کسی متروکہ کی چیز پر اپنا میلان زیادہ ظاہر کرے اوسکو چھوڑ دیا جائے
اور معاوضہ دوسرے سے کرے یا اوسکو احساناً ہبہ کر دے ایسا ہی بڑا بھائی کسی چیز
اپنی زیادہ خواہش ظاہر کرے ممکن ہی کہ اوسکی عوض کوئی اور چیز خود پسند کرے اور نذرانہ
کے طور پر بڑے بھائی صاحب کے حضور مین اوسکو پیش کرے اس مین تمام اخوت و فتوت کے
درجات کو ترقی ہوگی مگر یہ سمجھوتا کب ہو سکتا ہی جب درمیان مین اغیار خانہ برانداز
اور غیر تعلیم یافتہ عورات (عام اس سے کہ وہ قرابت ہی کیون نرکھتی ہون) کا تعلق نہو
اور اپنا نفس بھی مغلوب کر لیا جائے ورنہ یہ آج کل عام دستور ہو رہا ہی کہ درمیان والے

پس جب انصاف وعدل زیر نظر ہی تو کہنا یہ بیجا (شعر)

ازسوی کینہ کینہ وزسوی مہر مہر + دل رابدل رہیست درین گنبد سپہر - نہوگا
میرا یہ بیان کرنا کسی شخصی شکایت پر محمول نہو عام طور کے مطابق عرض کیا ہی جس سے
خاص خاص اہل انصاف واشفاق مستثنیٰ ہین اور میری کوئی غرض کسیکے قبائح بیان
کرنے سے نہین ہی کہ جو حاضرین کو ناپسند ہو بلکہ بموجب الدین النصیحۃ کے حسبۃً للہ
عرض کیا ہی - ازواج واولاد ووالدین کے معاملے مین بہت کتب طیار
ہوئی ہونگی اور ہین مگر مین نے روزمرہ کے چلن کے مطابق میری سمجھ مین جیسا آیا
گذارش کردیا -

جائے چشم پوشی و علیحدگی کی نصیحت

جائے چشم پوشی اور علیحدہ کی نصیحت جو اثر پیدا کرتی ہی وہ ہرگز جابرانہ سختی نہین
کرسکتی وہ کیا ہی کہ اگر مان باپ یا اوستاد لڑکے کی خطائے خفیف پائین تو آنکھ بچا جائین
تھوڑی بات پر ہرگز سزا دینے کو آمادہ نہ ہو جائین ورنہ بیدلی وخاطر شکنی سے
خیرہ چشمی پیدا ہو جائیگی اور اگر کوئی بڑی خطا سرزد ہوئی تو بلحاظ سن وسال کے فہمائش
کرین بہتر تو یہ ہی کہ علیحدہ لیجا کر پہلے اوس کی لیاقت وغیرہ کی تعریف کرکے اوس کو
آگاہ کرین کہ تمنے جو خطا کی ہی اوس کی ہمکو اطلاع ہی مگر تمھارے لحاظ سے اوسکا افشا
سر عام مناسب نہ سمجھکر تمکو سمجھا دیا جاتا ہی غالباً ایسی نصائح بہت اثر پذیر ہوتے ہونگے اور

خدام کی درستی

ہوئے ہین اسی طرح نوکر وخدام کی کیفیت ہی کہ آقا اپنے نوکر کو مثل اولاد کے سمجھے اور انکو
درست کرے ان کی درستی سے آئندہ آقا کو آسائش ملیگی ورنہ ان کی بیدلی سے نقصانات

ونقائص سے ہو اور اگر وہ نقض عہد کو برا تصور نہین کرتے تو ایسے دوست سے عاقل کو چاہیے کہ کنارہ کر جایے۔

یتامی و مساکین و مسافرین کے ساتھہ نیکی کرنا لازمۂ انسانیت ہی

سب مستحقین کے حقوق کے ادا کے بعد مسکین و یتیم و مسافر کا حق ہر آدمی پر ہی کیونکہ خداوند تعالی نے احسان والدین اور اقربا کے سلوک کے بعد انھین کے ساتھہ نیکی کرنے کو تاکید مزید کی ہی کیونکہ انکا کوئی حق صلۂ رحم نہین ہی صرف اللہ کے اتباع حکم اور اوسکی خشنودی کے لیے ہی پس اونکے ساتھہ نیکی کرنا انسانیت کا لازمہ ہی۔

میرا یہ مقصد نہین ہی کہ ایسے شخصونکی مدد کرے جن کا پیشہ گدائی ہو رہا ہی اور اونھون نے اپنی معاش اسکو قرار دیا ہی بلکہ معذور و تہیدست اور مجبور مساکین اور بے زر مسافرین اور یتیم محتاج کی پرورش مین اعانت اور کوشش کرے اور یہ ضرور نہین کہ خود سرمایہ کافی دے جہان تک ہو سکے خود دے اور اہل ہمت سے مدد دے کیونکہ زمانے کی حالت دیکھکر کوئی ایسا بشر نہین ہی جسکو اپنی حاجات سے استغنا ہو لہذا ایک آدمی کی قوت سے نہین سنا گیا کہ پہاڑ کھدا ہوا سکے لیے مناسب ہی کہ روزمرہ مصارف سے قلیل سرمایہ پس انداز کرتا جایے جسکی رقم آخر مین کافی ہوگی اور کسی کی مدد کے وقت گرانی نہوگی

طالب العلم بڑا مستحق ہی

اور ان سب سے زمانے کی حالت دیکھکر طالب العلم بڑا مستحق ہی اس لحاظ سے کہ تنگی معاش کی وجہ سے کسی کو ایسا فراغ نہین ہی کہ بذات خود عمدہ وسائل تعلیم مہیا کر سکے اور تعلیم ایسی ضروری شی ہی کہ بغیر اوسکے معاشرت انسانی ہو نہین سکتی کیونکہ جسقدر پیشے و حرفے دنیا مین ہین سب کو احتیاج علم و فن کی ہی اور ہر علم و فن کی بنا محض سرمایہ معاش پر ہی

مصالحت برادران کی تحریب کرتے ہین —

اقرباء کے ساتھ سلوک

قرابت دار بعید ہون یا نزدیک علی قدر مراتب اپنے قرابت دار پر حق سلوک رکھتے ہین یہ کوئی ضروری امر نہین ہی کہ بلا تمول کے سلوک نہو سکے حسب حیثیت ہر کوئی سلوک کر سکتا ہی اگر اپنے قرابت دار کے پاون سے کانٹا نکال دے تو اسکا درجہ ایک رقم معتدبہ کے رتبہ سے زیادہ ہی کوئی کتاب آسمانی ایسی نہین ہی کہ جسمین سلوک اقربا کی تاکید نہو بیشک بعض نافہم تمول دوسرے کا دیکھکر یہی چاہتے ہین کہ جس طرح بے سبب اوس سے لے لین تو ایسا سلوک دنیا مین بیوقوف ہی کریگا کہ اہل قرابت کو دیکھکر سب دیدے اور خود اون سے زیادہ کنگال ہو جائے ہان اعتدال شرط ہی —

ہمسایہ و احباب کی رعایت

ہمسایون اور احباب کے ساتھ رعایت اور محبت سے پیش آنا لازمہ ایمانی تہذیب کا ہی کیونکہ اونکو کوئی حق بجہتی اپنے ہمجنس پر نہین ہی وہ صرف للہی اتحاد کے فوائد سے مستفید ہوتے ہین حکما نے فرمایا ہی کہ دوست تیرا وہ شخص ہی کہ باطن مین تو اور وہ ایک ہو اور ظاہر مین صرف کالبد حاجب ہو میرے نزدیک یہ کبریت احمر بلکہ اوس سے بھی زیادہ نایاب ہی بوعلی سینا نے اپنی بعض تالیفات مین اس قسم کی دوستی کے کمیاب ہونیکا مبالغہ حد مرتبہ کیا ہی کیونکہ اکثر آدمی کو حقیقت غیر سے اطلاع نہین اور محبت انکی لذت یا کسی منفعت پر مبنی ہی

حضرت یعسوب المسلمین امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ بھائی اور دوست بہت ہین مگر امید وفا معدوم ہی اور اگر انسے وفاے عہد کی تمنا کی جایئے تو اس سے بڑھکر بیعقلی نہو گی کیونکہ ایسا دوست نظر نہین آتا جسکی دوستی صاف اغراض

سمجھے اور تمھارے علوِّ نسب مین کچھ شک نہین اور تمام دنیا مین تمسے بڑھکر شرافت کسی خاندان مین نہین پھر اوسکا کیا نتیجہ - اپنی کیفیت دیکھو کہ کس حال مین ہو نانِ شبینہ کو محتاج پیوندار جامہ بھی پاس نہین اور دعوی یہ کہ پدرم سلطان بود مگر ندانستی کہ تو چہ حالت داری - ہان اگر علم و فضل ہے تو کوئی مضائقہ نہین یہ بڑی لازوال دولت ہے ورنہ مین کہونگا ع آنانکہ فخر خویش باجداد میکنند * چون سگ باستخوانِ دلِ خود شاد میکنند اپنے ذاتی جوہر سے کوئی ترجیح پیدا کی جاے وہ تو قابل افتخار ہے ورنہ جہالت و بزدلی کی حالت مین نسب پر افتخار نازیبا ہے اور سب سے بڑھکر دوستون مین جدائی ڈالنے والی چیز کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک کی ملت و قوم کو ذلیل و خوار سمجھے مذہب غیر کو محض لاشی اور فضول خیال کرے اور اپنے مذہب و مشرب کو زیادہ سمجھے مانا کہ مذہب آپ کا صافی اور نخبۃ ہی سہی اس سے تو آپ ہی کو ذاتی نفع پہنچیگا جس مین کوئی شریک نہین ہو سکتا ہے اور یہ مسلم ہے کہ آپ کہین کے جابر و غالب حاکم نہین ہین کہ خواہ مخواہ آپکی پیروی لازمی امر ہو اور جابر سہی تو کیا -

تعصب بُری بلا ہے

ملاحظہ کیجیے کہ ماضیہ سلطنتین کیسی گذرین جنھون نے بزور شمشیر مذاہب غیر مٹانا چاہے گو کہ کمی ہوئی مگر دنیا سے بالکل معدوم نہوے اور بالفرض جاتے بھی رہین تو تمکو کیا فائدہ ہے بیشک مذہب کی ترقی سے اُخروی ثواب کی اُمید ہے مگر پھر کیا تم اپنی زندگی عمدگی سے ایسی مجبوری کی حالت مین بسر کرسکتے ہو کہ اگر کوئی غیر قوم آگئی اپنا فرش ہٹادیا مصافحہ کے بعد ہاتھ دھو ڈالا یہ سب امور کیا تکلیف رسا نہین ہین

کو کہ آخر مین علم ہی سے اسکو افزونی و ترقی ہو تو لابدی ہی کہ محتاج و مسافر طالب العلم کی قوت
لایموت کے لیے بندوبست کرے اگر یہ بھی ممکن نہو تو کتاب یا قلم دوات آلات اکتساب
علوم کے حاصل کرانے مین مدد دے اور یہ مدد بذاتہ ایک شخص نہین کرسکتا ہی اور یہ
تجربے مین آیا ہی کہ بغیر اعانت جماعت کے انصرام اس امر اہم کا ناممکن ہی لہذا سب ملکر
تعلیمگاہ کے مقرر کرنے مین سعی و کوشش کرین اور سرمایہ کافی کے جمع کرنیسے یہ بڑا بار ابنا
ذرا سی تحریک سے اوٹھا سکتا ہی اگر ایسے سرمایے مین کوئی شریک ہی تو سمجھیے کہ ہرایک
مستحق کے حق کو ادا کرچکا۔

فخر و ناز بیجا ہی

مگر انسان کو مناسب نہین کہ ان حقوق کے ادا کر دینے پر فخر و ناز کرے اس لحاظ سے
کہ اگر کسی شخص نے دین یا قرض کے ادا کرنے مین کوشش کی تو وہ خود اپنے بوجھ سے
ہلکا ہو گیا کسی پر احسان نہین اور بالفرض وہ لوگ شکرگزار ہوے تو خیال کرے کہ مجھے
اپنی محنت کی داد مل گئی اور یہ حد مرتبہ انکسار کا ہی۔

ادای حقوق مین سختی و غصہ بری بات ہی

اگر کوئی مستحق کچھ چاہے تو اوسکے دینے مین ترشی اور غصہ نہ کرے اس وجہ سے
کہ ہر شخص اپنی چیز امانتدار سے مانگتا ہی اگر تو لائق امانتداری کے نہوتا تو ہرگز تیرے پاس اپنی
امانت کوئی نہ رکھتا پس اسی پر قیاس کرلیا چاہیے کہ خدا نے تمکو اس لائق کیا کہ مستحق
کے حقوق تمھارے پاس بطور امانت رکھا دیے اب مالک جب چاہے لے لے
الا امین امانت مین خیانت ہرگز نہ کرے ورنہ بدی جیسا ہی اسکے نصیب ہوگی۔

افتخار نسب نازیبا ہی

اور نہ کسی کو نگاہ حقارت سے دیکھے مانا کہ تمھارے آبا و اجداد کسی اقلیم کے بادشاہ

اوسی کا شعبہ ہی اور جس کی اصل اعلی ہی اوسی سے خطاب کرنا لازمی بات ہی۔

اطاعت پادشاہ فرض ہی

انسان کو بعد اطاعت خدا و رسول کے اپنے پادشاہ کی اطاعت و اتباع حکم کرنا فرض عین بلکہ نص قطعی ہی اس لحاظ سے کہ پادشاہ کا درجہ خدا کی بے انتہا نعمتون کا ایک حصہ ہی کیونکہ محض الطاف و انعام ایزدی سے ایک شخص لکھو کھا افراد انسانی پر حکمران ہوتا ہی اور اوسی کے حکم و رای کے اوپر کافۂ انام کے حقوق وابستہ ہوتے ہین حتی کہ سب کی اوسی کے آستانے پر نظر ہوتی ہی اور مترصد اوسکی اشفاق و عنایت کے رہا کرتے ہین اور اوسکو جماعت عقلا نے خدا کے سایے سے تعبیر کیا ہی اور یہ حق بجانب بھی ہی کیونکہ وہ بظاہر اسباب اپنے محکوم کو ہر قسم کے حوادث و نوازل سے محفوظ رکھنے کی فکر و سبیل کرتا ہی انکی رفاہ اور آسایش کیطرف توجہ کرتا ہی پس جسنے خدا کے سایے سے گریز کیا وہ کہان مفر پا سکتا اور جسنے خدا کے حکم سے انحراف کیا معاذ اللہ وہ کیسے نجات پائیگا صرف یہہ کہہ دینا کہ پادشاہ بھی ہمارا ہمجنس ہی اور اوس مین جو باتین ہین ہم مین بھی ہین پس کیا ضرورت ہی کہ اوسکے ہر فعل و عمل کو واجب العمل سمجھنا چاہیے بلکہ اوسکے غیر واجب احکام کو ہرگز نہ ماننا چاہیے یہ مین اوسکی نسبت زیادہ کہنا نہین چاہتا ہون بضمن تعریف آدمی کے اسکا بیان ہو چکا ہی مگر اسقدر ضرور کہونگا کہ ع نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند + نہ ہر کہ آینہ سازد سکندری داند۔ آپ نے ضرور شنا ہوگا۔ لطیفہ مین بندر کی کہانی مین ہی کہ ایک جگادری نے مشورہ سب بندرون سے کیا اور بالاتفاق یہ رای قرار پائی کہ جو اعضا ہم مین ہین وہی انسان مین بلکہ ایک دم زیادہ

بیشک وہ امور کرنا چاہیے کہ جو پیشوای مذہب نے ارشاد کیے ہین بہتر ہی کہ نرمی و اعتدال
سے اوسکی دعوت کرو اور اپنے اطفال کو ہمیشہ یہی تلقین کرو کہ ایسے فضولیات سے
وہ محترز رہین اور انھین فضولیات ایذا رسان کا نام تعصب ہی اور تعصب بُری بلا ہی دیکھو
قومین اور سلطنتین اسکی بدولت تباہ ہوگئین صدہا خاندان بیچراغ ہوگئے اور جنمین یہ نامعقول
چیز ہی وہ کبھی فراغ و اطمینان مین بسر نہین کرتے ہین اور نہ اونکی معاشرت اچھی ہی اور نہ وہ
کسی قوم مین مرجع و مآب ہین ہر شخص بہ نگاہ حقارت اونکو دیکھتا ہی کیونکہ قوم کے پیشواؤن
نے تعصب سے احتراز کرنیکی نصیحت فرمائی ہی۔

عجب و تکبر خراب ہی
حسد بہی بری چیز ہی

اور اصل اوسکی تکبر و عجب سے ہی کہ جو عند اللہ و عند الناس خراب ہی تکبر و عجب کیا ہی
اپنے سے ہر ایک کو کمتر تصور کرنا گو کہ وہ اعلیٰ ہو اور اس تعصب کو حسد سے جلا زیادہ آجاتی
ہی کہ جو اچھی چیز ہرگز نہین ہی وہ یہ کہ ہمیشہ جب کسی کو دیکھے تو اوسکے مدارج و ترقی کیطرف
بدنگاہ کرے اور یہ کہے کہ مین ایسا لائق فائق افسوس کہ محروم کیا جاؤن اور یہ نالائق
اس عمدہ دولت سے فائدہ اوٹھاوے اس سے محسود کو کوئی نقصان نہین پہونچتا ہی
حاسد ہی کو کوفت ہوا کرتی ہی۔

میرے نزدیک یہ رذائل انسان کے قلب مین جگہہ نہین پا سکتی اگر اوسکو علم اخلاق
سی (جسکو علم دین سے کامل تعلق ہی) واقفی بہرہ ہو اور اگر علم دین سے کسیکو بہرہ نہین تو اوسکو
اپنا دشمن عقل و فراست تلاش کرنیکی ضرورت نہین اوسکی دماغ مین خود اوسکے مخالف
اور عدو ہی جانی موجود ہین ــ مین نے علم دین کا نام اس وجہ سے لیا ہی کہ علم اخلاق

اب ہم بقیہ بحث خدام کی تربیت کی پھر شروع کرتے ہین جس کا محل اسوقت ہی

ہمارے دوستون مین ایک صاحب ممتاز عہدے پر تھے یون تو بڑے لائق وفائق شخص تھے مگر انسان ہی تھے مزاج مین حکمرانی اور سخت گیری زیادہ تھی اور اوسکے ساتھ سخت زبانی کہ جو شان جباری ہی حد سے بڑھی ہوئی تھی کوئی ایسا شخص نہوگا کہ جو انکی زبان سے بچا ہو مین نے تنہائی مین کئی مرتبہ عرض کیا کہ جناب شیخصاحب آپ اپنے علم و عہدے ورسن کے مطابق متانت اور تحمل صرف فرمایا کیجیے بات بات پر جُرمانہ اور تنخواہ کا ضبط کرنا یا درجے کا انحطاط کر دینا خلاف انسانیت ہی کیونکہ آپ بھی انسان ہین اور خطا لازمۂ بشریت ہی خیر میرے عرض کرنیکا اس قدر اثر تو ضرور ہوا کہ جبر مین خفت کی مگر سخت زبانی اور الفاظ فحش کا استعمال کسی طرح نہ چھوڑا۔ آخرالامر اوسی کی بدولت انکی جان جاتی رہی۔

وہ کسی بات پر اپنے نوکر کو گالیان دینے لگے اوسکو ضبط نہوا اوسنے پیچھے آکر اونھین کا طپنچہ پُشت پر سر کیا کہ جسکی گولیان اونکے پیٹ مین پیوست ہو گئین۔ اِنَّا لِلّٰہ دیکھا حضرات۔ نوکر کی بد دلی وافسردگی سے شیخصاحب نے یہ روز بد دیکھا

خدام و ماتحت اشخاص کو لازم ہی کہ اپنے افسر کی اطاعت اپنا فخر جانین اور خیال کرین کہ حاکم دنیا کی اطاعت سے اپنے معبود حقیقی کی عبادت کا طرز سیکھتے ہین کیونکہ

الغرض گیا وجہ ہی کہ ہم اس اضافے کے ہوتے ہوئے ایسی حالت مین ہین جنگلون
جنگلون پھرین سب ملکر ایک مرتبہ حملہ کرکے انسانکو مغلوب کرین اور اونپر اپنا تسلط
جمائین اور سب بیمون نہایت میمونی سے حکمرانی کا مزہ چکھین اس بات پر اتفاق سب نے
کیا اور اوس بندر چگادری کے ہاتھ پر بیعت کرکے سرگروہ (ریسیڈنٹ) مقرر کیا
اور پتھر اور ڈھیلے لیکر فوج کشی آدمیون پر کی جو سامنے آتا اوسپر کھون کھون کرکے
دوڑتے اور کھیسین نکال دیتے کسی کا کپڑا نوچ ڈالتے اور کسیکی کھپریل توڑتے [کھے]
چند منٹ کے بعد ایک پرانا مداری (بندر نچانیوالا) آگیا اوسنے یہ شورش دیکھکر سوچا
کہ اب اس فوج کشی سے کسیطرح آدمیون کا مفر نہوگا کیونکہ دانے اور روٹی کے
ٹکڑے ڈالنے سے بھی باز نہین آتے ہین خیر ع کلوخ انداز را پاداش سنگست
معاً ایک ڈنڈا جھونپڑے سے اور ایک رسی لے آیا اور اون چگادری کی جانب رسی
پھینک کر پکڑ لیا تیجے ترکی تمام شد ریسیڈنٹ صاحب گرفتار ہوئے اور مداری
نے مارے ڈنڈون کے انکی جان عذاب مین ڈالی سب فوج رفو چکر ہوئی پس بعینہ
ان خیالات کے مطابق یہ کہانی ہی مانا کہ تم مین بہت سے اضافات ہین کہ جو
بادشاہ مین نہین مگر فضل ایزدی اوسپر ایسا ہی کہ تمھارے کسی اضافے مناصب کے
درجے کو اوس سے نسبت نہین ہی وہ خاص اسیواسطے مخلوق ہوا ہی کہ بندگان خدا کی
حفاظت و رعایت کرے قوی ضعیف پر تسلط نہو جسکو آزار کسی سے پہونچا ہو اوسکی
دادرسی کرے فریاد سُنے نگاہِ لطف غربا پر اور نظر قہر جابرین پر ہمیشہ رکھے۔

طبیعت کو برانگیختگی ہوئی تھی جب مین نے اوس کی صحبت چاہی تو اوس نے
یہ طریقہ چھوڑ دیا پھر ایک نیا طریقہ اوس نے نکالا کہ میری شکایت کی عرضیان
بمضامین خلاف واقع اپنا خط بدلکر حکام اعلیٰ کی خدمت مین بھیجا کرتا تھا اور
پھر مجھسے کہدیتا کہ مین نے یہ واقعہ معتبر سنا ہی کہ آپکی شکایت کی عرضی مرزا صاحب نے
کہ جو میرے دوست سچے تھے بھیجی ہی اور جب پیشگاہ حاکم سے وہ عرضی بطلب کیفیت
میرے پاس آئی تھی تو تب مجھے اس کی تصدیق بیانی ہوکر اعتبار بڑہتا جاتا تھا۔
اور میرے مجبور کرنیکے لیے اسقدر ہجوم ان بادہوائی عرائض کا کیا کہ میرے حکام کو
میری دیانت کی جانب شک ہو چلا تھا مگر الحمد للہ کہ میری سچی دیانت نے اس چالاکی کا
رنگ جمنے نہ دیا حکام کو یقین تھا کہ مضامین خلاف واقع ہین اور کسی دشمن کی
چالاکی ہی اور میرے ایک سچے دوست نے (کہ خدا اونکو بھی ترقی دے) نشان خط سے
پہچان لیا کہ میرے ہی کچہری کے محرر کی چالاکی ہی اور بلا میرے استصواب کے
اوس کی تبدیلی ضلع غیر کو کرا دی اوسکا جانا تھا کہ وہ طوفان بے تمیزی فرو ہو گیا
بس ایسے ماتحتون سے خدا بچائے۔

اور سنیئے کہ میرے پاس ایک اہلکار تھا مین اوس کی خوشخطی و خوش اخلاقی
سے راضی تھا اور جب اوسکا رسوخ بڑھا تو وہ میرے نام سے ناجائز چیزین بلکہ
رقمین اشخاص متعلق سے منگانیکے لیے مستعد ہوا مجھے فوراً اوس کی خبر ہوئی اور لڑکا
اس بداعمالی کی اون کی زبان سے تصدیق کر لی الحمد للہ کہ اوسکو کچھ کسی نے

یا ناشکری یا کوتہ اندیشی کو ہرگز اپنی طبیعتون مین دخل ندین اور اپنے افسر کی
چشم پوشی کو ایک نعمت تصور کرین یہ نہ سمجھین کہ ہمارا آقا بہنایت کم سمجھ آدمی ہی وہ
ہماری خطاؤن کو نہین جان سکتا ہی بلکہ اس چشم پوشی کے عوض مین خیرخواہی
اور نیک اندیشی اختیار کرین مین ایک نمک حرام نوکر کی اپنی چشمدیدہ کہانی سناتا ہون
وہ یہ ہی کہ ہماری برادری مین ایک سید نیک طینت ہین اونہون نے نہایت کمسنی سے
ایک غریب کا لڑکا نوکر رکھا یہانتک کہ وہ جوان ہوگیا میر صاحب کو اوسپر زیادہ اعتبار
تھا بالآخر ایک روز سید صاحب نے تجویز کی کہ اوسکو سرکاری نوکری دلائی جائے
اتفاق وقت کہ اوسکا نوکر رکھانا نہو سکا دوسرا آدمی اونہین کی سفارش سے
نوکری پا گیا اس کو رنگ کو زیادہ گران معلوم ہوا یہانتک کہ میر صاحب کے اعدا
و مخالفین سے سازش کی اور خود چند آبرو باختون کی صلاح سے ان کے گھر سے
چوری کی گو کہ مال کم ملا کیونکہ مال طیب مزکی دستبرد سارقین کم ہوتا ہی جب یہ
واقعہ ہوا تو اس کی گرفتاری ہوئی یہانتک کہ اوس نے بلاکسی جبر و تظلم کے اقرار
کیا اور جب پولس نے دار و گیر ضابطہ کرنا چاہی تو اوس نے ایسے خلاف واقعہ
امور بیان کیئے کہ جن کے اعادہ سے مجھے قلق ہوتا ہی اور در پی اس امر کا ہوا کہ
میر صاحب کو قانونی تدارک ہو جائے ۔ مین اسی طرح کے نوکر سے پناہ مانگتا ہون
اور سنیے میرا ایک محرر تھا جسے کسیقدر اعتبار اوسپر ہوگیا تھا وہ میرے خوش
کرنیکے لیئے ایک نہ ایک خبر ادھر اودھر کی تراش کر کہا کرتا تھا جس سے میری

مسائل اخلاقیہ اورمباحث تمدنیہ کے مقاصد کو پورا کرنیوالی ہوتی۔

(محمد شجاع) دیکھو دیوانے کو کیسی عمدہ سوجھی۔

(خان) سیفے پر ہاتھ لیجاکر۔ کیا ارشاد ہوا آپ نے نہین سُنا ہی کہ دیوانہ بکار خود ہُشیار اور پھر کیا مین ایک ہی شخص برکات سے مستفید ہو تا سب ہی کو فائدہ ہی۔

حاضرین کی جلسے سے آواز آئی دیکھیے لیجیے یہ ضخیم کتاب طیار ہی

(خان) شاباش ؎ برین مژدہ گرجان فشانم رواست + کہ این مژدہ آسایش جان ماست

بھائی مین شکر گزار ہوا یہ کام مولوی ابوالمجد کا ہی جو ایسے سرسری وقت مین بھی اپنا وقت ضائع نہ کیا جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ شاباش صد آفرین مولوی ابوالمجد کسکے صاحبزادے ہو کسنے تعلیم دی ہی کسکی خدمت مین رہے ہو۔ ہونہار ہو خدا علم و عمر و دولت تمکو دے اپنے قوم پر تمنے بڑا احسان کیا ہی مگر برخوردار کا مگار ایک کسر باقی ہی ورنہ باون تولہ پاورتی کی ڈلی کُندن کی ہوتی اور اب بھی ہو سکتا ہی کہ جناب آبروی قوم مایہ فخر اہل علم حضرت الامرتبت علامہ سلمہ اللہ کے ملاحظہ مین گذرانو جو کچھہ رہ گیا ہو گا درست ہو جائیگا۔

(ابوالمجد) لیجیے گذرانتا ہون اور مسودہ پیش کر دیا۔

(ع) اجی صاحبو یہ ہفوات میرا یا میری اولاد کا اس لائق ہی کہ جمع کیا جاوے بالکل واہیات بکا ہی۔

(حاضرین) ہرگز نہین ایک گنج شایگان ہی کہ جو ہمکو عنایت ہوا ہی۔

دسے نہ پایا تھا صرف وعدے تھے جو مجھے ظاہر ہو گئے۔ مین نے فوراً
اون حضرت کو اپنے یہان سے علیحدہ کر دیا۔

بس صاحبو ن خدام و ماتحت کی یہ کیفیت ہی انکے اعمال و انداز کی جہانتک
ہوسکے بحکمت عملی تحقیق و تفتیش کرتا جا ئیے۔

احتشام جلسہ

جب جلسہ ختم ہوا تو ہر شخص نے نہایت خلوص و ادب سے علامہ کے حضور مین
عرض کیا ؎ قدمی رنجہ بنمودی زرہ لطف و کرم ای فدای کف پای تو سر منزل ما۔
جسقدر حضور والا نے ہم لوگونکی تربیت کے لیے فرمایا بس کافی ہی ہمارا مہربان باپ
بھی تو اسقدر نفرماتا بیشک آپنے اپنی زندگی ہماری رفاہ کے لیے وقف فرمادی۔
(خان) اجی کیا کہا ہماری کا لفظ واپس لو یہ عرض کرو کہ ہماری اور ہماری آیندہ نسلون
بلکہ سب کے لیئے اپنا آرام چھوڑکے ہدایت فرمائی اب بھی اگر ہم راہ پر نہ آئیں یا ئین
تو ہمارے نصیب کی شامت بلکہ یہ کہنا چاہیئے ؎ ہرچہ ہست از قامت ناساز و بد انداز ماست
ورنہ تشریف تو بربالای کس کوتاہ نیست۔ ای صاحبو آپ کے لیے وہ کام کیا گیا ہی جسکے نتائج
آیندہ ظاہر ہونگے افسوس مجھے ان لڑکون نے باتون مین لگا لیا ورنہ مین ضرور ان تقریرونکو
لکھتا جاتا اور کس مین ایسی زود نویسی کہ لکھہ سکتا۔ خیر مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید الخ (ابھی
کلمے کیجانب خان بہادر نے ہاتھہ بڑہا دیا) اگر یہ مضامین قلمبند ہو جاتے تو ہم ابن مسکویہ
یا رازی یا ناصر خوارزمی کی تحریر کو ماند کر دیتے اور عربی رسالہ (اخلاق) سید
عبد العزیز صمدنی کا باوجود اپنے بیمثل و نادر ہونیکے پست ہو جاتا بلکہ ایک نایاب کتاب

تتمہ کتاب عزیز الاخلاق

موسوم بہ

غفاریہ

جسمین ترجمہ مؤلف اور اوسکے خاندان عالیشان کا بطور موجز مرقوم ہی اور چند اکابر قوم کی تحریرین بطور تقریظ و تاریخی قطعات بھی اس حصے مین ہین جس سے ظاہر ہوگا کہ اس کتاب کی جانب حسن ظن کملای وقت کا کس طور پر ہی اور وہ کیسا مفید اسکو جانتے ہین

ترجمہ* حافظہ مؤلف و ذکر اکابر مؤلف ماخوذ از بحر الانساب پدر مؤلف
وعزیز التواریخ و فیوضات (سوانح عمری مؤلف) ثیرچاپ و دھر اخبار ۱۸۸۸ء وغیرہ

تمہید

عام رواج ہو رہا ہی کہ ہر شخص (گو کہ وہ کیسا ہی ہو) اپنے کلام کی اشاعت یا کسی خاص وجہ سے ہر مؤلف کی کتاب کے ذیل مین (اگرچہ مؤلف و تالیف اوسکی کیسی ہی حالت مین ہو) عبارت تقریظی اور قطعات تاریخی لکھنا ضروری سمجھتا ہی عام اوس سے کہ کچھ اثر مترتب ہو یا نہو مگر مین اسکے خلاف ہون اور یہ مزعوم میرا ہی کہ پہلے انسان اتنی قابلیت تو پیدا کرے کہ کبرای قوم کی نظر مین اوسکا وقار ہو اور اگر نہو تو ثناخوانی

* بسبیل ڈاک کسی صاحب نے یہ عبارت بھیجی ہی نام ظاہر نہ کیا طرز تحریر سے ظاہر ہی کہ میرے حالات اور میرے خاندان سے بخوبی یہ کریم النفس واقف ہی اور کیا عجب ہی کہ میرا کوئی عزیز دوست شناسا ہو ۱۲ مصنف

(ع) اگر آپ کا حسن ظن ایسا ہی تو شکریہ قبول کیجیے ورنہ مجھے اب ایسی فرصت نہین ہی کہ دیکھون سکون مولوی ابوالمجد عمرہ کیا کچھہ کم ہین اونسے یہ خدمت لیجیے۔

(ابوالمجد) کجا ذرہ کجا آفتاب کجا دریا کجا حباب۔ مین اورحضرت علامہ کی تقریر پر نظر ثانی

(ع) میری خاطر سے بارک اللہ فی عمرک۔

(ابوالمجد) خیر الامر فوق الادب بس صاف کر کے مشتہر کرا دیے دیتا ہون نظر ثانی کیا کر سکتا ہون۔

(حاضرین) اس نوازش کی سپاسگزاری قبول فرمایئے۔

چنانچہ دوہی روز مین مولوی صاحب نے کتاب مرتب کی اور سب کی دعوت کر کے جلسۂ دیا جس مین وہ کتاب سنائی گئی جسکے مضامین نے قند مکرر کا مزہ دیا اور مؤلف کو دعائے خیر سب دیتے ہوے رخصت ہوے۔

(مؤلف) خدا ہی دعا لم اسکو قبولیت عنایت کرے۔

(ایک بلند آواز) آمین ثم آمین۔

تمت

کہتے ہین کہ کسی وقت مین یہ خطہ نہایت آباد و مردم خیز تھا مگر اب ویران ہو گیا ہے چند سے آباد ہی اسی مقام مین اور سید رفیع رضہ ہی کی اولاد سے سید احمد کبیر الملقب بہ گنج احمد پیر کبیر اور سید السالکین قطب العارفین سید میران معدن وسیادت و نقابت پناہ مورد مراحم سبحانی مصدر فیوض رحمانی سید حامد قدس اسرارہم پیدا ہوئے اور دریائے تلقین و ارشاد جاری فرما کے زیر زمین ہوئے کہ جنھون نے منصب جاگیر و خطاب اعزاز محض دنیاوی احتشام بڑہانے کے لیے قبول نہین کیا تھا سید ابراہیم بانی ابراہیم آباد (کہ جو اس وقت گورسہای گنج کے نام سے مشہور ہے) و سید جلال و سید لار بھی اسی رفیعہ خاندان مین گذرے ہین کہ جنبر شاہان تیموریہ کے بعنایت اشفاق تھے سید عبد الحکیم و سید حمید صاحب تصانیف کثیرہ اور صوفیان اہل اسی خاندان کی آبرو تھے ✤

مولوی علی المشہور بعقلمند رجد امجد مؤلف نے اپنا کثیر حصہ زندگی کا درس تدریس مین صرف فرمایا اور طب سے ہر شخص کو فیض پہنچایا مناظرہ شیعہ و سنی مین خداداد ملکہ اونکو تھا جسکی تصدیق اونکی تصنیف زبان عربی و فارسی و بنگالہ سے ہو سکتی ہے گورنمنٹ کے معزز عہدے پر بھی سرفراز رہے آگرہ مین بمقام تو مدفون ہین پدر عالی قدر مؤلف علامہ سید منظور احمد کی فیض رسان حیات بھیثیت ترفیق مین بسر ہوئی اڑتیس کتابین مختصر و مطول عربی و فارسی و اردو زبان مین فیض بخش عام اونکی مؤلفہ ہین ✤

✤ آگرہ ... سے التقاط ہے ... ام

ایک ایسا م کہانی یا زٹل قافیہ ہو میں نے انھیں خیالات سے اس عمدہ و نفیس رسالہ
کی تقریظ یا تاریخ نہیں لکھی اول تو یہ عالی تالیف و مؤلف الا پایہ۔ پس میں کم مایہ
ایسی آتی و قابلیت کہتا کہ ثناخوانی کرون جسکا ایک جہان ثناخوان ہے کیونکہ ثنای سلیمان
از مور حقیر نیاید ان خیالات نے مجھے آمادہ کیا کہ مؤلف کے اکابر خاندان اور
مؤلف عالیشان کے حالات بکم و کاست لکھون اور اونکی تالیفات کی فہرست بھی لکھوں
کہ ہو نفع بخش عام و خاص ہیں ۞

باسمہ تعالی شانہ

مؤلف کے اجداد امجاد مدینہ منورہ سے بوجہ جور و جفای مروانیہ و عباسیہ کے
اطراف عالم میں منتشر ہو گئے اور جہاں امن ملا توطن اختیار فرمایا۔ ہندوستان میں بوقت
ہمایون بادشاہ کے مشہد مقدس سے حضرت امام الحجہ شیخ الاسلام مولانا سید رفیع
جناب ثراہ کہ جو اولاد امجاد حضرت امام ہمام سیدنا و جدنا علی رضا علیہ التحیۃ والثناء سے تھے
تشریف لائے دہلی و بارہہ اقطاع غربیہ میں چندے استراحت فرما کے سیاحت
مشرقی ہند کی جانب توجہ کی اثنای رہ نوردی میں اس صحرا کو (جسکا نام صمدن* ہے
اور اونکے عزیز سید عبد الصمد نے آباد کیا تھا) پسند فرما کے سکونت اختیار کی اور بعد
چندے جانب دہلی مراجعت کی مگر چند رفقا اور عزیز اولاد اونکی یہاں رہ گئی جنکا یہ
گور دہ مسکن ہوا ۞

* صمدن قنوج آباد میں بستی سادات کی مشہور ہے ۱۲ مؤلف

تفصیل شہر مؤلفات سید عبد العزیز مؤلف رسالہ نافعہ عزیز الاخلاق والملقب بحکیم الآداب		
عدد	نام کتاب	حالات موجز
۱	تحفۃ العزیز	ملقب بریاض الاصحاب اس مین اہلبیت کبار وصحابہ اخیار کے فضائل بروی صحاح ستہ بلاتعصب درج ہین ٭
۲	ہدیۃ العزیز	مباحث شیعہ وسنی مین بسوط طور پر تحریر کی گئی ہے "ہدایت ض" ہی نام تاریخی ایک شاعر نے رکھا ہی ـ
۳	عزیز المحدثین	ہدیۃ الائمہ والمعروف بہ نجم الثاقب مؤلفہ مولوی منظور احمد رح (بدر علامہ) کی تخریج ہی تقلید شخصی واتباع تخصیصی کے مسائل بطرز احسن بحوالہ کتاب وسنت مرقوم ہین یہ کتاب ہم طرز تحریرات امام ابن قیم وامام ابن تیمیہ رح ہی جمہور علمای حدیث نے اسکی ستایش فرمائی ہی ـ

علم مؤلف

علم اکرم جامع کتاب ہذا کے حضرت قدسی سیرت سید عبد اللہ محدث ثم فیضہ درویش خدا رسیدہ و برگزیدہ صوفی ہین نامی گرامی ممالک و اقطاع زمین کی سیاحت فرمائی انکے تبحر علم و فضل کا لکھنا فضول ہی مذاہب اربعہ مین اصولاً و فروعاً فتوی دیسکتے ہین علی ہذا کتب مذہب امامیہ مین پورا عبور ہی غالب تصنیف اونکی عربی زبان مین ہی بلاد ہندوستان و اکثر جزائر مین انکے معتقد زیادہ ہین تلقین و ارشاد کا سلسلہ اس خاندان صوفیہ فیعیہ مین اونکی آباسے جاری ہی مسلک صوفیا و نکا مثل علماے حدیث کے ہی سنسکرت سے بھی ماہر ہین ؛

تعریف

مؤلف علامہ سید عزیز احمد (جنکا نام مشہور عبد العزیز ہی) ۱۲۵۳ھ مین پیدا ہوے صغر سن مین والدہ اونکی داخل جنت ہوئین اونکے نانا قاضی محمد بدر الدین رحمۃ اللہ نے اونکی مشفقانہ عطوفت اور بزرگانہ رافت سے پرورش کی اور سن رشد و تمیز تک کفالت اونکی فرمائی یہان تک کہ خازن مخازن جامعیت کے ہوے مجھے مؤلف کے محامد و محاسن کے لکھنے کی ضرورت نہین ہی اونکی قابلیت اونکی تالیف سے ظاہر ہوسکتی ہی کہ جو ذیل مین درج ہی ؛

صرف اسقدر کہہ سکتا ہون کہ خاندان فیعیہ کی عظمت و شان مؤلف اور اونکے علم اکرم سے قائم ہی ؛

۹	عزیز الفصاحت	نام تاریخی بوستان سخندانی ہی اُردو مین غزلیات و قصائد و رباعی لکھی ہین لکھنو و دہلی کے شعرا نے تقریظین اسکی لکھی ہین مؤلف کے دوست مولوی عابد حسین داعی پوری نے بطور کلیات جمع فرمایا ہی۔
۱۰	عزیز الفتاوی	اسکو فتاوای حمیدیہ بھی کہتے ہین حسب التماس طالبین کے مؤلف علّام نے جواب لکھے ہین اور چونکہ باعث تدوین سید محمد عرف مولوی عبدالحمید خلف الصدق علامہ ہین لہذا اونکے نام سے موسوم معروف ہی۔
۱۱	عزیز السوانح	جسکا نام تاریخی فیوضات ہی اپنی سوانح عمری و وقائع زندگی مؤلف علّام لکھا کرتے ہین جسکے مطالب و مقاصد سے کسیکو آگاہی و علم نہین ہی
۱۲	عزیز الحسنین	ترجمہ اربعین مولانا شاہ محمد فاخر زائر محدث الہ آبادی الملقب بہ حکیمیہ بزبان فارسی احادیث فضیلت صحابہ کبار مین ہی اور چونکہ بسال ولادت نورچشم سید حسن عرف عبدالحکیم یہ ترجمہ لکھا گیا ہی لہذا حکیمیہ نام مشہور ہی۔
۱۳	زنبیل گدیہ عزیز درویش	جسکا تاریخی نام باب فاضت ہی اس مین ملتقطات کلام مؤلف علامہ و دیگر اساتذہ ہی بہ ندرت انتخاب مین اپنا ہی نظیر ہی۔

۴	عزیز الاوراد	الملقب بہ حفیظ الآفات ۔ سہام الدعا لدفع البلا مؤلفہ مولوی منظور احمد مغفور کی مبسوط شرح بزبان اردو بمسلک اہل حدیث ہی یہ کتاب ہر اہل حاجت کے لیے حصن حصین ہی اور بہت سے لوگون نے اسکی برکت ورد سے حالت ابتلائی سے نجات پائی ہی دُرِ فیض نام تاریخی ہی مؤلف کے پسر متوفی مولوی عبد الحفیظ اول کی یادگار مین تالیف کی گئی ہی
۵	عزیز الوظائف	جسکا تاریخی نام جوہر المعظم ہی سہام الدعا کا حاصل المتن ترجمہ اردو ہی
۶	عزیز التواریخ	فرخ آباد اور اوسکے نواح مشہورہ کا جغرافیہ اور فرمانروایان و دانشمندان و روشنیان اہل کمال فرخ آباد کی بسیط تاریخ ہی گلشن فرخ آباد تاریخی نام ہی
۷	عزیز الفلاسفہ	مہر خیالات / خیالات معقول } اسامی تاریخی ہین مثل تہافۃ الاسلام حضرت امام غزالی کے بزبان عربی نادر رسالے ہین علم حکمت و فلسفہ مین ایسی کم تحریر ثبوت ہین
۸	عزیز الاسلام	

١٩	عزیز المنطق	ملقب برشیدیه یه موجز رساله بنام سید احسن عرف عبدالرشید طال عمرہ کی منطق مین تحریر ہوا ہی۔
٢٠	عزیز الاشفاق	المشہور بہ عواطف بدریه اس کتاب مین اون اشفاق و عواطف قاضی محمد بدرالدین غفر الله له کو بشرح وبسط بیان کیا ہی که جو بحالت صغر سن بہ طلب العلم کے مؤلف فہامه پر فرمائے اور اونکی شکرگزاری ضبط قلم ہوئی اس مین مختصر سوانح عمری قاضی مغفور و حالات خاندانی موصوف لیے اور چند قصائد مؤلفہ اونکے لکھے گئے ہین جس سے دریافت ہوسکتا ہی که مؤلف مشکور بندہ ہی اور اپنی تہیدستی و کس مپرسی کے زمانے خوب اسکو یاد ہین یہ صاحب مؤلف کے نانا حقیقی اور مربی و محسن امیر ابن امیر ابن امیر تھے مؤلف نے چند مراثی انتقال مرحوم مین لکھے ہین جن مین سحاب غم و برق غم و نہر غم و بضاعة الحزن و بحر الحزن قابل دید ہین مغفور کی وفات کی تاریخین بہت نادر و بیمثل مؤلف نے لکھی ہین اسکا تاریخی نام ارمغان ہی۔

١٤	مقامات عزیزی	جسکا تاریخی نام کلام غرا ہی یہ کتاب مثل مقامات حریری و ہندی کے عربیت اور فصاحت مین آپ ہی اپنا نظیر ہی۔
١٥	عزیز السنۃ	منع تقلید مین بہت مبسوط رسالہ ہی اسمین اُن مقاصد کو لکھا ہی کہ جو بعض فقہا نے نظر بمصلحت وقت ترک کیا تہا قول الحمید بھی اسکا نام ہی سید عبد الحمید خلف اکبر کی سال ولادت مین تالیف ہوا لہذا یہ نام تجویز ہوا۔
١٦	عزیزیہ	کافیہ نحو کی بسیط شرح اُردو مین ہی۔
١٧	عزیز الادب	ملقب بہ حفیظیہ خلف سوم کی سال ولادت مین یہ کتاب صرف مین مثل شافیہ تصنیف کیگئی لہذا یہ نام رکھا گیا کیونکہ نام اس سعید کا سید المشتہر بعبد الحفیظ ثانی ہی
١٨	عزیزیات	یہ کتاب معہ ضعیفات احادیث مین نہایت شرح و بسط کے ساتھ حسب طرز محدثین کے عربی زبان مین بسال ولادت نور چشم سید ضیا عرف عبد الغفار ضیا عمرہ تالیف ہوئی لہذا غفاریہ کے ساتھ موسوم ہی یہ کتاب مثل تحریرات علی قاری ہروی رحمہ اللہ و حضرت امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی بلکہ اس سے بھی بڑھی ہوئی ہی مقدمہ کتاب جس بلاغت کے ساتھ لکھا گیا ہی قابل دید ہی۔

التماس کرنیکی ہوئی لہذا عزیز احمد نام تجویز ہوا کیونکہ یہ نذر عبد العزیز کی بجناب احمدی مقبول ہوئی - ایک شاعر نے نام تاریخی خیر الکلام فی المدح نبی الانام لکھا ہی ترکیب نحوی بوجہ اظہار مادہ تاریخیہ نظر انداز شعرا ہی اس کتاب مین ایک دائرہ کو موسوم بہ پیکر نغز لکھا ہی کہ ایک قطعہ مین ۷۷۵ ابیات نکلتی ہین اسکی نسبت مولف نے اشتہار دیا تھا کہ کوئی نشان دے کہ ایسا قطعہ کسی نے لکھا ہی اور اندراج قطعہ بطور دائرہ کے بندرت واقع ہوا ہی اسمین قصائد ترنم شگرف و قطبیہ و محمدیہ و رحیق مختوم قابل دید ہین -

۳۴	عزیز الصابرین	اسکا تاریخی نام انہار غم ہی اور حفیظا لو بالقب ہی اسمین حالات تولید و وفات سید عبد الحفیظ اول ولد اکبر مولف مذکور کے ہین اور تبارکات ہیضہ بقاعدہ طب قدیم و جدید بیان ہوے ہین کیونکہ صاحبزادہ موصوف کی زندگی اسی منحوس مرض سے ختم کی تھی ۔ پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا چکے * حسرت ان غنچون پہ ہی جو بن کھلے مرجھا چکے - یہ کتاب ایسی پُر درد و صبر خیز ہی کہ کیسا ہی قسی القلب و سخت مزاج شخص ہو اگر دو چار فقرات سُنے بے تحاشا آنسو نکل آوین زبان اُردو مین جس ندرت کے ساتھ لکھی گئی ہی اوسکے ملاحظہ اور تقریظات اہل لکھنؤ و دہلی سے ظاہر ہو سکتا ہی

۲۱	عشرہ العزیز	الملقب بہ طلسمات نثر و خورشید معنے اور یہ دونون تاریخی نام ہین بطور مینا بازار کے یہہ بہار بازار ہی بلکہ شیرین کلامی و پرمغزی وندرت زبان آوری مین مینا بازار سے بڑھا ہوا ہی اسکے بعض فقرات کے معنی بذریعہ اودہ اخبار کملای عصر نے حل وشائع اخبار مین کیے تھے مثل مولوی غلام محمد خان طپش اڈیٹر اودہ اخبار کے۔
۲۲	عزیز الانشا	جسکی تاریخی اسامی نثر نگارنگ و روضۂ مکاتبت ہین مصنف الیق کے رقعات و مکتوبات اُردو و پارسی و عربی زبان مین مدوّن ہین جسکے حصص علحدہ علحدہ ہین علامہ محمد اسمعیل شافعی یمنی نزیل ہندوستان و فاضل اجل مولوی فیض الحسن سہارنپوری نے ملاحظہ فرما کے تقریظین ارقام فرمائی ہین اور چند اہل زبان بھی اسکے ثناخوان ہوے۔ قابل دید یہ کتاب ہی۔
۲۳	عزیز احمد	اس مین قصائد فارسیہ نعت حضرت خیر البشر صلعم کے مدوّن ہونے مدوّن نے کہا ہی کہ مُبشّرہ مین فرمایش اسکی کرر

جناب مولوی محمد عبداللہ بلگرامی پروفیسر عربی بنارس کالج کے زبانی اس دیوان کا تذکرہ سنا تو مولف سے مراسلت دوستانہ فرمائی اور چند قصائد و غزلیات و رباعیات طلب کر کے انتخاب کیے اور نہایت شکریہ کے ساتھ خط بطور تقریظ نظم مین تحریر فرمایا تھا اور ملاقات کا شوق ظاہر کیا۔ علامہ ابو الحسنات مولوی محمد عبدالحی لکھنوی شمس العلما مولانا سید امیر احمد سہسوانی علمائے پیشوای سنیان و تاج العلما مفتی محمد عباس و شمس العلما مولانا سید حامد حسین مجتہدین شیعیان کی تقریظین اس کتاب پر ہین حضرت قدسی سیرت تاج المحدثین مولانا سید محمد عبداللہ محدث صوفی مد ظلہ عم عالی ہمم مولف نے بھی دعائیہ الفاظ کتاب و مولف کتاب کی نسبت تحریر فرمائے ہین مولوی محمد عبداللہ بلگرامی نے تحریر فرمایا ہی کہ حسان الہند آزاد بلگرامی کے کلام سے بعض بعض اشعار بلاغت و فصاحت و صنائع شعریہ مین بڑھے ہوے ہین اور یہ کتاب بمثل اپنے حسن تصنیف مین ہی۔ باوجودیکہ علمای عرب و ہند نے اس کتاب مستطاب کی تعریف فرمائی مگر مولف کو اس پر کوئی فخر نہین ہی بلکہ خواہان ہی کہ خداوندا قبولیت عطا فرما۔

واختتام کتاب کی ریاض رسول ہی

۱۳۰۷

یہ ضخیم دیوان نعتیہ عربی زبان مین ہی اوسکی فصاحت و بلاغت کا اسی سے اندازہ ہو سکتا ہی کہ بڑے بڑے ادیب علمانے اسکی تعریف و تقریظ لکھی ہی۔ مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری شارح حماسہ و مؤلف شفاء الصدور نے جس وقت یہ دیوان کہ بطور مسودہ کے تھا ملاحظہ فرمایا تو تقریظ نہایت آب و تاب سے تحریر فرمائی اور فخر و مباہات فرمایا کہ باوجود حداثت سن کے ایسا ادیب الیق ہندوستان مین ہی۔ قاضی پشاوری کہ جو اپنے وقت کے علامہ ادیب ہین اونھون نے بھی اسکی ستایش مین اوراق بھر دیے۔ چند غزلین و قصائد جبکہ نواب والاجاہ امیر الملک مجدد العلم مولوی حاجی سید محمد صدیق حسن خان بہادر قنوجی خلف الرشید امیر الاولیا مقدام الفضلا حضرت مولانا سید اولاد حسن رحمۃ اللہ علیہما کی خدمت مین پہنچین تو مؤلف کو خط لکھکر اور چند قصائد منگا لیے جسکے جواب مین ایک خط تحریر فرمایا کہ جو مضامین تقریظ سے بڑھکر ہی اور درخواست فرمائی کہ مطبع صدیقیہ مین منطبع ہو مگر بوجوہ چند مؤلف نے بھوپال مین طبع ہونا پسند نکیا بلکہ انتخاب کرکے بہت سے اشعار بھیج دیے کہ جو حضور موصوف نے اپنے بیاض مین درج کیے اور اسکا شکریہ لکھا علامہ محمد اسمعیل شافعی یمنی نے

۲۸	مثنوی مولوی عبد العزیز	الملقب بہ حمید الکلام جسکا تاریخی نام ریاض الانوار ہی صوفیانہ طرز پر یہ مثنوی نہایت شستہ فارسی مین لکھی ہی جسکی بحر و وزن مثل مثنوی معنوی ہی اسکے اوراق منتشر تھے مؤلف کے خلف الصدق سید محمد المشتہر بہ عبد الحمید صاحب عفی عنہ کو مل گئی لہذا ایکجا کر کے بطور کتاب مدون بنام مشارالیہ ہوئی مؤلف نے اپنے مصائب و شدائد اور زمانے کے طریق برتاؤ کو نہایت خوب لکھا ہی جسکے ملاحظہ سے ناظر و شائق کو عبرت ہوتی ہی اور اولیای کرام کی چند حکایتین یا کہ زمانے کے مطابق ضرب الامثال جو قصص ہین درج کیے یہ کتاب نہایت نادر ہی۔
۲۹	عزیز الاسناد	یہ کتاب بطور اصول حدیث کے ہی جسمین فضیلت علم حدیث و عالم حدیث و اقسام حدیث و روایت و درایت کی شرح تفصیل کیگئی ہی اپنے شیوخ کے اسناد کو بھی لکھا ہی جسکے معاینے سے ظاہر ہو سکتا ہی کہ مبلغ استعداد مؤلف کا کس درجہ پر ہی اور کس کس الفاظ تعظیم سے شیوخ نے مؤلف ادیب کو یاد فرمایا ہی اس کتاب مین مؤلف نے اپنے طلب علم کی کیفیت کو

۲۳	غزیز الاقوال فی اسماء الرجال	صحاح ستہ کے راویون کا رجال نہایت بسیط و مشرح طور پر لکھا ہی کہ جو ذہبی رح کی میزان سے بھی بڑھا ہوا ہی اسکی عربی زبان نہایت شستہ اور پُر مغز مضامین کی ہی مصطلحات محدثین کا استعمال زیادہ فرمایا ہی مگر یہ کتاب ناتمام ہو کیونکہ ایسی ضخیم کتاب کے لیے سالہا سال کا عرصہ درکار ہو یہ کتاب زیر تالیف ہی اور سلسلۂ تالیف منقطع نہین فرمایا ہی بلکہ اختتام کے واسطے نہایت مرتبہ اہتمام بلیغ ہی اسکا مقدمہ قابل دید ہی غالبًا کسی محدث نے ایسا نہ لکھا ہوگا۔
۲۴	غزیز التفاسیر ----	قرآن مجید کی نہایت جامع تفسیر ہی اور ایسی کتاب ہی کہ شیعہ و سُنی عمل کر سکتے کیونکہ فریقین کے مسلک پر تحریر ہوئی ہی چند اجزا طیار ہوگئے تھے کہ مؤلف کو شوق صحاح ستہ کے اسماء الرجال لکھنے کا پیدا ہو گیا لہذا وہ ناتمام ہی لیکن غالبًا ہی کہ ابن جریر و بخاری و شوکانی و کلینی کی تالیفات دیکھنے کا شوق اس کتاب کے معاینہ کے بعد کسی کو نہوگا۔ دعا کرتا ہون کہ خداوند مؤلف کو اس کتاب کی تکمیل کا شوق دے۔

کے تذکرے مین نہین ہی محاورہ گفتگو بہت شستہ و رفتہ ہی اگر مردون کا بیان ہی تو تذکرہ بیان حسب روزمرۂ اہل زبان ہی
اور اگر عورتون کا تذکرہ تو مخدرات عالیات کا بول چال تحریر ہی بعض مواقع پر دلچسپ ہونیکے لیے ظرافت و مزاح مناسب کا
بھی استعمال ہوا ہی جسکا ہیرو خان بہادر ہی جسکے کلمات و تقریرات بہادرانہ وارد کیے ہین خلاف ادب و تہذیب کلمات سے
احتراز کیا ہی اسکا دیباچہ انگریزی زبان مین نہایت شستہ الفاظ کے ساتھ ہی میرے نزدیک تہذیب اخلاق مین کم ایسی
تحریر ہوئی ہی مؤلف نے انگریزی عبارت مین بیان کیا ہی کہ جب یونیورسٹیون کو اس جانب توجہ نہین ہی اور کتب اخلاقیہ
و دو سایر تمدنیہ عربی و فارسی و سنسکرت مین زیادہ ہین مگر اسوقت کس کو ایسا دماغ ہی اور کسکو ایسی فرصت ہی کہ ان علوم کو
پہلے پڑھے اور علم اخلاق حاصل کرے لہذا ان ضرورتون کے رفع کے لیے اردو مین یہ کتاب لکھی گئی ہی - اس کتاب کو
جناب مستطاب والالقاب خدیو ممالک قدردانی شہریار اقلیم مردم شناسی سر اکلینڈ کالون صاحب بہادر جی - سی - ایم -
جی اور کے - سی - آئی - ای لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و اودھ نے اپنے نام نامی سے ڈیڈیکیٹ
کرنیکا اعزاز بخشا میرے نزدیک یہ کتاب اپنے حسن تالیف مین آپہی اپنا نظیر ہی یا کہ بے مثل ہی کملای دھر نے اسکی تقریظ

ایسے دردانگیز الفاظ سے لکھا ہی کہ جس سے ہر طالب علم کو عبرت ہوتی ہی اور ظاہر ہوتا ہی کہ علم و فن خاص کر حدیث و تفسیر بہت جانکاہی سے حاصل ہوتا ہی خاص کر اوس حالت مین جبکہ ماہرس علم کے ہندوستان مین دو چار صاحب باقی رہ گئے ہین اس کتاب مین اُن شدائد کو بھی بیان کیا ہی کہ جو اُسپر اہل دنیا نے اشاعت حدیث و عمل حدیث کیوجہ سے کیے اور مؤلف بفضلہ کامیاب ہا اور اعلان کلمۃ الحق مین کبھی خوف و دریغ نہ کیا۔

٣	**عزیز الاخلاق** +	الملقب بہ حکیم الآداب و نام تاریخی لمعات الاخلاق ہی اس کتاب کو عین ضرورت کیوقت لکھا ہی جب کہ کساد بازاری علم اخلاق کی تھی اگرچہ یہ کتاب ایک قصے کے پیرایے مین بزبان اُردو ہی مگر اوسکے خطبات (لکچرس) کچھ ایسے واقع ہوئے ہین کہ ہر انسان کو اوسکے سننے و دیکھنے کے ساتھ اوسپر عمل کرنیکو جی چاہتا ہی ہر محل ضرب الامثال بھی ہین اور حکایات بھی بطور نظیر کے بیان ہوئی ہین کئی حصون مین یہ کتاب ہی جسمین مسائل اخلاقیہ و مباحث تمدنیہ بشرح و بسط مذکور ہین کسی کی شخصی قصے ہین حکایات

+ اس کتاب مین زیادہ تر تہذیب اخلاق کے مسائل ہین اور تحریرات عربی ابن حبان و بوعلی ابن مسکویہ و ناصری و جلالی سے مدد لی گئی ہی اور اپنے عربی رسالہ عزیز التہذیب و دیگر کتب عربیہ و اسفار فرنگیہ و ہندیہ سے التقاط کیا ہی عبد العزیز

٣٤	عزیز القصص	اسمین عالم عورات کے قصے اور سوانح لکھے گئے جسکے مطالعہ سے ہر عورت کو شوق تحصیل علم مذہبی پیدا ہوتا معروف ومنکر کو باعث قرار دیکر اونھین کی زبان سے قصے بیان کیے ہین یہ کتاب نہایت دلچسپ و دلربا مضامین مین ہے۔
٣٥	عزیز المعالجات	بہائم کے امراض کا علاج مذکور ہے خصوصاً گھوڑون و ہاتھیون و اونٹون وغیرہ کا زیادہ بیان ہے۔
٣٦	عزیز الوصایا	اپنے فرزندان دلبند و عزیزان ارجمند و برادران قومی کے لیے مؤلف نے اندرز و نصائح دینی و دنیوی کی ہین جسکے سمجھنے و عمل کرنے سے تجربہ و مادۂ خبرت بڑھتا ہے سمجھانے کے لیے برمحل عمدہ عمدہ مقولے صلحا و علما کے بیان ہوے ہین۔
٣٧	عزیز المکاسب	اس کتاب مین پاک پیشون و حرفون کو بیان کرکے تجارت کے منافع ظاہر کیے ہین۔
٣٨	عزیز الذاکرین	وقائع کربلا کو بمطابقت کتب شیعہ و سنی بلا تعصب تحریر کیا ہے اس کتاب کی عبارت ایسی پُر درد و الم انگیز ہے کہ کیسا ہی قسی القلب ہو وہ بھی سنکر متاثر اور اشکریز ہوگا یہ ایسی عمدہ کتاب ہے کہ فریقین اسکی قدر کرتے ہین۔
٣٩	عزیز العقائد	اسمین عقائد حقہ حسب مشرب محدثین بیان کرکے مکائد لامذہبون کے عیان کیے ہین ممکن ہے کہ ایکمرتبہ ایسی کتاب کے ملاحظے سے انسان خوش عقیدہ نہو جاے اور اہل حدیث کی جانب رجوع نہ کرے۔

		کو تعریف فرمائی ہے۔ چونکہ باعث تالیف اسکے سید حسین المشتہر بہ عبد الحکیم مدعمرہ ہین اور اونکے لیے لکھی گئی ہے لہذا لقب اسکا حکیم الادب غیر مناسب نہین ہے۔ اکثر اصحاب نے تقریظین و قطعات تاریخ بذیل اس کتاب کے لکھے ہین جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قوم کے خیالات اس کتاب کی بابت نہایت عمدہ و بحق ہے۔
۳۱	عزیز المصطلحات	علمای ادب کی تحریرین جسقدر اصطلاحات آتی ہین اور اونکے معنی لغت مین نہین ملتے جس سے ناظر کتاب و سبکو پریشانی رہا کرتی تھی اون سب مصطلحات کو اس موجز رسالے مین لکھا ہے۔
۳۲	عزیز الامثال	اسمین عربی فارسی ہندی السنہ کی مثلین تحریر کی ہین کہ عالم ادیب کو لکھنے مین مدد ملے کیونکہ المثل فی الکلام کالملح فی الطعام مشہور ہے۔
۳۳	عزیز التجوید	یہ رسالہ علم قرأت مین ہے مثل جزری و شاطبی کی تحریرات کے اردو مین یہ کتاب لکھی ہے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ تحفۂ نذریہ کی تردید مین ہے جس مین اعتراض بیجا و فضول کتاب امام المحدثین شیخنا و شیخ الکل حضرت سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی دام فیضہ کی وارد کیے تھے مؤلف علامہ نے براہین ساطعہ و حجج قاطعہ سے معترض کو ایسا لاجواب کیا ہے جسکا جواب فریق مخالف نے نہین لکھا ہے۔

از رشحات خامهٔ فیض ختامهٔ علامهٔ عصر بارع دهر سلالة الکاملین خلاصة المحققین سند المحدثین مولانا و مولی الکل حضرت سید محمد عبد الله الصوفی محدث صمدنی دام فیضه

زاثر خائی شیوهٔ ام نیست استی عزیز و را

گفتن منظور است جهانیان امروزه میدیدهم که نوبادهٔ دوحهٔ سعادت عزیز مصر رشادت کشتی فصاحت را ناخدا در شیوا زبانی بهمتا نیکونامیش شهرهٔ آفاق جمیل السیر مهذب الاخلاق آبروی دودمان شرف خاندانم سید عزیز احمد عرف عبد العزیز اوصله الله تعالی بسعادة الکبری مسائل اخلاقیه و مباحث تمدنیه را احیا فرموده و بر اهل گیتی احسانها نموده زنده کرد اخلاقیات شاهد بر حسن خلق آن فهامهٔ یکتا و تجدید تمدنیات گواه بر نیکو تمدنی آن بارع بهمتا کتابی دیدم که عالمیان را انتباهی میدهد و رهبری بر نیکو روش میکند نوجوانان اگر ببینند مایهٔ خبرت اندوزند نوخیزگان را وسیلهٔ آزموده کاری و ناتجربه کاران را سرمایهٔ پخته کاری این چنین ابو علی مسکویه بزبان تازی و سایر اخلاق نوشتند و ناصری جلالی و کاشفی بتتبعش و بفارسی لسان با هم انگاشتند فاما باین کساد بازاری علوم و فنون عالمیان اینجا و عامی که با آموزش السنهٔ قدیمه گم گرایند و مایهٔ عزتی اندوزند لهذا مسائل تمدن را کسی نداند که چیست و چون بود عزیز علامه و بلیغ فهامه بترفیه عام همت برگماشته بزبان ریخته (اردو)

۴۰	عزیز الموحدین	وحدت وجود کے مسائل بتوضیح وتصریح لکھے ہین اور مبتدعین کی خوب خبر لی ہی۔
۴۱	عزیز الصنائع	صنائع وبدائع نظم ونثر کو بیان کر کے ہر جنس وصنف کے مضامین نعتیہ ارقام کیے ہین اور اپنی جودت طبیعت سے چند بدائع بھی مخترع کیے کہ جو قابل دید وشنید ہین اس کتاب کو فارسی ہین نہایت چست مضامین ودلچسپ معانی مین تحریر فرمایا ہی یہ کتاب اگرچہ ضخیم نہین ہی مگر پر مغز ونادر مطالب سے مملو ہی۔
۴۲	عزیز الاولیا	اسمین چند اصفیا واولیای نواح وطن مؤلف کا بسیط طور پر ذکر ہی۔
۴۳	عزیز المسلمین	اسمین اسلام کے فضائل اور بانی وشارع کے محامد بیان فرما کے احیای سنت واماتت بدعت کیجانب توجہ کی ہی اسکی عربی بابت زاد المعاد سے کم نہین ہی
۴۴	عزیز الایمان	اس کتاب مین تعریف ایمان ومومن بوجہ خطور پر تحریر ہی تاہم چند اوراق کی کتاب ہی۔
۴۵	عزیز التہذیب	یہہ کتاب اخلاق مین بنا بر تتبع بی مثل تحریرات ابن جنید وعلی مسکویہ نہایت لاجواب ہی اسی کتاب سے مؤلف نے عزیز الاخلاق مین بہت التقاط واقتباس درج کیا ہی اگرچہ مسائل تمدنی ومباحث تہذیب مثل حکمای قدیم وجدید تحریر ہوے ہین مگر معاشرت ہندوستانی زیادہ معرض تحریر مین آئی غرضکہ یہ رسالہ معرکہ آرا اور اپنا ہی نظیر آپ ہی۔ راقم طالب الحسنین سید ا ح

از رشحات

قلم اعجاز رقم فصیح دہر بلیغ عصر کریم الاخلاق عمیم الاشفاق مولوی محمد کریم اللہ صاحب
رئیس دریاباد علاقہ ملک اوودھ تحصیلدار ضلع الہ آباد۔

گل جدید لذیذ

ابتک اکثر کتابین بحیثیت طرز جدید تصنیف ہوچکی ہین و مصنفان و مولفان خوب طبع آزمائی و نفع رسانی خلائق مین ساعی رہے لیکن بالفعل ایک نسخہ عجیب طرز کا میری نظر سے گذرا ہی جو عنقریب شائع ہوگا یہ کتاب جسکا نام عزیز الاخلاق ہی بطرز جدید تصنیف ہوئی ہی مختلف قسم کے مضامین جسکا تعلق تمدن و معاشرت سے ہی بہت خوبی سے درج ہوے ہین خصائل شریفہ کی ترغیب و اطوار ذمیمہ سے ترہیب ایسی خوش عنوانی سے ادا کی گئی ہی کہ باید و شاید۔

ارباب زمانہ کی خباثت و عیاری و اصحاب عصر کی کریم النفسی و عالی ظرفی نہایت اچھے طرز سے بیان ہوئی ہی الفاظ چست و معانی درست ہر ملت و مذہب کا انسان منصف مزاج اوسکا دلدادہ ہوجاے داد دیتے دیتے بے اختیار ہوجائے بہت سچے معاملات تحریر ہوے ہین مذاق و لطافت باہم بغلگیر ہو رہے ہین جو فقرہ ہی دل کو بیچین کرتا ہی جو مضمون ہی قلب کو مسرور کرتا ہی اوسکے دیکھنے والے کے دل کی کیفیت مثل مقناطیس کے ہوجاتی ہی کتاب کو نظر سے ہٹانے کو جی

کتاب مبسوط و جامع و مانع (عزیز الاخلاق) نوشته آنرا اگر لمعات الاخلاق
سنن التهذیب گویند بجا و اگر مرآت الاخلاق خوانند زیبا و فی
خلوق الاخلاق و روش شائستگی خواندن بیجا نیست بل الحق ست و
سبیل آخرت گفتن خلاف و نازیبا نیست [illegible] عالم
که مقبول عام باد و مصنف علامه محسود
معاصرین خود بوده از علم و عمر خود
برخوردار بحرمة النون
والصاد -

رشحہ کلک معنی آفرین ولائق ہزار آفرین مجمع اخلاق وشہرہ آفاق بحر زخار قابلیت
در دریای اہلیت یکتائے عصر فصیح دہر راسخ منشی بابو لال خلف الرشید رای کشوری لال ادام بقاہٗ
رئیس الہ آباد میو سواد —

نحمدہ و نستعینہ

انسان ضعیف البنیان کیون نہو کیونکہ اوسکی پیدایش مشت خاک سے ہے
نہ اوسکا شمار جنات سے ہے نہ ملائک پاک سے — مگر قربان قدرت کاملہ رب قدیر کے
جسنے باوجود اس ضعف کے وہ قوت عطا کی کہ جن وملائک بھی رشک کرتے اور
موالید آتشی ونوری اس خاک کے پتلے سے دل مین ڈرتے ہین نسل خاکی سے آتشی
جسمون کے دل مین غبار سبحان اللہ جل شانہ — اور غبار ہی نہاد کے سامنے نوری
تنون کی آنکھین تیرہ وتار — الحمد للہ عز اسمہ — اس خاک مین کیا بات ہے کہ جس سے
یہ مرجع کائنات ہے — علم وعقل یہی جزو اعظم ہے جس سے انسان کا لقب اشرف المخلوقات
مشہور عالم ہے — اگر ان دونون صفات سے مبرا ہے تو چوپایے سے بدتر یہ خاک کا
پتلا ہے — کسی نے کیا خوب کہا ہے شعر آدمی زادہ طرفہ معجونیست + کز فرشتہ سرشتہ
وز شیطان + گر کند میل این شود بہ ازین + ور کند میل آن شود بدتر ازان + عقل علم کی
صیقل ہے جس سے اوسکے جوہر کھلتے ہین — ورنہ مثل مشہور ہے چارپائی بر وکتابے
چند لوگ کہتے ہین عقل کے ذریعے سے حضرت انسان نے علم کا وہ جزو اعظم
دریافت کیا جسکو اہل عرب ادب تہذیب کہتے ہین اور اہل فارس اخلاق وشایستگی

نہین جاہتا ہی ایک وستاد کا شعر بتصرف ضروری بلامبالغہ صادق آتا ہی سفرہی کتاب لطائف کہ در تماشایش * بدیدہ بازنہ گردد نگاہ از اوراق * جسقدر خوبیان اسکی دیکھنے سے میرے قلب مین پیدا ہوئی ہین اونکے اداکرنے کے لیے پورے الفاظ نہین پاتا ہون کہ کس سچی روش سے مطالب نادرہ تحریر ہوے ہین اوسکی اردو زبان بہت پاکیزہ ہی عبارت سلیس عام فہم ہر مذاق ہی مصنف اُسکے صاحب کثیر التصانیف سید علامہ بارع فہامہ حبر نبیل فاضل جلیل تقدس انتساب فضائل مآب جناب مولوی عزیز احمد عرف **عبد العزیز** خلف اکبر مولوی سید منظور احمد سلمہ اللہ الصمد ہین جنکی خاندانی قابلیت و آبائی افتخار و فضیلت کالشمس فی النہار ہو رہی ہی گو حضرت موصوف کی اور تصانیف بھی بہت نادر ہین لیکن اس نسخے مین وہ بلا کی قابلیت و ذہانت صرف کی ہی کہ بلاشک یہ کتاب محمود عزیز الوجود ہوگی۔ بیشک اس زمانے کو ایسی ہی کتاب کی ضرورت شدید تھی کہ جس سے ہر فرقہ و ہر مرتبے کے انسان فیضیاب ہون اور حضرت ممدوح کے شکریے مین رطب اللسان ہون —

راقم

قطعہ تاریخ از نتائج افکار کلک شہرت سلک خزانہ فصاحت دریای بلاغت افتخار الشعراء سید الکملا مولوی محمد اسمعیل المتخلص بہ **فیح** رضوی سلمہ اللہ القوی رحیم آبادی —

عزیز تمیز از فضل یزدان	مرتب کرد چون این نسخ فائق
ذبیح بلبنوا بر سید سالش	ملائک گفت تہذیب الخلائق
	۱۸۹۹ء

چیندونو نکی منزل ہو۔ روایتوں نے دلچسپ اسقدر کر دیا ہی کہ بار بار پڑھنے کی تمنا زبان کی فصاحت و سلاست سے ہمیشہ نیا لطف مزا۔ واقعی ملک کے لیے فائدہ بخش اور طلبا کے لیے رہنما ہی اور اہل علم و کمال کے لیے کوزے مین دریا۔ الٰہی یہ نسخہ مقبول خاص و عام ہوا اور مصنف کو عقبیٰ مین اجر جزیل اور دنیا مین نام ہو۔ فقط دو قطعات تاریخی پر ختم کلام اور آگے خدا کا نام ہے۔ اللہ بس باقی ہوس

قطعہ تاریخ

دُرِ بحرِ زخّار دانشوری	درخشان مہِ چرخ عزّ و وقار
اولوالعزم ذیشان عبدالعزیز	خداوندِ دانش و اسما کامگار
بغواصیِ فکر آوردہ بر	زدریای علم این دُرِ شاہوار
چنان گفت تاریخِ طبعش دلم	گلستانِ تہذیب و دائم بہار

۱۹۴۷ سمت

دیگر

شائع گردید عجب نسخۂ تہذیب آموز	چشمۂ فیض بہر سمت روان در آفاق
ہاتفِ غیب ندا داد دلِ مونس گفت	نسخۂ نادرِ نایاب عزیز الاخلاق

۱۸۹۱ع

حررہ بندۂ نیاز خصال ابوالال وصلہ اللہ بالمقاصد والآمال

سے نام ذکر کرتے ہین جسکی عظمت دنیا مین مشہور و معروف اور جسکی صفت و ثنا مین
اہل کمال کا دل مصروف ہی - فارسی شاعر نے کہا ہی ؎ ادب تاجیست از
لطف الٰہی + بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی + اردو زبان مین دوسرے صاحب نے
یون کہا ہی ؎ اخلاق سب سے کرنا تسخیر ہی تو یہ ہی + خاک اسکو سمجھنا اکسیر ہی
تو یہ ہی + زمان سلف مین اس علم کو اہل کمال نے بہت کچھ عروج دیا اور خلقت خدا کو
اپنا زیر بار احسان کیا عربی و فارسی وغیرہ علوم مین مستند و ضخیم کتابین لکھی گئین
اور برابر رواج باقی رہین - فی زماننا اردو زبان نے جب سے قرون مین رواج
پایا لوگون نے عربی فارسی وغیرہ علوم قدیم کی تحصیل سے دل اوٹھایا - مدارس
سرکاری نے بھی چلتا کام شروع کیا ضروری و ترمیم سے کام لیا - اخلاقی تعلیم کو
بضرورت ملکی طلبا کی خواہش پر چھوڑا اپنی عنان توجہ کبھی اسطرف نہ موڑا نتیجہ اسکا جو ہونا
تھا ہوا اور نوجوان تعلیم یافتہ گروہ اس علم سے بالکل بے بہرہ رہا - اہل علم و یقین نے
جب اپنی آیندہ نسلونکی یہ گت دیکھی طرز تعلیم انگریزی کیطرف زبان طعن و تشنیع دراز کی
اوسکی درستی کیجانب کم کسی کو خیال ہوا اور محض زبانی رازی سے اسکا رفع ہونا محال
ہوا - بالآخر مولانا ذوی الفضل و الکمال صاحب علم و اقبال مولوی عبد العزیز صاحب
دامت اللہ افضالکم والاجلال نے اصلاح اصلیت پر توجہ فرمائی اور علم اخلاق مین کتاب
سلیس زبان اردو تصنیف کرکے طلبا کو راہ راست دکھائی - واہ کیا کتاب ہی
جامع و مانع کہ شائقین کو چند اوراق مین پورا فائدہ حاصل ہوا اور مسافرونکو منزلکی راہ

اگر فردوس بر روی زمین ست * همینست و همینست و همین ست * از نتیجهٔ
طبع وحید عصر و فرید دهر مسیحای زمان عزیز مصر فصاحت یعقوب کنعان بلاغت
محرم گنجینهٔ اسرار عالم باعمل محدّث اجلّ فقیه لبیب ادیب اریب محی سنن مرتضوی خلاصهٔ
دودمان مصطفوی اعنی مولانا و سیدنا عزیز احمد الشهیر به عبد العزیز صانه الله الحی القیوم الاحد
الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفوا احد عن شر کل حاسد اذا حسد دیدم هر چند من که و سخنم چه
که بآرایش بساط توصیفش دم زنم و اگر زنم بیقدم که رتبهٔ ریزه چینی سماط گذشتگان
و کاسه لیسی جادو بیانان باستانان هم ندارم فاما زبان را بستایش یاران کشادن
و خود را هدف تیر نفرین و ملامت نه ساختن از جامهٔ انسانیت بیرون شدنست و اگر
دیگران از گنجینهٔ مبدای فیاض لعل و گوهر سخن آرائی بدامن فطرت برداشتند من نیز
هم خرمهره چند هرزه سرائی در جیب و کنار اندیشهٔ خود دارم و چه کنم تا آنچه بدیدن در آید
بگفتن در نه آید کام دل از دیدن و دانستن بر نه آید و چشم روشنی سخنیست که تا در اندیشه
نگذرد خندهٔ شادی از لب بر نخیزد و هیچ خواهش جز به پیکر گفتار در دل فرود توان آمد
و چون نگویم حقا که ساتگین و شیشهٔ خمخانهٔ آداب را آب رفته بجوی و خمار آلودگان شبانهٔ
تهذیب را رنگ پریده بر روی باز آمد و پرده های ظلمت کهنگی که بر روی عالمیان
فرو هشته بود از دست همت برداشته به طرز نوی پرداخت حاشا که بشایستگی ستایش و نمایش
جان اگر مسلم داشتمی گرامی نداشتمی و باعث این تحریر الامر فوق الادب دارم و در اجابت
دانشوران بر روی هر نیک و بد واشده دانم تاهم از گرانی خاطر احباب شرمساری میکشم

مسترشحهٔ قلم عزیز یگانه بلیغ فرزانه مخزن المحسنین سید نذیر حسین محمدی صمدنی سلمه الله الغنی

زهی نسخهٔ نادرست از عزیز	باخلاق و علم و ادب بی نظیر
سلیس و نفیس است مضمون وی	پر از قصه های بشیر و نذیر
زحسن کلام و ز طرز بیان	رسانید فیضی به برنا و پیر
چو فکر سن عیسوی شد مرا	بگوشم ندای رسید از بشیر
نذیر از سر حق همی گویمت	ندیدم چنین نسخهٔ دلپذیر
	۱۸۹۰

صورة ما قرظه الاریب الجلیل والفاضل النبیل بارع الزمان ولوذعی الآوان غواص بحر الملاحة مصباح بیت الصباحة خزینة الرحمة دفینة الحکمة مشرف القلوب مشرق الغیوب مجمع بحری المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول اسوة المحدثین سلالة المفسرین مولانا و مولی الکل عبد الواسع والشهیر بمولوی محمد واسع وهارنوی سلمه الله العزیز القوی عن شر النوائب الغوی -

سپاس بیقیاس مر داور دادار بیزبانی گذارم که بخشیدهٔ اوست و خود مرا چه نیروی نیایش گری اوست «از دست و زبان که برآید * کز عهدهٔ شکرش بدر آید» که درین روزها از نکو سازگاری زمانه کتابی نادر و نسخهٔ یگانه فاتحه کتاب اخلاق و تهذیب همانا عروس کلام را سلک گوهر و گلکده رموز را گل احمر که هر سطرش طرهٔ حور عین و هر حرفش دُریست یکتا و ثمین و بین السطور او هادی صراط مستقیم و رهنمای [illegible]

PREFACE.

In these days of civilization and enlightenment when through the boon of British Government every village and town of India has besides various schools colleges many institutions and societies for mental and physical education and ev university returns hundreds and thousands of graduates and under-graduates year af year, it is a general complaint that we the Indians are far behind in moral trainin our universities have very little regard for this particular branch not because it is co sidered unnecessary or unuseful, but because moral training has a close connecti with religion, and with which the British Government is pledged not to interfe owing to the diversities of religion prevalent in this country. This has done a gre injury to our Indian nation, and has added to the injury by neglecting this particular a useful training.

It hardly requires any explanation from me that without moral training one c never become an useful member of society, nor can his own life be said to be hap and fruitful to him. The blessings that this particular branch of training bestows o mankind are numerous, and must be acknowledged by every one possessed of ordinar common sense.

After a careful study of facts I have come to this conclusion that while ou universities are so neglecting this training we must exert ourselves a little in thi matter : it is quite improper to claim everything from the Government and to do nothin ourselves. " Heaven helps those who help themselves," we are told, and we wan to form our character, and become a civilised nation we must undergo a careful mora training. Our private institutions and societies also, lacking a proper stock of treaties on moral culture in Urdu are consequently doing very little or nothing in this branch. In the hope of supplying a deeply felt want, I have written this book in pure Urdu language : the Persian, the Arabic, and other languages have no doubt authoritative works on this subject, but the Urdu-speaking Indian community has hardly any time to study those books, which requires a sufficient knowledge of those languages, and therefore such a book as I have compiled will be highly useful to the general public.

I have avoided as far as possible religious prejudices and personalities that the book may be welcomed by persons professing any religion whatsoever. The book is written in the form of a story because examples are the best teachers, and is presented to the Indian public at large for their weal and benefit.

AZIZ AHMAD,

Alias ABDUL AZIZ MOHAMMEDI,

ON OF MOLVI SAYYED MUNZUR AHMED,

Huseni Ul Razwi.

vember 1889.

نه از بیمایگی کالای خویش - بلکه متاعم از باب این قلم نیست - الهی این گلدستهٔ اغلاط
را بگوشهٔ دستار قبول جای ده و هر که این را گرامی شمرد بر من بندهٔ سپاسی نهد

آمین ثم آمین یا رب العالمین +

بندهٔ هیچمیرز و ناکاره عبدالواسع المستنیر محمد واسع غازیپوری هروی

CONTENTS.